۲
تاریخ اسلام
پیغمبر اکرم کی زندگی

فہرست مطالب

عرض ناشر
مقدمہ

پہلا سبق
غزوه بني قينقاع
حضرت فاطمہ زہرا (ع) کا حضرت علی (ع) کے ساتھ عقد
غزوه سويق
غزوه بنی سليم
"قَرَدَة"میں سرّیہ زيد بن حارثہ
غزوه غَطَفَان
جنگ احد کے مقدمات
جنگ رونما ہونے کے اسباب
پہلا قدم: جنگی بجٹ کی فراہمي
لشکر کی جمع آوري
سياسی پناه گزين
لشکر قريش کی مدينہ روانگي
عباس کی خبر رساني
سپاه قريش راستہ ميں
معلومات کی فراہمی
لشکر ٹھرنے کی خبر
مدينہ ميں ہنگامی حالت
فوجي شورای کی تشکيل
آخری فيصلہ
سوالات
حوالہ جات

دوسرا سبق
لشکر اسلام کی روانگي
لشکر توحيد کا پڑاؤ
منافقين کی خيانت
صف آرائي
دشمن اپنی صفوں کو منظم کرتاہے
جنگی توازن
جنگ کيسے شروع ہوئي؟
دشمن کے حوصلے بلند کرنے ميں موسيقی کا کردار
اجتماعی حملہ
فتح کے بعد شکست
پيغمبر اسلام(ص) کا دفاع کرنيوالوں کی شجاعت
ام عماره شير دل خاتون
لشکر کی جمع آوري

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سوالات
حوالہ جات

تيسرا سبق
شہيدوں كے پاكيزه جسم كے ساتھ كيا سلوك ہوا؟
طرفين كے نقصانات
مفہوم شہادت
نفسياتى جنگ
كہاں جارہے ہيں؟
احد ميں مسلمانوں كى شكست كے اسباب كا جائزه
شہداء كى لاشيں
ان كو يہيں دفن كروانيكي دعا مستجاب ہوگئي
مدينہ كى طرف
نماز مغرب كا وقت آن پہنچا
شہيدوں كى ايك جھلك
ايك عقلمند صاحب ثروت كى شہادت
بوڑھے عارف كى شہادت
حجلہ خون
مدينہ ميں منافقين كى ريشہ دوانياں
مدينے سے 20 كيلوميٹر دور " حمراء الاسد" ميں جنگى مشق
ابو عزّه شاعر كي گرفتاري
سوالات
حوالہ جات

چوتھا سبق
سريہ ابوسلمہ بن عبدالاسد
سريہ عبدالله بن انيس انصاري
رجيع كا واقعہ
بئر معونہ كا واقعہ
سريہ عمر ابن اميہ
غزوه بنى نضير
دہشت گرد سے انتقام
غزوه بدر الموعد
4 ہجرى كے ديگر اہم واقعات
سوالات
حوالہ جات

پانچواں سبق
غزوه ذات الرقاع
غزوه دومۃُ الجندَل
غزوه خندق (احزاب)
لشكر احزاب كى مدينہ كى طرف روانگي

لشكر كی روانگی سے متعلق رسول خدا (ص) كا آگاہ ہونا
بجلی كی چمك میں آنحضرت(ص) نے كیا دیكھا؟
مدینہ لشكر كفار كے محاصرے میں
بني قريظہ كی عہد شكني
خطرناك صورتحال
ایمان و كفر كا آمنا سامنا
سوالات
حوالہ جات

چھٹاسبق
دشمن كی صفوں میں تفرقہ پیدا كرنے كی كوشش
بني قريظہ ور مشركین كے درمیان پھوٹ
دشمن كی صفوں میں لشكر اسلام كا سپاہي
شہداء اسلام اور كشتگان كفر
لشكر احزاب كی شكست كے اسباب
جنگ احزاب كے نتائج
غزوہ بنی قريظہ
ايك خيانت كا ر مسلمان اور اسكي توبہ كی قبوليت
بني قريظہ كا اپنے آپ كو رسول خدا(ص) كے حوالے كرنا
سعد ابن معاذ كا فيصلہ
سعد كے فيصلے كي دليليں
پيمان شكني كا انجام
اساری اور مال غنيمت
سوالات
حوالہ جات

ساتواں سبق
چھ ہجری كاآغاز
غزوہ بنی لحيان
مفسدين في الارض كا قتل
غزوہ بنی مصطلق
ايك حادثہ
زيدبن ازقم كا آنحضرت(ص) كو خبر پہنچانا
باپ اور بيٹے میں فرق
بني مصطلق كا اسلامی تحريك میں شامل ہونا
ايك فاسق كی رسوائي
آنحضرت(ص) كی بيوی پر تہمت
صلح حديبيہ
مكہ كی راہ پر
قريش كا موقف
قريش كے نمائندے آنحضرت(ص) كی خدمت میں
آنحضرت(ص) كے سُفرائ
بيعت رضوان

صلح نامے کا متن
صلح کے مخالفین
ابوبصير كا واقعہ اور صلح نامے کی دوسری شرط کا خاتمہ
صلح حديبيہ کے نتائج کا تجزيہ
سوالات
حوالہ جات

آٹھواں سبق
پيغمبر (ص) اسلام کے عالمی پيغام کا اعلان
سياسی حکمت عملی کے نکات کی رعايت
خسروپرويز کے نام خط اور اسکی گستاخي
حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے نام آنحضرت(ص) کا خط
دوسرے حکمرانوں کا موقف
خيبر کے يہوديوں سے جنگ کے اسباب
لشکر توحيد کی روانگی
معلومات کی فراہمی
جنگی اعتبار سے مناسب جگہ پر لشکر گاہ کی تعيين
لشکر کيلئے طبّی امداد رسانی کا انتظام
جديد معلومات
آغاز جنگ اور پہلے قلعہ کی فتح
سردار کے حکم سے روگرداني
جنگی حکمت عملي
علی (ع) فاتح خيبر
سوالات
حوالہ جات

نواں سبق
طرفين کے خسارئے کا تخمينہ
اسيروں کيساتھ اچھا برتاؤ
فتح کے وقت در گزر
مال غنيمت
مال غنيمت ميں خيانت کی سزا
مال غنيمت کی تقسيم
خيبر پر حملے کے نتائج
خيبر ميں لشکر اسلام کی کاميابی کے اسباب
فدك
غزوہ وادی القري
تيما
فتح خيبر کے بعد انجام پانے والے سرايا
مکہ کی طرف (عُمرَۃُ القضائ)
جنگ موتہ ، عالمی استکبار سے پہلا مقابلہ
گريہ کيوں؟
غير مساوی طاقتوں کی جنگ

لشكر اسلام كے دلير سردار جعفر ابن ابى طالب كى شہادت

عبداللہ ابن رواحہ اور زيد ابن حارثہ كى شہادت

مجاہدين كى واپسي

رسول خدا(ص) جعفر ابن ابيطالب كے سوگ ميں

جنگ ذات السلاسل

سوالات

حوالہ جات

دسواں سبق

فتح مكہ(1)

قريش كى عہد شكني

تجديد معاہدہ كى كوشش

لشكر اسلام كى تياري

راستوں كوكنٹرول كرنے كيلئے چيك پوسٹ

ايك جاسوس كى گرفتاري

مكہ كى جانب

دشمن كو ڈرانے كيلئے عظيم جنگى مشق

مشركين كا پيشوا مومنين كے حصار ميں

مكہ ميں نفسياتى جنگ

شہر كا محاصرہ

ايك فوجى دستہ كے ساتھ مشركين كى جھڑپ

سوالات

حوالہ جات

گيارھواں سبق

شہر مكہ ميں داخلہ

صدائے اتحاد

اذان بلال

بت شكن، بت پرست

آزاد شدہ شہر "مكہ" كيلئے والى اور معلم دين كا تقرر

اسلام كے نام پر خونريزى اور جرائم

جنگ حنين

دشمن كى سازش سے پيغمبر اسلام(ص) كى آگاہي

حنين كى طرف روانگى

دشمن كى اطلاعات اور تياري

درہ حنين ميں

فرار

واپسى مقابلہ، كاميابي

عورتوں اور بوڑھوں كو قتل نہ كرو

آغاز جنگ ميں مسلمانوں كى شكست كاتجزيہ

سوالات

حوالہ جات

بارھواں سبق
طائف كي جنگ
جديد جنگي ہتھياروں كي ٹيكنالوجي
واپسي
ہوازن كے اسيروں كي رہائي
مال غنيمت كي تقسيم
وہ افراد جن كي دلجوئي كي گئي
منافقين كا اعتراض
دوستوں كے آنسو
مدينہ واپسي
غزوہ تبوك
ايك ہولناك خبر
منافقين كي حركتيں
بہانے تراشياں
منافقين كے خفيہ مركز كا انكشاف
جنگي اخراجات كي فراہمي
اشك حسرت
سوالات
حوالہ جات

تيرھواں سبق
بے نظير لشكر
منافقين كي واپسي
شخصيت پر حملہ
تپتا صحرا
حضرت ابوذر كا واقعہ
لشكر اسلام تبوك ميں
دومة الجندل كے بادشاہ كي گرفتاري
پيغمبر اسلام(ص) پر حملہ كي سازش
مسجد ضرار كو ويران كردو
اسلحہ فروخت نہ كرو
جنگ ميں دعا كي تاثير
غزوہ تبوك سے ماخوذ نتائج
سوالات
حوالہ جات

چودھواں سبق
منافقين كے سربراہ كي موت
مدينہ ميں مختلف قبائل كے نمائندہ و فود كي آمد
وہ دين جس ميں نماز نہيں اس كا كوئي فائدہ نہيں
ابراہيم كا سوگ
خرافات سے جنگ
مشركين سے بيزاري

حضرت علی (ع) اہم مشن پر
مباہلہ
حضرت علی (ع) کی یمن میں ماموریت
سوالات
حوالہ جات

پندرھواں سبق
حجة الوداع
جہاں عدالت باعث عداوت ہے
حجة الوداع کے موقعہ پر رسول خدا(ص) کی پرجوش تقریر
غدیر خم
رسول خدا(ص) کی تقریر کا ترجمہ
سوالات
حوالہ جات

سولہواں سبق
شورشیں
اسود عنسی کا واقعہ
یمن میں انقلابی بغاوت
مسیلمہ کذاب کا واقعہ
جھوٹے پیغمبر (ص) کی طرف میلان کا سبب "قومی تعصب"
جھوٹوں کا انجام
رحلت پیغمبر(ص) کے وقت کے حالات کا تجزیہ
لشکر اسامہ کی روانگی
اہل بقیع کے مزار پر
واقعہ قرطاس یا نامکمل تحریر
ناتمام نماز
وداع پیغمبر(ص)
یہ نور ہرگز نہیں بجھے گا
سوالات
حوالہ جات

نام کتاب: تاریخ اسلام (زندگی پیامبر(ص)) (2)
مؤلف: مرکز تحقیقات اسلامي
مترجم: معارف اسلام پبلشرز
ناشر: نور مطاف
جلد: دوم
اشاعت: تیسری

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تاریخ اشاعت: ذی القعده 1427 ھ_ق
تعداد: 2500
Web : www.maaref-foundation.com
E-mail: info@maaref-foundation.com

جملہ حقوق طبع بحق معارف اسلام پبلشرز محفوظ ہیں _

5

عرض ناشر:

ادارہ معارف اسلام پبلشرز اپنی اصلی ذمہ داری کو انجام دیتے ہوئے مختلف اسلامی علوم و معارف جیسے تفسیر، فقہ، عقائد، اخلاق اور سیرت معصومین(علیہم السلام) کے بارے میں جانے پہچانے محققین کی قیمتی اور اہم تالیفات کے ترجمے اور طباعت کے کام کو انجام دے رہاہے_
یہ کتاب(عہد رسالت 2) جو قارئین کے سامنے ہے پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) اور آپ(ص) کے اہل بیت اطہار (علیہم السلام) کی سیرت اور تاریخ پر لکھی جانے والی کتابوں کے سلسلے کی ایک کڑی ہے جسے گذشتہ سالوں میں ترجمہ کرواکر طبع کیا گیا تھا_ اس ترجمہ کے دستیاب نہ ہونے اور معزز قارئین کے مسلسل اصرار کے باوجود اس پر نظر ثانی اور اسے دوبارہ چھپوانے کا موقع نہ مل سکا_
خداوند عالم کے لطف و کرم سے اس سال کہ جسے رہبر معظم (دام ظلہ) کی جانب سے رسول اعظم (ص) کا سال قرار دیا گیا ہے، اس نفیس سلسلے کی دوسری جلد کو ، نظر ثانی اور تصحیح کے بعد دوبارہ زیور طبع سے آراستہ کیا جارہاہے_ ہم امید کرتے ہیں کہ خداوند متعال کے فضل و کرم ، امام زمان (عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف) کی خاص عنایت اور ادارے کے ساتھ تعاون کرنے والے محترم فضلاء کے مزید اہتمام و توجہ سے اس سلسلے کی بعد والی جلدوں کو بھی جلد از جلدچھپوا کر مطالعہ کے شائقین کی خدمت میں پیش کرسکیں گے_

ان شاء اللہ تعالی
معارف اسلام پبلشرز

7

مقدمہ

سیرت نگاری کی مختصر تاریخ

علم تاریخ، تمام اقوام میں رائج فنون میں سے ایک فن ہے_ مورخین ،تاریخ لکھنے کے لئے سفر کرتے اور دنیا بھر میں گھومتے رہتے ہیںجبکہ عوام اس کی معرفت کے شوقین اور علماء و مفکرین اس کی شناخت کے سلسلے میں اپنی دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں_
مسلمان مورخین نے تاریخ اسلام اور ماضی میں رونما ہونے والے واقعات کو اکٹھا کرکے تاریخ کے صفحات پر قلمبند کیا ہے_
چونکہ تاریخی حقائق کو شروع ہی سے خفیہ طاقتوں نے اپنے پنجوں میں جکڑ کر جھوٹ اور فریب کے ساتھ مخلوط کردیا ہے لہذا تاریخی کتب و اسناد کی انتہائي دقت کے ساتھ چھان بین ، معتبر اور غیر معتبر کی شناخت اور تاریخی حقائق کو افسانوی و بے بنیاد مطالب سے جدا کرنا ہر محقق و مصنف کا فریضہ ہے_
مورخین اسلام نے تاریخی واقعات کو محفوظ کئے جانے کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے آغاز ہی سے تاریخ نگاری کا کام شروع کردیا تھا_ سب سے پہلے سیرت پیغمبر اکرم (ص) پر عروَۃ بن زُبیر (متولد 23ھ، متوفی 94ھ) نے کتاب تحریر کی _ اس کے بعد عاصم بن قتادہ (متوفی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

8

120ھ) محمد بن مسلم بن شہاب زہری (متولد 51 ھ، متوفی 124ھ) ،عبداللہ بن ابی بکر بن حزم انصاری (متوفی 135) اورپھر محمد بن اسحاق بن یسار (متولد 85 ھ، متوفی 152ھ) کہ جن کی کتاب بعد میں ابن ہشام کے کام کی بنیاد قرار پائي_ پھر ان کے بعد کتاب "المغازي" کہ مصنف واقدی (متولد 151ھ ، متوفی 207ھ) اور ابن سعد (متوفی 230) کا نام لیا جاسکتا ہے_ مذکورہ مورخین کی کتب میں سے اب سیرت ابن اسحاق کا کچھ حصّہ ، جبکہ واقدی کی "المغازي" سیرت ابن ہشام اور طبقات ابن سعد ہماری دسترس میں ہیں_

دوسرے مشہور اسلامی مورخین میں یعقوبی (متوفی 292ھ) طبری (متولد 224، متوفی 310ھ) مسعودی (متولد 287، متوفی 346ھ) کا نام لیا جاسکتا ہے_ جن کی کتابیں تاریخ کی قدیمی کتب شمار ہوتی ہیں انہی کتب کی جانب محققین رجوع کرتے ہیناور انہیںبطور حوالہ پیش کرتے ہیں_

ہدف تالیف

تاریخ پیغمبر اکرم(ص) کے بارے میں اب تك بہت سی کتابیں مختلف زبانوں میں لکھی جاچکی ہیں اور ہر لکھنے والے نے ایك خاص زاویہ سے پیغمبر اکرم(ص) کی زندگی کا جائزہ لیا ہے_

پیغمبر اکرم(ص) کی سیرت پر قلم اٹھانے والوں کی کاوشیں لائق تحسین ہیں مگر یہ کہنا پڑتا ہے کہ ایك ایسی کتاب کی کمی محسوس ہوتی ہے جو مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ آنحضرت(ص) کی زندگی کے اہم واقعات کا تجزیہ بھی کرے_

چونکہ موجودہ کتابیں درسی کتب کے عنوان سے قابل استفادہ نہیں ہیں لہذا اس کمی کو پورا کرنے کے لیے انتہائي سعی و کوشش کی گئي ، جس کا نتیجہ موجودہ کتاب ہے ، یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے_

9

پہلا حصّہ "پیغمبر اسلام(ص) کی زندگی کے آغاز سے جنگ بدر تك "اور دوسرا حصّہ "احد سے رحلت رسول خدا(ص) تك" کے حالات اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے_ اس کتاب کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں_

1_ مطالب کو جمع کرتے وقت اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ ایسے اصلی منابع اور قدیم کتب سے استفادہ کیا جائے جو صدر اسلام سے قریب تر زمانہ میں تالیف کی گئي ہوں_

2_ کتاب میں بیان کئے گئے واقعات کی صحت کے بارے میں مزید اطمینان کے لئے متعدد مصادر سے رجوع کیا گیا ہے_

3_ کتاب میں واقعات نقل کرنے کے علاوہ ، واقعات کا تجزیہ اور زمانہ پیغمبر اکرم(ص) کی جنگوں میں شکست و فتح کے اسباب کا جائزہ لیا گیا ہے_ نیز یہود، منافقین اور مشرکین کی اسلام دشمن کا روائیوں پر بھی روشنی ڈالی گئي ہے_

4_ تاریخی واقعات کے ضمن میں شان نزول کی مناسبت سے قرآنی آیات ذکر کرنے کی کوشش کی گئي ہے_

5_ قمری تاریخوں کے ساتھ ساتھ شمسی اور عیسوی تاریخوں کو بھی ذکر کیا گیا ہے تا کہ جنگوں اور صدر اسلام کے دیگر اہم واقعات کے دوران موسمی حالات واضح رہیں_

6_ فاصلہ اور دوری بعض جنگوں اور واقعات کا محل وقوع مدینہ سے دوری کیلومٹر میں معین کی گئي ہے_

7_ افراد اور مختلف مقامات کے نام پر اعراب لگادیئےئے ہیں تا کہ پڑھنے والوں کے لئے ان الفاظ کی صحیح تلفظ کے ساتھ ادائیگی ممکن ہوجائے_

8_ کتاب کے مطالب کو اسباق کی شکل میں بیان کیا گیا ہے جبکہ ہر سبق کے بعد کچھ سوالات بھی پیش کئے گئے ہیں_

9_ اس کتاب میں بہت سے نئے مطالب پیش کئے گئے ہیں جسکی وجہ سے یہ کتاب منفرد، انتہائي مفید اور دلچسپ ہوگئي ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

11

پہلا سبق

غزوه بنى قينقاع
حضرت فاطمہ زہرا (ع) كا حضرت على (ع) كے ساتھ عقد
غزوه سويق
غزوه بنى سليم
"قَرَدَة"ميں سرّيہ زيد بن حارثہ
غزوه غَطَفَان
جنگ احد كے مقدمات
جنگ رونما ہونے كے اسباب
پہلا قدم: جنگى بجٹ كى فراہمي
لشكر كى جمع آوري
سياسى پناه گزين
لشكر قريش كى مدينہ روانگي
عباس كى خبر رساني
سپاه قريش راستہ ميں
معلومات كى فراہمى
لشكر ٹھہڑنے كى خبر
مدينہ ميں ہنگامى حالت
فوجى شوراى كى تشكيل
آخرى فيصلہ
سوالات
حوالہ جات

13

غزوه بنى قَينُقاع

بدر كى زبردست لڑائي نے علاقہ كے جنگى توازن كو مسلمانوں كے حق ميں كرديا _ جنگ كے بعد منافقين اور يہودى ، مسلمانوں كى فتح مبين سے حسد كرنے لگے اس لئے كہ وه مسلمانوں كى ترقى سے سخت خائف تھے_ انھوں نے رسول خدا --(ص) سے كئے گئے معاہدوں كے برخلاف مسلمانوں اور اسلام كو بدگوئي اور دشنام طرازى كا نشانہ بنايا اور مگر مچھ كے آنسوبہاتے ہوئے قريش كو مسلمانوں سے انتقام لينے كے لئے بھڑكانے لگے_ ان كے شعراء ہجويہ نظمونميں كفار كے ليے مسلمان خواتين كے اوصاف بيان كركے مسلمانوں كى ناموس كى اہانت كرتے تھے_
رسول خدا نے مذكوره " مفسدين فى الارض" (زمين پر فساد پھيلانے والوں) كے قتل كا حكم صادر فرمايا اور وه لوگ قتل كرديئے گئے_(1)
پيغمبر اكرم(ص) بخوبى جانتے تھے كہ يہودى آئنده انتقامى جنگ ميں مدينہ سے باہر كے دشمنوں كے لئے راستہ ہموار اور اسلام كى پيٹھ پر خنجر كا وار كريں گے_ اس لئے آپ(ص) اس مشكل سے بچنے كے لئے راستہ ڈھونڈ تے رہے اور سياسى و دفاعى طاقت كو زياده سے زياده

14

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مضبوط کرنے کی کوشش فرماتے رہے_
مدینہ کے یہودیوں میں بنی قینقاع کے یہودیوں نے سب سے بڑھ چڑھ کر پیغمبراکرم(ص) کے خلاف سرد جنگ چھیڑ رکھی تھی ، انہوں نے نازیبا اور توہین آمیز نعرے بلند کرکے عملی طور پر عہد و پیمان کو لغو کردیا تھا_
رسول خدا(ص) نے حجت تمام کرنے کی غرض سے بنی قینقاع کے بازار میں مجمع سے خطاب کے دوران انہیں نصیحت کی اور اُس اجتماعی معاہدئے پر کاربند رہنے کی تاکید فرمائي جو دونوں طرف سے کیا گیا تھا_ اور فرمایا کہ " قریش کی سرگذشت سے عبرت حاصل کرو اس لئے کہ مجھے ڈرہے کہ جن مصیبتوں نے قریش کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا وہ تمھیں بھی نہ جکڑ لیں" _
پیغمبراکرم (ص) کی نصیحتیں یہودیوں کے لئے بے اثر ثابت ہوئیں انہوننے گستاخانہ جواب دیا: "اے محمد(ص) کیاآپ(ص) نے ہمیں قریش سمجھ رکھا ہے؟ ناتجربہ کاروں سے جنگ میں کامیابی کے بعد آپ(ص) مغرور ہوگئے ہیں (معاذ اللہ) خدا کی قسم اگر ہم تمہارے خلاف جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہو ئے تو آپ - - ---(ص) کو معلوم ہوجائے گا کہ مرد میدان ہم ہیں یا کوئي اور؟
رسول خدا (ص) نے ان کی تمام گستاخیوں اور جسارتوں کے باوجود اپنے غصّہ کو پی لیا اور انھیں ان کے حال پر چھوڑدیا ، مسلمانوں نے بھی بردباری سے کام لیا تا کہ دیکھیں آئندہ کیا ہوتا ہے؟
ابھی چند دن بھی نہ گذرے تھے کہ فتنہ کی آگ بھڑك اُٹھی _ ایك مسلمان عورت بنی قینقاع کے بازار میں زیورات خریدنے کی غرض سے ایك سُنار کی دُکان کے سامنے بیٹھ گئي، یہودیوں نے اس عورت کے چہرے سے نقاب اتروانا چاہالیکن اس نے انکار کردیا

اس یہودی سنارنے چپکے سے اس عورت کی لاعلمی میں اس کے کپڑے کے کنارہ کو اس کی پشت پر باندھ دیا جب وہ عورت کھڑی ہوئي تو اس کا جسم عریاں ہوگیا تمام یہودی ہنسنے لگے، عورت نے فریاد شروع کی اور مسلمانوں کو مدد کے لئے پکارا ایك مسلمان نے اس یہودی سنارکو قتل کرڈالا ، یہودیوں نے بھی حملہ کرکے اس مسلمان کو قتل کردیا_
بات بڑھ گئي اور مسلمان انتقام لینے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے ،بنی قینقاع کے یہودی دکانیں بندکرکے اپنے قلعوں میں چھپ گئے_
رسول(ص) خدا نے مدینہ میں " ابولبابہ"(2)کواپنا جانشین معیّن فرمایا اور لشکر اسلام کے ہمراہ 15 شوال بروز ہفتہ 2 ھ (ہجرت کے 20 ماہ بعد اور جنگ بدر کے 38 دن بعد) بنی قینقاع کے قلعہ کا محاصرہ کرلیا، یہ محاصرہ پندرہ روز تك جاری رہا یہاں تك کہ یہودیوں نے تنگ آکر خود کو مسلمانوں کے حوالہ کردیا_
رسول خدا(ص) نے منافقین کے سربراہ "عبداللہ بن اُبَّي " کی منّت و سماجت کی وجہ سے ان کے قتل سے درگزر فرمایا اور انہیں شام کے مقام "اذراعات" کی جانب ملك بدر کردیا، ان کے اموال کو مسلمانوں کے لئے مال غنیمت قرار دیا اور خمس نکالنے کے بعد مسلمانوں کے درمیان تقسیم کردیا_(3)

حضرت فاطمہ زہرا (ع) کا حضرت علي (ع) کے ساتھ عقد
اسلام کی عظیم ترین خاتون حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا عقد ہجرت کے دوسرے سال بدر کی لڑائي کے دو ماہ بعد حضرت علی علیہ السلام سے ہوا_
شادی کی تقریب نہایت سادہ مگر معنوی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوئي

، حضرت فاطمہ زہرا (ع) کا مہر 500 درہم (4)تھاجو حضرت علی (ع) نے اپنی زرہ فروخت کرکے پیغمبراکرم (ص) کی خدمت میں پیش کیا_
آنحضرت(ص) نے اس میں سے کچھ درہم اپنے اصحاب کو دیئے تا کہ بازار سے حضرت فاطمہ زہرا (ع) کے لیے جہیز کا سامان خرید لائیں_
مندرجہ ذیل چیزیں جہیز کے عنوان سے خریدی گئیں:
1_ سات درہم کا ایك پیراہن

2_ ايك درہم كى سر پر اوڑھنے والى چھوٹى چادر
3_ايك كالى چادر (قطيفہ)
4_ايك عربى چارپائي جو لكڑى اوركھجور كے پتوں كى بنى ہوئي تھي
5_دو توشك جن كا اوپر والا حصّہ مصرى كتان كا بنا ہوا تھا اور ايك ميں اون اور دوسرے ميں كھجور كے پتّے بھرے ہوئے تھے_
6_چار تكيے جن ميں سے دواون اور دو كھجور كى چھال سے بھرے ہوئے تھے_
7_ پردہ
8_ چٹائي
9_ چكى (ہاتھ سے چلانے والي)
10_ ايك بڑا طشت
11_ كھال كى ايك مشك
12_ ايك لكڑى كا پيالہ (دودھ كے لئے)
13_ايك كھال كا برتن (پانى كے لئے)

17

14_ لوٹا
15_ تابنے كے چند بڑے برتن
16_مٹى كے چند كوزے
17_ چاندى كا دست بند
پيغمبراسلام(ص) كے اصحاب جب بازار سے لوٹے تو انھوں نے سامان آنحضرت(ص) كے سامنے ركھا آپ(ص) نے جب اپنى بيٹى كا جہيز ديكھا تو فرمايا:" خدايا ان لوگوں كى زندگى كو مبارك قرار دے جن كے زيادہ تر ظروف مٹى كے ہيں"(5)
اس با بركت شادى كا پہلا ثمرہ حضرت امام حسن مجتبى عليہ السلام ہيں آپ 15 رمضان المبارك تين ہجرى كو جنگ احد سے پہلے متولد ہوئے_(6)

غزوہ سويق
پانچ ذى الّحجہ 3 ھ، ق بمطابق 5جون 624ئجنگ بدر ميںذلّت آميز شكست كے بعد ابو سفيان نے يہ نذر كى كہ جب تك محمد(ص) سے جنگ اور بدر كا انتقام نہيںلوں گا اس وقت تك عورتوں كے پاس نہيں جاو نگا_ لہذا اس نے قبيلہ قريش كے دو سو،سواروں كو جمع كر كے مدينہ كى جانب كو چ كيا_
چونكہ دو سو ،سواروں كے ذريعہ مدينہ پر حملہ كرنے كى جرا ت اسميں نہيں تھى اس لئے شہر سے دور اس نے لشكر كو ٹھہرايا اور رات كى تاريكى سے فائدہ اُٹھا كر "سلّام بن مشُكم "كے پاس پہنچا جو كہ نبى نُضَيركے يہوديونكا ايك بڑا آدمى تھا _ اس نے ابو سفيان كو مسلمانوں كى دفاعى كمزوريوں سے آگاہ كيا_

18

ابو سفيان لشكر گاہ كى طرف پلٹ آيا اور كچھ سپاہيوں كے ہمراہ حملے كى نيت سے مدينہ كى طرف بڑھااور "عُرَيض' ' نامى جگہ پر لوٹ مار كي، دو گھروں ، كھجور كے چند درختوں يا كھيتوں ميں آگ لگائي اورنخلستان ميں كام كرنے والے دو مسلمانوں كو قتل كر ديا _
جب دشمنونكے حملے كى خبر پيغمبر اسلام (ص) كو پہنچى تو آپ(ص) نے بغير كسى تاخير كے "ابو لبابہ " كومدينہ ميں اپنا جانشين بناياور مہاجرين و انصار ميں سے دو سو آدميوں كا لشكر لے كر دشمن كے تعاقب ميں نكل پڑے ، رسول خدا (ص) نے "قَرقَرَۃُ الكُدر' ' تك دشمن كا پيچھا كيا ليكن دشمن فرار ہو چكا تھا اور بھاگتے ہوئے "سويق (7) كے تھيلے "كو گرانبارى سے بچنے كے لئے راستہ ہى مينپھينك گيا تھا _ اس وجہ سے يہ غزوہ' غزوہ سويق كے نام سے مشہور ہوا_(8)

غزوہ بنی سُلَیم

15محرم 3 ھق بمطابق 15 جولائي 624ئ رسول خدا (ص) کویہ خبر ملی کہ غطفان و بنی سلیم کے قبائل مکہ اور شام کے درمیان بخاری کے راستے میں (اطراف قَرقَرالکُدر میں) مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں_
رسول خدا(ص) دو سو افراد کے ساتھ ان کی طرف بڑھے دشمن نے جب لشکر اسلام کو نزدیك ہوتے ہوئے محسوس کیا تو رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے_
لشکر اسلام نے دشمنوں کے پانچ سو اونٹ غنیمت میں حاصل کئے اور مدینہ کی طرف لوٹ آئے_ (9)

"قَرَدَۃ"میں سرّیہ زید بن حارثہ

یکم جما دی الثانی 3 ھ ق بمطابق 22 نومبر 624ئ جنگ بدر اور یثرب میں اسلامی تحریك کے نفوذ کے بعد ' قریش کا مغربی تجارتی راستہ جو مکہ سے شام کی طرف جاتاتھا مسلمانوں کے زیر نگین آجانے کی وجہ سے غیر محفوظ ہو گیاتھا _ قریش نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے اورقافلہ کے تحفظ کے لئے اس راستہ کو چھوڑ کر طویل مشرقی راستہ اپنائیں_ یہ راستہ نجد کی آبادیوں سے ہوکر، عراق اور عراق سے شام جاتا تھا_ انھوں نے اس راستہ سے گزرنے کے لئے "راہنما" کا انتظام کیا_
اس راستے سے پہلا قافلہ "صفوان بن اُمیّہ "اور قریش کے دیگر سرداروں کی سربراہی میں شام گیا_
رسول خدا (ص) نے قافلے کی روانگی سے باخبر ہوتے ہی بلاتاخیر ایك سو سواروں پر مشتمل ایك مضبوط لشکر تشکیل دیا اور "زید بن حارثہ "کو اس کا کمانڈر بناکر حکم دیا کہ اس نئے راستے پر پہلے سے پہنچ کر قریش کے قافلے کا راستہ بند کردیں_ جناب زید نجد کی طرف روانہ ہوئے اور اونٹوں کے نشان قدم کے ذریعہ قافلے کا تعاقب کیا، یہاں تك کہ مقام "قَرَدہ "پر کارواں کو جالیا_
قافلے کے نگران اور سر براہ افراد بھاگ کھڑے ہوئے اور پورا قافلہ بغیر کسی خونریزی کے مسلمانوں کے ہاتھ آگیا اور قافلے کے دو نگہبان اسیر ہوگئے_
خمس نکالنے کے بعد بقیہ مال " جو کہ اسی "80 "ہزار درہم تھے" جنگی دستے کے سپاہیوں کے درمیان تقسیم دیا گیا_ (10)

غزوہ غَطَفَان

نجد میں "ذی امرّ "کے مقام پر ریاض سے 11کیلومیٹر شمال مغرب میں 12 ربیع الاول 3 ھ_ ق بمطابق 5 ستمبر 624ء کو یہ غزوہ ہوا_
رسول خدا(ص) کو خبر ملی کہ " بنی ثَعلَبَہ" اور " بنی مُحارب" کی ایك بڑی جمعیت نے "ذی ا مَرّ" کے مقام پر ڈیرہ ڈال رکھا ہے اور دُعثور بن حارث نامی شخص کی کمان میں مدینہ پر حملے کا ارادہ رکھتے ہیں رسول خدا(ص) چارسوپچاس جنگجو افراد کو جمع کرکے دشمن کی طرف بڑھے_ یہ اطلاع ملتے ہی دشمن پہاڑیوں کی جانب بھاگ گیا _ غرض کہ کوئي ٹکراؤ نہیں ہوا_(11)

جنگ احد کے مقدمات
بروز ہفتہ7 شوال 3 ھ ق بمطابق 26 مارچ 625ئ

جنگ رونما ہونے کے اسباب
اسلامی مرکز "مدینہ" پر قریش کے فوجی حملے کے مختلف اسباب ہیں جنکی جانب مختصر طور پر اشارہ کیا جا رہا ہے_
1_ جنگ بدر مینمسلمانوں کی شاندار فتح ، قریش، یہود اور منافقین کے لئے باعث ننگ اور ناگوار تھي_ قریش نہ صرف

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اپنے سرداربلکہ اپنی سرداری ، ہیبت اور عربوں کے درمیان موجود اثر و رسوخ کوبھی کھو بیٹھے اور یہ زمانہ جاہلیت کے عربوں کے لئے نہایت رنج کا باعث تھا جو سرداری کو اپنا قومی فخر سمجھتے تھے_

21

2 _ کینہ و انتقام کی آگ ; قریش اور ان کے مقتولین کے وارثوں کے دلوں میں کینہ اور انتقام کی آگ شعلہ ور تھی اور قریش کے سرداروں نے کشتگان بدر پر رونے کو حرام قرار دیا تھا تا کہ مناسب موقع پر ان کے جذبات بھڑکا کر منظم طریقے سے اسلام اور مسلمانوں سے انتقام لیا جاسکے_

3 _یہودیوں کا بھڑکانا ; یہودیوں کے لئے اسلام کا پھیلنا خوش آئند نہ تھا _ لہٰذا انھوں نے مشرکین قریش کو بھڑکانے میں بڑا زبردست کردار ادا کیا_ بطور نمونہ ملاحظہ ہو _ "کعب بن اشرف "جنگ بدر کے بعد مدینہ سے مکہ کی طرف دوڑا اور وہاں قریش کے مقتولین کے لئے مرثیہ کہا اور مگر مچھ کے آنسو بہا کر ان کے زخم تازہ کردیئے _ یہاں تك کہ انہیں جنگ پر آمادہ کرنے کے لئے پاك باز مسلمان عورتوں کی خوبصورتی کا نقشہ اشعار کے قالب میں ڈھال کر پیش کیا تا کہ مشرکین کو مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنے، اور ان کی عورتوں اور لڑکیوں کو اسیر بنانے پر اُکسائے_

4_ اقتصادی محاصرے کا توڑ; قریش کی اقتصادی و معاشی زندگی کا دار و مدار تجارت پر تھا ، تجارتی راستے غیر محفوظ ہونے اور مسلمانوں کے حملے کے ڈرسے ان کی تجارت خطرے میں پڑ گئي تھی اور اقتصادی و معاشی زندگی جاری رکھنا مشکل ہوگیا تھا اس لئے اس محاصرے کو توڑنا اور ان مشکلات سے جان چھڑوانا بہت ضروری ہوگیا تھا_

5 _ آئندہ کے لئے پیش بندي: قریش اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ اگر مسلمانوں کو قدرت حاصل ہوگئي تو وہ انہیں ہرگز نہیں چھوڑیں گے اور گذشتہ چند سالہ آزار و اذیت کا جواب ضرور دیں گے_ اس کے علاوہ بُت پرستوں کے ہاتھوں سے مسجد الحرام کو آزاد کروانے کے لئے کسی بھی کوشش سے دریغ نہیں کریں گے_

22

یہ ساری باتیں سبب بنیں کہ قریش حملہ کرنے میں پیش قدمی کریں اور بزعم خود اسلام اور پیغمبراکرم (ص) کا کا م تمام کردیں_

پہلا قدم ، جنگی بجٹ کی فراہمي

اس وسیع فوج کشی کے سلسلے میں سب سے پہلا عملی اقدام جنگی مشقوں اور دیگر امور کے لئے زیادہ سے زیادہ بجٹ کی فراہمی تھا ، قریش ، دارالندوہ (قریش کے مشورہ کرنے کی جگہ) میں جمع ہوئے اور بحث و مباحثہ کے بعد آخر میں یہ طے پایا کہ پچاس ہزار طلائي دینار(تقریباً ساڑھے سات کروڑ تومان) ہونا چاہیئےوریہ رقم اس تجارتی کارواں کے منافع سے مہیّا کی گئي جس کوجنگ بدر سے پہلے ابوسفیان مکّہ میں صحیح و سالم لے آیا تھا_(12)

قرآن اس سلسلے میں کہتا ہے کہ "بیشك کافر اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں تا کہ (لوگوں کو) خدا کے راستہ سے باز رکھیں وہ لوگ ان اموال کو خرچ کر رہے ہیں لیکن یہ ان کی حسرت کا باعث ہوگا_ اس کے بعد ان کو شکست ہوگی اور آخرت میں کافر جہنّم میں جائیں گے _(13)

لشکر کی جمع آوري

کفار قریش ، جنہوں نے نزدیك سے اسلامی سپاہیوں کی شجاعت اور جذبہ شہادت کو
دیکھا تھا ، انھوں نے تہیّہ کیا کہ پوری توانائي کے ساتھ جنگ کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں اور قریش کے علاوہ مکّہ کے اطراف و جوانب میں موجود قبائل کے بہادروں کو بھی

23

جنگ میں شرکت کی دعوت دیں_

چار آدمیوں کو عرب کے بادیہ نشین قبائل کے درمیان بھیجا گیا تا کہ انھیں لڑنے اور مدد کرنے کی دعوت دیں، یہ چار آدمی ، عَمرو بن عَاص ، ہُبَیرہ بن ابو وَہَب ، ابن الزِّبَعری اور ابو عَزَّہ تھے_

ابو عزہ شروع میں اس ذمّہ داری کو قبول نہیں کر رہا تھا ، وہ کہتا تھا کہ " جنگ بدر کے بعد محمد (ص) نے تنہا مجھ پر

احسان کیا اور مجھ کو بغیر تاوان کے آزاد کردیا میں نے اُن سے وعدہ کیا تھا کہ ان کے مقابل آنے والے کسی بھی دشمن کی مدد نہیں کروں گا _ میں اپنے پیمان کاوفادار ہوں"_
لیکن لوگوں نے اس کو قانع کیا تو وہ بادیہ نشین قبائل کے درمیان جاکر اشعار کے ذریعہ لوگوں کو رسول خدا (ص) کے خلاف جنگ کرنے پر اکساتا اور لشکر اکٹھا کرتا رہا _دوسرے تین آدمیوں نے بھی قبائل کو لڑائي پر اکساکر جمع کیا اور انجام کار قبائل کنَانہ اور تہَامہ کے کچھ لوگ قریش کے ساتھ مل کر آنحضرت(ص) کے خلاف جنگ کرنے پر تیار ہوگئے_(14)

سیاسی پناہ گزین
رسول(ص) خدا کے مدینہ ہجرت کے بعد ابوعامر فاسق ،قبیلہ اَوس کے 50 افراد کے ساتھ مشرکین کے سربرآوردہ افراد کی پناہ میں آگیا تھا وہ مشرکین مکّہ کو رسول خدا(ص) کے خلاف جنگ کرنے پر اکساتا رہتا تھا اور اپنے قبیلے کے افراد کے ساتھ مشرکین کی تیاریوں میں شریك تھا اس نے کہا کہ یہ 50 افراد میرے قبیلے کے ہیناور جس وقت ہم سرزمین مدینہ پر

پہنچیں گے اس وقت قبیلہ اوس کے تمام افراد ہماری طرفداری کے لئے اُٹھ کھڑے ہونگے_

لشکر قریش کی مدینہ روانگي
مکمل تیاری کے بعد قریش نے لشکر کو کوچ کا حکم دیا ، یہ لشکر تین ہزار افراد پر مشتمل تھا جس میں سات سو زرہ پوش ، دو سو گھڑ سوار ، تین ہزار اونٹ اور بے پناہ اسلحہ کے علاوہ دوران جنگ گا بجا کر سپاہیوں کو تازہ دم کرنے کے لیے 15 عورتیں بھی شریك تھیں_
مشرکین کے لشکر کا سپہ سالار ابوسفیان تھا ، سواروں کی کمان خالد بن ولید کے ہاتھ میں تھی اور "عکرمہ بن ابی جہل "خالد کے نائب کی حیثیت سے شریك تھا اس بار لشکر مشرکین ہر ایسے اختلاف سے اجتناب کر رہا تھا جو ان کو دو گروہوں میں بانٹ دیتا_

عبّاس کی خبر رساني
جب لشکر نے کوچ کا ارادہ کیا تو پیغمبر اکرم(ص) کے چچا عبّاس بن عبدالمطلب نے " جو مخفی طور پر مسلمان ہوچکے تھے اور بہت قریب سے قریش کی تیاریوں اور کوچ پر نظر رکھے ہوئے تھے" پیغمبراسلام (ص) کو مشرکین کے لشکر کی جنگی صورتحال کی اطلاع دینے کے لیے ایك خط تحریر کیا_
اور قبیلہ بنی غفار کے ایك قابل اعتماد شخص کے ذریعہ آنحضرت(ص) کی خدمت میں بھیجا_ یہ فرستادہ اتنی تیزی سے روانہ ہوا کہ مکّہ اور مدینہ کا درمیانی فاصلہ صرف تین دن میں طے کر لیا_

جب یہ سوار مدینہ پہنچا تو اس وقت پیغمبر اکرم(ص) ' ' قُبا" میں تھے _ وہ آنحضرت (ص) کے پاس پہنچا اور خط دیا_
رسول خدا (ص) نے خط ایك شخص کو دیاتا کہ آنحضرت (ص) کو سُنائے پھر آپ(ص) نے اس سے فرمایا کہ اس کا مضمون کسی کو نہ بتانا_
مدینہ کے یہودی اور منافقین نامہ بَر کے آنے سے آگاہ ہوچکے تھے _ اور انھوں نے مشہور کردیا کہ محمد(ص) کے پاس بُری خبر پہنچی ہے_ تھوڑی ہی دیر میں لوگ قریش کی لشکرکشی سے باخبر ہوگئے_ (15)

سپاہ قریش راستہ میں
راستہ میں جہاں کہیں پڑاؤ ہوتا لشکر کے ہمراہ موجود عورتیں گانا بجانا شروع کردیتیں اور مقتولین قریش کی یاد دلاکر سپاہیوں کو بھڑکاتی قریش کے سپاہی جہاں کہیں پانی کے کنارے رُکتے اونٹوں کو ذبح کرکے اُن کا گوشت کھاتے_(16)
عمروبن سالم خزاعی نے مکّہ اور مدینہ کے درمیان مقام "ذی طوی " میں قریش کو خیمہ زن دیکھا تو مدینہ آئے اور جو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کچھ دیکھا تھا اس کی خبر پیغمبراکرم(ص) کو دي(17)_

معلومات کی فراہمي

پیغمبر اکرم (ص) نے جمعرات کی رات 5 شوال 3 ھ ق، بمطابق 24 مارچ 625کو فضالہ کے سراغ رساں بیٹوں "انس اور مونس "کو دشمن کی نقل و حرکت کے بارے میں معلومات اکھٹی کرنے کے لئے بھیجا_ انھوں نے قریش کو "عقیق " کے مقام پر دیکھا اور ان کے پیچھے ہولئے جب لشکر نے "وطاء " کے مقام پر پڑاؤ ڈالا تو وہاں سے پیغمبراکرم (ص) کی خدمت میں

26

رپورٹ پیش کرنے کے لئے واپس آگئے_(18)

لشکر ٹھہرنے کی خبر

جیسے ہی سپاہ مشرکین نے احد کے نزدیك وطاء کے مقام پر پڑاؤ ڈالا تو پیغمبراکرم (ص) نے "حُباب بن مُنذر "کو پوشیدہ طور پر مامور فرمایا کہ دشمن کی قوّت کا اندازہ کریں اور ضروری معلومات جمع کرکے اس کی رپورٹ دیں_ رسول خدا(ص) نے اس بات کی تاکید کی کہ اپنی رپورٹ دوسروں کی موجودگی میں پیش نہ کریں مگر یہ کہ دشمن کی تعداد کم ہو (تو اس وقت کوئي حرج نہیں ہے)_

"حُباب "دشمن کے لشکر کے قریب پہنچے اور نہایت دقت نظر سے جائزہ لے کر واپس آئے اور پیغمبراکرم (ص) سے تنہائي میں ملاقات کی اور کہا کہ "اے رسول خدا(ص) میں نے ایك بڑا لشکر دیکھاہے میرا اندازہ ہے کہ کم و بیش تین ہزار افراد ، دو سو گھوڑے اور زرہ پوش سپاہیوں کی تعداد تقریباً سات سو کے قریب ہوگی ، رسول خدا (ص) نے پوچھا کہ تم نے عورتوں کو بھی دیکھا؟ حباب نے کہا کہ ایسی عورتیں دیکھی ہیں جن کے پاس گانے بجانے کا سامان ہے_

پیغمبراکرم(ص) نے فرمایا کہ " یہ عورتیں مردوں کو لڑائي پر اُکسانا اور مقتولین بدر کی یاد دلانا چاہتی ہیں، اس سلسلہ مینتم کسی سے کوئي بات نہ کرنا خدا ہماری مدد کے لئے کافی اور بہترین حفاظت کرنے والا ہے اے خدا ہماری روانگی اور حملہ تیری مدد سے ہوگا_ (19)

27

مدینہ میں ہنگامی حالت

شب جمعہ 6 شوال 3 ھ ق، بمطابق 25 مارچ 625ئ _ اوس و خزرج کے برجستہ افراد سعد بن معاذ ، اُسَید بن حُضَیر اور سعد بن عُبَادة چند مسلح افراد کے ہمراہ مسجد اور پیغمبر(ص) خدا کے گھر کے دروازہ پر حفاظت کے لئے کھڑے ہوگئے_ مشرکین کے شب خون مارنے کے خوف سے صبح تك شہر مدینہ کی نگرانی کی جاتی رہي_(20)

فوجی شوری کی تشکیل

رسول خدا (ص) اس فکر میں تھے کہ اگر مسلمان مدینہ میں رہ کر شہر کا دفاع کریں گے تو مسلمانوں کی فوجی شان و شوکت کمزور پڑ جائے گی اور دشمن جری ہوجائے گا اور ممکن ہے دشمن کے شہر کے قریب ہوتے ہی منافقین و یہود اندرونی سازش (یا بغاوت) کے ذریعہ دشمن کی کامیابی کی راہ ہموار کریں دوسری طرف شہر میں رہنے کا فائدہ یہ ہے کہ قریش مجبور ہوں گے کہ شہر پر حملہ کریں اور اس صورت میں دست بدست لڑائي کے حربوں کو بروئے کار لاکر دشمن پر میدان تنگ اور شکست سے دوچار کیا جاسکتا ہے اور شہر میں رہنا سپاہیوں میں دفاع کے لئے زیادہ سے زیادہ جوش پیدا کرے گا_

قریش بھی اسی فکر میں تھے کہ اگر مسلمان مدینہ میں رہے تو درختوں کو کاٹ کر اور نخلستان میں آگ لگا کر ناقابل تلافی اقتصادی نقصان پہنچایا جائے گا_

رسول خدا (ص) نے دفاعی حکمت عملی کی تعیین کے لئے اجلاس بلایا اور اصحاب سے مشورہ طلب کیا اجلاس میں حضوراکرم(ص) نے اعلان کیا کہ اگر آپ لوگ مصلحت سمجھیں تو ہم مدینہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

28

میں رہیں اور دشمنوں کو اسی جگہ چھوڑدیا جائے جہاں وہ اُترے ہیں تا کہ اگر وہ وہیں رہیں تو زحمت میں مبتلا رہیں اور اگر مدینہ پر حملہ کریں تو ہم ان کے ساتھ جنگ کریں_
عبداللہ بن اُبی نے اُٹھ کر کہا کہ " یا رسول اللہ(ص) ابھی تك کوئي دشمن اس شہر پر فتحیاب نہیں ہوسکا ماضی میں ہم نے دشمن کے ساتھ جب بھی میدان میں لڑائي کی شکست سے دوچار ہوئے اور جب بھی دشمن نے چاہا ہمارے شہر میں آئے تو ہم نے شکست دی لہٰذا آپ انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیجئے _ اس لئے کہ اگر وہ وہیں رہے تو بدترین قید میں ہیں اور اگر حملہ آور ہوئے تو ہمارے بہادر ان سے لڑیں گے ، ہماری عورتیں اور بچّے چھتوں سے ان پر پتھراؤ کریں گے اور اگر پلٹ گئے توشرمندہ رسوا ، نااُمید اور بغیر کسی کامیابی کے واپس جائیں گے " مہاجر ین و انصار کے بزرگ افراد حسن نیّت کے ساتھ اسی خیال کے حامی تھے لیکن شہادت کے شوقین نوجوانوں کی بڑی تعداد خصوصاً وہ لوگ جو جنگ بدر میں شریك نہیں ہوسکے تھے دشمن سے روبرو لڑنے کے لئے بے قرار تھے اور رسول خدا (ص) سے یہ خواہش ظاہر کر رہے تھے کہ دشمن کے مقابل میدان کار زار میں لے چلیں_
اس اکثریت میں لشکر اسلام کے دلیر سردار حضرت حمزہ (ع) بھی تھے انھوں نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس نے قرآن کو نازل فرمایا ہم اس وقت تك کھانا نہیں کھائیں گے جب تك شہر سے باہر دشمنوں سے نبرد آزمائي نہ کرلیں_
جواں سال افراد کچھ اس طرح کا استدلال پیش کر رہے تھے کہ : اے خدا کے پیغمبر(ص) ہم اس بات سے ڈر رہے ہیں کہ کہیں دشمن یہ خیال نہ کر بیٹھیں کہ ہم ان کے سامنے آنے سے ڈرتے ہیناور شہر سے باہر نکلنا نہیں چاہتے _ ہمیں اچھا نہیں لگتا قریش اپنے رشتہ داروں کی طرف واپس جاکر کہیں کہ ہم نے محمد(ص) کو یثرب میں محصور کردیا ; اور (اس طرح) اعراب

29

کو ہمارے مقابلے میں دلیر بنادیں_ (21)

آخری فیصلہ

جوانوں کے اصرار پر رسول خدا (ص) نے اکثریت کی رائے کو قبول فرمایا اور مسلمانوں کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی ،خطبہ میں انہیں جانفشانی اور جہاد کی دعوت دی اور حکم دیا کہ دشمن سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہوجائیں ، پھر آپ (ص) نے نماز عصر جماعت کے ساتھ پڑھائي ، اس کے بعد فوراً گھر کے اندر تشریف لے گئے ، جنگی لباس زیب تن فرمایا "خود "سرپر رکھی تلوار حمائل کی اور جب اس حلیہ میں گھر سے باہر تشریف لائے تو وہ لوگ جو باہر نکلنے کے سلسلہ میں اصرار کر رہے تھے، شرمندہ ہوئے اور اپنے دل میں کہنے لگے کہ " جس بات کی طرف پیغمبر(ص) کا میلان نہیں تھا ہمیں اس کے خلاف اصرار کرنے کا حق نہیں تھا"_ اس وجہ سے وہ رسول خدا(ص) کے قریب آئے اور کہا کہ" اگر آپ چاہیں تو مدینہ میں رہیں " رسول(ص) خدا نے فرمایا " یہ مناسب نہیں ہے کہ پیغمبر(ص) لباس جنگ پہن لے اور قبل اس کے کہ خدا دشمنوں کے ساتھ جنگ کی سرنوشت کو روشن کردے وہ لباس جنگ کو اُتار پھینکے _
اب ہم جو کہہ رہے ہیں وہ کرتے جائیں خدا کا نام لے کر راستہ پرگامزن ہوجاؤ اگر صبر کروگے تو کامیاب رہوگے"_(22)

30

سوالات:

1 _ غزوہ بنی قینقاع کب واقع ہوا اور اس کا نتیجہ کیا رہا؟
2_ "ذی قرد" کے مقام پر سّریہ "زید بن حارثہ "کس مقصد کے تحت انجام پایا؟
3_ حضرت علی (ع) و حضرت فاطمہ (ع) کا عقد مبارك کس سال ہوا؟
4_ جنگ احدشروع ہونے کے اسباب کیا تھے؟
5_ جنگ احد کا بجٹ کفّار نے کس طرح پورا کیا؟
6_ راہ خدا سے روکنے کی خاطر مال خرچ کرنے کے سلسلہ میں قرآن کیا کہتا ہے؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

7_ رسول خدا (ص) قریش کی روانگی سے کیسے واقف ہوئے؟
8_ دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے مسلمانوں نے آخری فیصلہ کیا کیا ؟

حوالہ جات

1_ان شعراء کے نام حسب ذیل ہیں:
کعب بن اشرف یہودی ، ابی عفك یہودی اور مشرکین میں سے ایك عورت عصماء بنت مروان ، طبقات ابن سعد جلد 2 ص 28/27_
2_ ابن ہشام کی تحریر کے مطابق بشیر بن عبدالمنذر (ابولبابہ) اور ابن اسحاق کی تحریر کے مطابق عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت
3_ مغازی واقعدی جلد 1 ص 176، سیرة ابن ہشام جلد 3 ص 47، تاریخ طبری جلد 2 ص 497، طبقات ابن سعد جلد 2 ص 27_
4_ ہر درہم 12 نخود کے یعنی آدھا مثقال چاندی کے برابر ہے اس حساب سے آپ کا مہر 250 مثقال چاندی ہے_
5_ اللہم بارك لقوم: جُلّ انیتہم الخزف _ کشف الغمہ جلد 1 ص 359_
6_مزید معلومات کے لئے کشف الغمہ کی طرف رجوع کریں ج1 ص 348/374، بحار الانوار ج 43 ص 92/145 مطبوعہ بیروت ،سیرة المصطفی ص 329_326_
7_ انشاء اللہ حضرت علي(ع) و فاطمہ (ع) کے عقد کا تفصیلی حال امامت کی تاریخ میں بیان کیا جائے گا_
8_ سویق ایك غذا ہے جو چاول اور جوکے آٹے، شہد اور دودھ سے یا پھر خرمے آٹے اور روغن سے بنتی ہے_ جیسے ستّو_
9_ مغازی واقدی جلد 1 ص 181_ طبقات ابن سعد جلد 2 ص 130_ سیرة ابن ہشام جلد 2 ص 44، دلائل النبوة بیہقی جلد 2 ص 322_
10_ مغازی واقدی جلد 1 ص 183_ طبقات ابن سعد جلد 2 ص 35_ سیرة ابن ہشام جلد 3/4 ص 43_

11_ مغازی واقدی جلد 1 ص 197_طبقات جلد 2 ص 36 _ متاع الاسماع ص 112_
12_ مغازی واقعدی جلد 1 ص 190_193_ طبقات ابن سعد جلد 2 ص 34_
13_ مغازی واقدی جلد 1 ص 200_
14_ سورہ انفال آیت 36_
15_ مغازی واقدی جلد 1 ص 20_
16_ مغازی واقدی جلد 1 ص 204_
17_ مغازی واقدی جلد 1 ص 206،205_
18_ مغازی واقدی جلد 1 ص 205_
19_ مغازی واقدی جلد 1 ، ص 207،206_
20_ مغازی واقدی جلد 1 ص 208،270_
21_ مغازی واقدی جلد 1، ص 208_
22_ مغازی واقدی جلد 1 ، ص 209،219_
23_ مغازی واقدی جلد 3، ص 213،241_

تاریخ اسلام (2)پیغمبر اکرم (ص) کی زندگي

دوسرا سبق

لشکر اسلام کی روانگي
لشکر توحید کا پڑاؤ
منافقین کی خیانت
صف آرائي
دشمن اپنی صفوں کو منظم کرتاہے

جنگی توازن
جنگ کیسے شروع ہوئي؟
دشمن کے حوصلے بلند کرنے میں موسیقی کا کردار
اجتماعی حملہ
فتح کے بعد شکست
پیغمبر اسلام(ص) کا دفاع کرنیوالوں کی شجاعت
ام عمارہ شیر دل خاتون
لشکر کی جمع آوري
سوالات
حوالہ جات

35

لشکر اسلام کی روانگي

روانگی کے وقت رسول خدا(ص) نے تین نیزے طلب فرمائے اور تین پرچم تیار کیئے لشکر کا عَلَم علی بن طالب(ع) ، قبیلہ " اوس" کا پرچم " اُسَید بن حُضَیر " اور قبیلہ خزرج کا پرچم " سعد بن عبادة" کے سپُرد کیا_ رسول خدا (ص) جمعہ کے دن عصر کے وقت ایك ہزار افراد کے ساتھ مدینہ سے باہر نکلے آپ(ص) گھوڑے پر سوار اور ہاتھ میں نیزہ لیے ہوئے تھے _ مسلمانوں کے درمیان صرف سو افراد کے جسم پر زرہ تھي_
لشکر اسلام مقام "شیخان "پر پہنچا تو ناگہاں ایك گروہ شور و غل کرتا ہوا پیچھے سے آن پہنچا رسول خدا (ص) نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول(ص) " یہ عبید اللہ بن اُبّی کے ہم پیمان یہودی ہیں"_ آپ(ص) نے فرمایا کہ " ان تك یہ بات پہنچا دو کہ ہم ان کی مددسے بے نیاز ہیں" اس کے بعد فرمایا کہ " مشرکین سے جنگ کرنے کے لئے مشرکین سے مدد نہ لی جائے"_(1)

لشکر توحید کا پڑاؤ
رسول خدا(ص) نے شیخان کے پاس پڑاؤ ڈالا اور محمد بن مسلمہ کو 50 افراد کے ساتھ لشکر اسلام

36

کے خیموں کی حفاظت پر مامور فرمایا_
اس مقام پر جنگ میں شرکت کے خواہشمند نوجوان آپ(ص) کے پاس آئے اور جنگ میں شرکت کی اجازت چاہی ، رسول خدا (ص) نے انہیں جنگ میں شرکت کرنے کی اجازت نہ دی ،انہوں آنحضرت(ص) سے عرض کیا کہ رافع بن خَدیج ایك ماہر تیرانداز ہے اور رافع نے بھی اونچی ایڑی والے جوتے پہن کر اپنے قد کی بلندی کا مظاہرہ کیا رسول خدا (ص) نے رافع کو شرکت کی اجازت دے دي_ سُمرَة بن جُندُب نے عرض کیا کہ میں رافع سے زیادہ قوی ہوں ، میں ان سے کشتی لڑنے کے لئے تیار ہوں رسول خدا (ص) نے فرمایا ٹھیك ہے، کُشتی لڑو_ سمرہ نے رافع کو پٹخ دیا تو رسول خدا (ص) نے اسے بھی شرکت کی اجازت دیدي_ (2)
عبداللہ بن حجش نے پیغمبر اکرم (ص) سے عرض کیا کہ : اے رسول(ص) خدا دشمنوں نے وہاں ڈیرہ ڈال رکھا ہے_ میں نے پہلے ہی خدا کی بارگاہ میں دُعا کی ہے کہ کل جب دشمن سے مقابلہ ہوتو وہ مجھے قتل کردیں ،میرا پیٹ پھاڑ ڈالیں ،میرے جسم کو مثلہ کردیں تا کہ اسی حالت میں خدا کا دیدار کروں اور جس وقت خدا مجھ سے پوچھے کہ کس راہ میں تیری یہ حالت کی گئي؟ تو میں کہہ سکوں کہ اے خدا تیری راہ میں_ (3)
عمر و بن جموح ایك پاؤں سے اپاہج تھے جن کے چار بیٹے پیغمبراکرم(ص) کے ہمراہ جنگوں میں شیر کی طرح لڑتے تھے، جب جنگ اُحد پیش آئي تو عزیز و اقارب نے عمرو بن جموح کو شرکت سے منع کیا اور کہا کہ چونکہ تم پاؤں سے اپاہج ہو لہذا فریضہ جہاد کا بار تمہارے دوش پر نہیں ہے، اس کے علاوہ تمہارے بیٹے تو پیغمبراکرم(ص) کے ہمراہ جنك کیلئے جارہے ہیں_ اس نے کہا کہ "وہ لوگ تو جنّت میں چلے جائیں_ اور میں یہاں تمہارے پاس رہ جاؤں؟" ان کی بیوی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نے دیکھا کہ وہ ہتھیاروں سے لیس ہوتے ہوئے زیر لب یہ دعا کر

رہے ہیں کہ " خدایا مجھے گھر واپس نہ پلٹا_" بیٹوں نے اصرار کیا کہ جنگ میں شرکت سے اجتناب کریں تو وہ پیغمبراکرم کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا" اے رسول(ص) خدا میرے بیٹے نہیں چاہتے کہ مجھے آپ(ص) کے ساتھ اس جنگ میں شرکت کرنے دیں، بخدا میری خواہش ہے کہ اس ناقص پاؤں کو بہشت کی سرزمین سے مَس کروں_"
پیغمبراکرم (ص) نے فرمایا:
" خدا نے تمہینجنگ سے معاف رکھا ہے اور فریضہ جہاد تمہارے کندھوں سے اٹھالیا ہے_"
وہ نہیں مانے تو رسول خدا (ص) نے ان کے بیٹوں سے فرمایا کہ " اگر تم ان کو نہ رو کو تو تمہارے اوپر کوئي گناہ نہیں ہے_ شاید خدا ان کو شہادت نصیب کردے _(4)
آفتاب غروب ہوا ،جناب بلال نے اذان دي، رسول خدا (ص) نے مجاہدین اسلام کے ساتھ نماز جماعت ادا کي_
دوسری طرف دشمن کے لشکر میں عکرمہ بن ابی جہل کو چند سواروں کے ساتھ خیموں کی حفاظت پر مامور کردیا گیا (5)_

منافقین کی خیانت
رسول خدا (ص) صبح سویرے شیخان سے احد (مدینہ سے 6کلومیٹردور) کی طرف روانہ ہوئے _ مقام شوط پر منافقین کا سرغنہ عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے تین سوساتھیوں سمیت مدینہ واپس لوٹ گیا_ اس نے اپنے بہانہ کی توجیہ کے لئے کہا کہ " محمد(ص) نے جوانوں کی بات سنی ہماری بات نہیں سنی اے لوگو ہمیں نہیں معلوم کہ ہم کس لئے اپنے آپ کو قتل کئے

جانے کے لئے پیش کردیں:؟ عبداللہ بن عمر و بن حرام ان کے پیچھے گئے اور کہا کہ " اے قوم خدا سے ڈرو، ایسے موقع پر کہ جب دشمن نزدیك ہے اپنے قبیلے اور پیغمبر خدا(ص) کو تنہا نہ چھوڑو" منافقین نے جواب دیا " اگر ہمیں یقین ہوتا کہ جنگ ہوگی تو ہم تمہیں نہ چھوڑتے، لیکن ہمیں معلوم ہے کہ کسی طرح کی جنگ نہیں ہوگي"_
عبداللہ بن عمرو جوکہ ان سے نا امید ہوچکے تھے ان سے کہنے لگے، اے دشمنان خدا خدا تمہیں اپنی رحمت سے دور کرے اور بہت جلد خدا اپنے پیغمبر (ص) کو تم سے بے نیاز کردے گا_
ان تین سو افراد کے چلے جانے کے بعد قبیلہ بنی حارثہ اور قبیلہ بنی سلمہ کے افراد بھی سست پڑگئے اور واپس جانے کیلئے سوچنے لگے مگر خدا نے انھیں استوار رکھا_ (6)

صف آرائي
7/ شوال 3 ھ ق بمطابق 26مارچ 625ئبروز ہفتہ رسول خدا (ص) نے احد میں نماز صبح ادا کرنے کے بعد لشکر کی صف آرائي شروع کردي_ کوہ احد کو پیچھے اور مدینہ کو اپنے سامنے قرار دیا_ سپاہیوں کو مکمل طور پر ترتیب دینے کے بعد آپ(ص) نے تقریر فرمائي اور کہا کہ "تعریف اور جزاء اس شخص کے لئے ہے جو اپنے فریضے کو صبر و سکون اور متانت و یقین کے ساتھ انجام دیتا ہے ، اس لئے کہ جہاد انتہائي دشوار کام اور بہت سی مشکلات و پریشانیوں کا حامل ہے_ ایسے لوگ بہت کم ہیں جو اس میں ثابت قدم ہیں، مگر وہ لوگ جن کو خدا ہدایت و پائیداری عطا فرمائے ،خدا اس کا دوست ہے جو اس کا فرماں بردار ہے اور شیطان اس کا دوست ہے جو اس کی پیروی کرتا ہے "_
"ہر چیز سے پہلے جہاد میں ثابت قدم رہو اور اس وسیلے سے ان سعادتوں کو اپنے لئے

فراہم کرو جن کا خدا نے وعدہ کیا ہے_ اختلاف، کشمکش اور ایك دوسرے کو کمزور بنانے کا ارادہ ترك کردو کیونکہ یہ باتیں حقارت و ناتوانی کا سبب ہیں"_
پیغمبراکرم (ص) نے " عبداللہ بن جُبَیر" کو 50 تیراندازوں کے ساتھ درّہ کوہ عینین کی نگرانی پر معین فرمایا اور درّہ کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حفاظت کے لئے جنگی حکمت عملی بتاتے ہوئے فرمایا: ہم فتحیاب ہوں یا شکست کھائیں تم اپنی جگہ ڈٹے رہنا اور دشمن کے سواروں کو تیراندازی کے ذریعہ ہم سے دور کرتے رہنا_ تا کہ وہ پیچھے سے ہم پر حملہ نہ کریں اگر ہم قتل کردیئےائیں تو ہماری مدد نہ کرنا اور اگر ہم فتحیاب ہوجائیں اور مال غنیمت حاصل کرنے لگیں پھر بھی تم ہمارے پاس نہ آنا تم اپنی جگہ مضبوطی سے ڈٹے رہنا یہاں تك کہ ہمارا کوئي حکم تمہارے پاس آجائے_(7)

دشمن اپنی صفوں کو منظم کرتاہے

ابوسفیان نے بھی اپنی فوج کی صفوں کو منظم کیا پیادہ زرہ پوش لشکر کو درمیان میں "خالد بن ولید "کی کمان میں سواروں کا ایك دستہ دائیں جانب اوردوسرا دستہ "عکرمہ بن ابی جہل" کی سرکردگی میں بائیں جانب ترتیب دیا، سیاہ پرچم قبیلہ "بنی عبدالدّار"کے افراد کے سپرد کیا اور شرك و الحاد کے وجود کی حفاظت کے لئے حکم دیتے ہوئے کہا کہ " لشکر کی کامیابی پرچم داروں کی استقامت میں پوشیدہ ہے ہم نے بدر کے دن اسی وجہ سے شکست کھائي تھی اب اگر اپنے آپ کو تم اس کے لائق ثابت نہیں کروگے تو پرچم داری کا فخر کسی اور قبیلے کو نصیب ہوگا ، ان باتوں سے اس نے "بنی عبدالدار "کے جاہلی احساسات کو ابھارا یہاں تك کہ وہ آخری دم تك جان کی بازی لگانے کیلئے آمادہ ہوگئے _ (8)

جنگی توازن

اب ایك ہولناك جنگ کے دہانہ پر لشکر توحید و شرك ایك دوسرے کے مقابل کھڑے ہیں اور ان دونوں لشکروں کا جنگی توازن مندرجہ ذیل ہے_(9)

تفصیل لشکر اسلام لشکر مشرکین باہمی نسبت

فوجي 700 3000 مسلمانوں کی نسبت 2:4/7 زیادہ

زرہ پوش 100 700 مشرکین 7 گنا زیادہ

نیزہ بردار 100 700 مشرکین 7 گنا زیادہ

شہ سوار 2 200 مشرکین 100گنا زیادہ

جنگ کیسے شروع ہوئي؟

دونوں لشکروں کے درمیان ٹکراؤ کا باعث بننے والا پہلا شخص " ابوعامر " تھا_ احد کے دن آگے بڑھتا ہوا لشکر اسلام کے مقابل آیا اور آواز دے کر کہنے لگا، اے اوس میں ابوعامر ہوں ،لوگوں نے کہا " اے فاسق تیری آنکھیں اندھی ہوجائیں " ابوعامر اس غیر متوقع جواب کے سننے سے اہل مکّہ کے درمیان ذلیل ہوگیا_ اس نے کہا کہ " میری غیر موجود گی میں میرا قبیلہ فتنہ و فساد میں مبتلا ہوگیا ہے _ " اسکے بعد اس نے مسلمانوں سے جنگ کا آغاز کردیا لشکر اسلام نے اس پر اور اس کے ساتھیوں پر سنگ باری کی اس کے بیٹے" حنظلہ "جو کہ لشکر اسلام میں تھے، انھوں نے رسول خدا(ص) سے اجازت مانگی تا کہ اپنے باپ کو قتل کردیں لیکن رسول خدا (ص) نے اجازت نہیں دي_(10)

"ابوعامر "کی عقب نشینی کے بعد مشرکوں کا پرچمدار " طلحہ بن ابی طلحہ" جسے لشکر کا مینڈھا کہا جاتا تھا، مغرورانہ انداز میں آگے بڑھا اور چلّا کر کہا کہ "تم کہتے ہوکہ ہمارے

مقتولین دوزخ میں اور تمہارے مقتولین بہشت میں جائیں گے _ اس صورت میں آیا کوئي ہے جسے میں بہشت میں بھیجوں یا وہ مجھے دوزخ میں پہنچادے ؟" حضرت علی علیہ السلام مقابلے کے لئے آگے بڑھے_

جنگ شروع ہوئي اور تھوڑی ہی دیر میں مشرکین کا پرچم دار شمشیر علی (ع) کی بدولت کیفر کردار کو پہنچا_ رسول خدا(ص) خوش ہوگئے اور مجاہدین اسلام نے صدائے تکبر بلند کی _

طلحہ کے بھائي نے پرچم اُٹھالیا اور آگے بڑھاجبکہ دوسرے چند افراد بھی پرچم سرنگوں ہوجانے کی صورت میں شرك کا دفاع کرنے اور دوبارہ پرچم اٹھانے کے لئے تیار بیٹھے تھے_ (11)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دشمن کے حوصلے بلند کرنے میں موسیقی کا کردار
اسلام کے مجاہد اپنے مقدّس دین کے دفاع کے لئے لڑرہے تھے اور اپنے دل و دماغ میں شہادت کی آرزو کو پروان چڑھار ہے تھے لیکن مشرکین کے سپاہیوں کا مقصد پست مادّی آرزوؤں کا حصول اور انتقام کے سوا کچھ نہ تھا _ مشرکین کے نامور افراد جنگ کے دوران سپاہیو نکے ان ہی جذبات کو بھڑ کار ہے تھے اور یہ ذمّہ داری ان آوارہ عورتوں کی تھی جو آلات موسیقی بجاتیں اور مخصوص آواز میں ترانے گاتی تھیں تا کہ ایك طرف لشکر کے جنسی جذبات بھڑکائیں اور دوسری طرف انتقام کی آگ شعلہ ور کریں تا کہ وہ لوگ نفسیاتی دباؤ کے تحت جنگ جاری رکھیں _
جو شعریہ بد قماش عورتیں پڑھ رہی تھیں ان کا مطلب کچھ اس طرح تھا" ہم طارق کی بیٹیاں (وقت سحر طلوع ہو نے والا ستارہ) ہیں اور بہترین فرش پر قدم رکھتی ہیں_ اگر دشمن

42
کی طرف بڑھوگے تو ہم تمہارے ساتھ بغل گیر ہوگئیں، اگر دشمن کو پیٹھ دکھاؤ گے اور فرار کرو گے تو ہم تم سے جدا ہوجائے گئیں _(12)

اجتماعی حملہ
حضرت علي(ع) نے نئے پرچم دار پر حملہ کیا اور وہ بھی اپنے گندے خون میں لوٹنے لگا_ رسول خدا (ص) کے حکم سے اجتماعی حملہ شروع ہوا، مجاہدین اسلام ایسی شجاعت سے لڑرہے تھے جس کی تعریف بیان سے باہر ہے_ اس دوران علی (ع) ، حمزہ(ع) اور ابودجانہ بے خوفی کی عظیم مثال تاریخ بشریت میں ثبت کرتے ہوئے سپاہ دشمن پر بجلیاں گرار ہے تھے ان کی تمام تر کوشش یہ تھی کہ پرچم داروں کے پیر اُکھاڑدیں اس لیے جنگ زیادہ تر اسی حصّہ میں ہو رہی تھی _ چونکہ اس زمانے میں پرچم کا سرنگوں ہوجانا شکست اور خاتمہ جنگ سمجھا جاتا تھا اسی وجہ سے مشرکین کے پرچم دار انتہائي شجاعت کا مظاہرہ کر رہے تھے اور بنی عبدالدار کے قبیلہ کے افراد نہایت غیظ و غضب کے عالم میناپنے پرچم دار کے اردگرد جنگ کرتے جاتے تھے اور جب کوئي پرچم دار قتل ہوجاتا تو احتیاطی فوجیں بلافاصلہ جلدی سے بڑھ کر پرچم کھول دیتی تھیں _ اس دوران دشمن کے شہ سواروں نے تین مرتبہ سپاہیان اسلام کے محاصرہ کو توڑنا چاہا اور ہر بار عبداللہ بن جبیر کے دستے نے مردانہ وار، نہایت بہادری کے ساتھ تیراندازی کے ذریعے ان کو پیچھے دھکیل دیا_
حضرت علی (ع) کی تلوار، حمزہ (ع) کی دلیری اور عاصم بن ثابت کی تیراندازی سے" بنی عبدالدار" کے نو پرچم داریکے بعد دیگر ے ہوا ہوگئے اور رعب و وحشت نے مشرکین کے سپاہیوں کو گھیر لیا _ آخری بار انہوں نے "صئواب "نامی غلام کو پرچم دیا_ صواب سیاہ چہرے

43
اور وحشت ناك حُلیے کے ساتھ پیغمبراکرم (ص) کی طرف بڑھا، شدت غضب سے آنکھیں سرخ اور منہ سے کف جاری تھا_ لیکن علی (ع) نے حملہ کیا اور تلوار کی ایسی ضربت اس کی کمر پر لگائي کہ وہ وہیں ڈھیر ہوگیا_
مسلمانوں نے مشرکین کی صفوف کود رہم بر ہم کردیا وہ عورتیں، جودف بجار ہی تھیں اور گانے گارہی تھیں ، دف پھینك کر پہاڑوں کی طرف بھاگیں، مشرکین کے لشکر میں فرار اور شکست شروع ہوئي اور تھوڑی ہی دیر میں زیادہ تر لوگ بھاگ گئے اور اس طرح جنگ کا پہلا مرحلہ مشرکین کی شکست اور مجاہدین اسلام کی کامیابی پر ختم ہوا_

فتح کے بعد شکست
راہ خدا مینجہاد، رضائے خدا کی طلب ، آئین اسلام کی نشر و اشاعت کے علاوہ مجاہدین اسلام کا کوئي اور مقصد نہ تھا وہ آخری وقت تك بہادری کے ساتھ جنگ کرتے رہے اور نتیجہ میں فتحیاب ہوئے_ لیکن فتح کے بعد بہت سے مسلمان مقصد سے ہٹ گئے اور ان کی نیت بدل گئي _ قریش نے جو مال غنیمت چھوڑا تھا اس نے بہت سے لوگوں کے اخلاص کی بنیادیں ہلادیں انہوں نے فرمان رسول خدا(ص) اور جنگ کے مقصد کو بُھلا دیا_ دشمنوں کے تعاقب سے چشم پوشی کرکے مال غنیمت کی جمع آوری میں مشغول ہوگئے_ انہوں نے اپنی جگہ یہ سوچ لیا تھا کہ دشمن کا کام تمام ہوگیا ہے_
درّہ کی پشت پر موجود محافظوں نے جب دشمن کو فرار اور مجاہدین کو مال غنیمت جمع کرتے ہوئے دیکھا تو جنگی حکمت عملی کے اعتبار سے اس اہم درّے کی حفاظت کی حساس ذمّہ داری کو بُھلا دیا اور کہا کہ " ہم یہاں کیوں رُکے رہیں؟ خدا نے دشمن کو شکست دی اور اب تمہارے بھائي مال غنیمت جمع کررہے ہیں_ چلو تا کہ ہم بھی ان کے ساتھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شرکت

44

کریں" _ عبداللہ بن جبیر نے یاد دلایا کہ رسول خدا (ص) نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ " اگر ہم قتل کردیئےائیں تو ہماری مدد نہ کرنا اور اگر ہم کامیاب ہوگئے اور مال غنیمت جمع کرنے لگے تب بھی ہمارے ساتھ شرکت نہ کرنا بلکہ عقب سے ہماری حفاظت کرتے رہنا؟" عبداللہ نے بہت سمجھایا کہ کمانڈر کے حکم سے سرتابی نہ کرو، لیکن کوئي فائدہ نہیں ہوا_ انہوں نے غنیمت کے لالچ میں اپنی جگہ کو چھوڑدیا اوردرّے سے نکل آئے عبداللہ صرف دس 10 افراد کے ساتھ وہاں باقی رہ گئے_
مشرکین کی فوج کے شہ سواروں کے سردار "خالد بن ولید "نے جب درّے کو خالی دیکھا تو اپنے ما تحت فوجیوں کو لیکر وہاں حملہ کردیا اور چند بچے ہوئے تیراندازوں پر ٹوٹ پڑا "عکرمہ بن ابی جہل "نے اپنی ٹولی کے ساتھ خالد بن ولید کی پشت پناہی کی ، جن تیراندازوں نے درّہ نہیں چھوڑا تھا انھوں نے مردانہ وار مقابلہ کیا یہاں تك کہ ان کے ترکش کے تمام تیر خالی ہوگئے اس کے بعد انھوں نے نیزے اور پھر آخر میں شمشیر سے جنگ کی یہاں تك کہ سب شہید ہوگئے_
سپاہیان اسلام اطمینان کے ساتھ مال غنیمت جمع کرنے میں مشغول تھے کہ یکا یك خالد بن ولید لشکر اسلام کی پشت پر آپہنچااور جنگی حکمت عملی والے اہم حصّہ کو فتح کرلیا_ دوسری طرف سے مشرکین اپنے فرار کو جاری رکھے ہوئے تھے جبکہ خالد بن ولید چلّا چلّاکر شکست خوردہ لشکر قریش کو مدد کے لیے پکار رہا تھا_ اسی دوران بھاگنے والوں میں پیچھے رہ جانے والی ایك عورت نے کُفر کے سرنگوں پرچم کو لہرا دیا_ تھوڑی ہی دیر میں قریش کا بھاگا ہوا لشکر واپس آگیا اور شکست خوردہ لشکر پھر سے منظم ہوگیا_
سپاہ اسلام افرا تفری اور بدنظمی کی وجہ سے تھوڑی ہی دیر میں سامنے اور پیچھے سے محاصرہ

45

میں آگئیناور پھر نئے سرے سے دو لشکروں کے درمیان جنگ شروع ہوگئي_
مسلمان حواس باختہ ہوگئے اور نہ صرف دشمن کے ہاتھ سے مارے جانے لگے بلکہ ایك دوسرے کو بھی مار نے لگ گئے_
دوبارہ شروع ہونے والی غیر مساوی جنگ کے شور و غوغہ کے دوران "ابن قمئہ "نے پیغمبر اکرم (ص) کے دفاع میں مصروف اسلامی لشکر کے اہم سردار "مصعب بن عُمیر "پر حملہ کردیا اور وہ خدا سے عہد و پیمان نبھاتے ہوئے اپنے خون میں غلطان ہوگئے_
"مصعب "نے لڑائي کے وقت چہرے کو چھپا رکھا تھا تا کہ پہچانے نہ جائیں_ "ابن قمئہ "نے سمجھا کہ اس نے پیغمبراسلام (ص) کو قتل کردیا ہے_ اس وجہ سے چلّایا کہ " اے لوگو محمد(ص) قتل ہوگئے "_ اس خبر سے قریش کے سردار اس قدر خوش ہوئے کہ ہم آواز ہو کر چلّانے لگے "محمد (ص) قتل ہوگئے محمد(ص) قتل ہوگئے"_ (13)
اس بے بنیاد خبر کا پھیلنا دشمن کی جرا ت کا باعث بنا اور لشکر قریش سیلاب کی طر ح اُمنڈ پڑا ، مشرکین کی عورتوں نے مصعب کے پاك جسم اور شہدا میں سے بہت سے افراد کے اجساد اطہار کو مثلہ کردیا_
دوسری طرف اس خبر نے جنگ میں مصروف مجاہدین اسلام کو بہت بڑا روحانی صدمہ پہنچایا، اکثر لوگوں نے ہاتھ روك لیا اور پہاڑ پر پناہ لینے کے لئے بھاگ گئے_ بعض ایسے حواس باختہ ہوئے کہ انہوں نے یہ سوچا کہ کسی کو فوراً مدینہ میں عبداللہ بن اُبّی کے پاس بھیجیں تا کہ وہ واسطہ بن جائے اور قریش سے ان کے لئے امان مانگے _
پیغمبراسلام (ص) مسلمانوں کو اپنی طرف بُلا رہے تھے اور فرماتے تھے" اے بندگان خدا میری طرف آؤ اے فلانفلاں میری طرف آؤ" لیکن جو لوگ ایمان سے بے بہرہ

46

تھے اپنی جان بچانے کے لیے جیسے بھاگ رہے تھے ویسے ہی بھاگتے رہے_ ان میں سے بعض پہاڑ کے دامن میں بھاگتے ہوئے خدا کی جانب سے کئے گئے وعدہ فتح سے بد گمان ہوگئے زمانہ جاہلیت کے افکار و خیالات نے ان کاپیچھا کرنا شروع کردیا بعض نے قرار پر فرار کو ترجیح دی اور مدینہ چلے گئے اور تین دن تك اپنے آپ کو چھپائے رکھا_(14)

پیغمبر اسلام (ص) کا دفاع کرنیوالوں کی شجاعت
درّے مینچند افراد باقی رہ گئے اور ایسی شجاعت کے ساتھ دشمن کے پے درپے حملوں کو روك کر پیغمبراسلام (ص) کا دفاع کر رہے تھے جس کی تعریف نہیں کی جاسکتی _ علي(ع) نے ایك لمحہ کے لئے بھی میدان نہیں چھوڑا_ آپ اپنی تلوار سے مسلسل دشمن کے سَر پر مَوت برسا رہے تھے اور بعض کو موت کے گھاٹ اتار کر دوسروں کو فرار پر مجبور کر رہے تھے_
حضرت علی (ع) نے بہت زخم کھائے لیکن پھر بھی نہایت تیزی کے ساتھ شیر کی طرح غُرا کر شکار پر حملہ کرتے اور پروانہ وار پیغمبر اکرم (ص) کے گرد چکّر لگاتے کہ مبادا کوئي نور خدا کی اس شمع کے وجود کو خاموش کردے ایسا منظر باربارآتا رہا کہ خدا اس بہادری کا گواہ ہے _
جبرئیل (ع) نے آسمان سے آواز بلند کی _
لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار(15)
تاریخ بھی اس حقیقت کی گواہ ہے _ اہل سنت کے مورخ ابن ہشام لکھتے ہینکہ " احد کی جنگ میں قریش کے زیادہ تر افراد حضرت علي(ع) کے ہاتھوں قتل ہوئے"(16)
احد کے معرکہ میں بہادری کا جوہر دکھانیوالوں میں لشکر اسلام کے دلیر سردار جناب حمزہ

بن عبدالمطلب بھی تھے جنہوں نے رسول خدا (ص) کا دفاع کرتے ہوئے دلاورانہ جنگ میں بہت سے مشرکین کو واصل جہنم کیا _ ابوسفیان کی بیوی ہند نے جبیر ابن مطعم کے "وحشي" نامی غلام سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم محمد(ص) ، حمزہ (ع) یا علی (ع) کو قتل کردو تو آزاد ہوجاؤ گے_ وہ رسول خدا(ص) تك تو نہ پہنچ سکا اور علي(ع) بھی میدان جنگ میں ہر طرف سے چوکّنے تھے_ اس نے جب جناب حمزہ کو دیکھا کہ وہ شدّت غیظ و غضب میں ارد گرد سے بے خبر ہیں تو اپنے ذہن میں ان کے قتل کا نقشہ ترتیب دینے لگا جناب حمزہ شیر کی طرح قلب لشکر پر حملہ آور ہوتے اور جس شخص تك پہنچتے اس کو خاك و خون میں غلطان کردیتے _
وحشی ایك پتّھر کی آڑ میں چھپ گیا اور جب جناب حمزہ مصروف جنگ تھے اس وقت اُس نے اپنے نیزے کا نشانہ ان کی طرف لگا کر ان کو شہید کردیا_ جبکہ ابوسفیان کی بیوی ہندنے جناب حمزہ (ع) کے جسمَ پاك کو مثلہ کیا_
پیغمبر اکرم (ص) کا دفاع کرنے والوں میں سے ایك ابو دجانہ بھی تھے مسلمانوں کے میدان جنگ میں واپس آجانے کے بعد جب آتش جنگ دوبارہ بھڑ کی تو رسول خدا(ص) نے ایك تلوار لی اور فرمایاکہ" کون ہے جو اس تلوار کو لے اور اس کا حق ادا کرے؟" چند افراد اٹھے، لیکن ان میں سے کسی کو آپ(ص) نے تلوار نہیں دی اور پھر اپنی بات دُہرائي_اس دفعہ ابودجانہ اٹھے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ (ص) میں آمادہ ہوں_
پیغمبر اکرم(ص) نے فرمایا کہ اس شمشیر کا حق یہ ہے کہ اسے دشمن کے سر پر اتنا مارو کہ یہ ٹیڑھی ہوجائے اور اس بات سے مکمل طور پر ہوشیار رہوکہ کہیں دھو کے میں تم کسی مسلمان کو قتل نہ کردینا _ یہ کہہ کر آپ(ص) نے وہ تلوار ان کو عطا فرمائي _ (17)
ابودجانہ نے ایك سُرخ رنگ کا کپڑا اپنے سَر پر باندھا اور دشمن کی طرف مغرورانہ

انداز میں بڑھے رسول خدا (ص) نے فرمایا کہ " اس طرح کی چال کو خدا پسند نہیں کرتا مگر یہ کہ جنگ کا ہنگام ہو، ابودجانہ نے راہ خدا میں قلب دشمن پر حملہ کیا اور ان کے سروں پر تلوار کے اتنے وارکئے کہ تلوار ٹیڑھی ہوگئي_

اُمّ عمارہ شیر دل خاتون
اُمّ عمارہ وہ شیر دل خاتون ہیں جو مدینہ سے سپاہ اسلام کے ساتھ آئي تھیں تا کہ محاذ کے پیچھے رہ کر دیگرخواتین کے ساتھ لشکر اسلام کیلئے امدادی کاموں میں شرکت کریں، ان کے زخموں کی مرہم پٹی کا انتظام کریں، زخمیوں کے زخموں پر پٹی باندھیں اور مجاہدین کو پانی پہنچائیں _
اگرچہ جہاد عورتوں پر واجب نہ تھا مگر جب اُمّ عمارہ نے دیکھا کہ لوگ رسول خدا (ص) کے پاس سے پراگندہ ہوگئے ہیں اور آنحضرت(ص) کو آگ و خون کے درمیان تنہا اور بے یار و مدد گار چھوڑ دیا ہے اور ان کی جان خطرے میں ہے تو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ام عمارہ نے وجود اسلام خطر ے میں گھرا ہوا دیکھ کر ایك بھاگنے والے كی تلوار اُچك لی اور مردانہ وار دشمن کے لشکر کی طرف بڑھیں اور ہر طرف لڑنے لگیں تا کہ رسول خدا (ص) کی جان محفوظ رہے_ پیغمبر اکرم(ص) اس شیر دل خاتون کی شجاعت سے بہت خوش ہوئے اور آپ(ص) نے فرمایا کہ نُسَیبہ (اُمّ عمارہ) دختر کعب کی منزلت آج کے دن میرے نزدیك فلاں فلاں سے زیادہ بلند ہے_(18)

رسول خدا(ص) کے لئے سپَر بنے ہوئے چند افراد کی بے مثال فداکاری کے باوجود آپ(ص) شدید زخمی ہوئے_ "عتبہ" نے چار پتّھر پھینك کر آپ(ص) کے چند دانت شہید کر دیئے _ "ابن قمئہ "نے

آپ(ص) کے چہرے پرایسا شدید زخم لگایا کہ آپ کے خود کی کڑیاں آپ کے رخسارونمیں پیوست ہوگئیںپیغمبر اکرم(ص) زخموں کی بناپر کافی کمزور ہوگئے اور آپ(ص) نے ظہر کی نماز بیٹھ کر اداكي_

میدان چھوڑ دینے والوں میں سے سب سے پہلے کعب بن مالك نے رسول(ص) خدا کو پہچانااور چلّا کر کہا " پیغمبر(ص) زندہ ہیں" لیکن رسول خدا (ص) نے اسے خاموش رہنے کا حکم دیا_

آنحضرت(ص) کو درّے کے دہانے تك لے جایا گیا جب آپ(ص) وہاں پہنچے تو بھاگ کر وہاں آئے ہوئے مسلمان بہت شرمندہ ہوئے_ "ابوعبیدہ جراح "نے رسول خدا (ص) کے چہرہ مبارك میں در آنے والی زنجیر کی کڑیوں کو باہر نکالا حضرت علی (ع) اپنی سپر میں پانی بھر ا اور رسول(ص) خدا نے اپنا خون آلود سر اور چہرہ دھویا_

لشکر کی جمع آوري

رسول خدا (ص) درّے کے دہانے پر پہنچ گئے تو آپ(ص) نے مسلمانوں کو بلایا ،جب لشکر اسلام نے رسول خدا (ص) کو زندہ دیکھا تو گروہ گروہ اور فرد فرد اکٹھے ہونے لگے رسول خدا (ص) نے ان کو راہ خدا میں جنگ و جہاد اور پہلی جگہوں پر واپسی کی دعوت دی _

شکست کے بعد پھر سے اسلامی فوجیں منظم ہوگئیں، افراد اور سامان جنگ کی کمی کے باوجود دوبارہ حملہ شروع کردیا گیا اور جنگ کی آگ بھڑکانے والوں کو پھر سے اپنی لپیٹ میں لے لیا_ مشرکین کی فوج نے عقب نشینی شروع کی اور مسلمان دوبارہ اپنی اپنی جگہوں پر پہنچ گئے_

اسلامی لشکر کی شجاعت و بہادری نے دوبارہ دشمن کے سیاہ قلب کو خوف و وحشت میں

مبتلا کردیا، مشرکین کے لشکر کے سردار ابوسفیان نے اس خطرے کے باعث کہ کہیں مجاہدین اسلام آغاز جنگ کی طرح دوبارہ ان پر جھپٹ پڑیں، جنگ بندی کے حکم کے ساتھ جنگ کے خاتمے کا اعلان کردیا_

سوالات

1_ منافقین نے جنگ میں کیسے خیانت کي؟
2_ لشکر اسلام اور شرك کا جنگی توازن بیان فرمائیں؟
3_ کیا وجہ تھی کہ دشمن نے سپاہ اسلام کا محاصرہ کرلیا تھا؟
4_ کن لوگوں نے رسول(ص) خدا کا دفاع کرنے میں جواں مردی کا ثبوت دیا؟

حوالہ جات

1_ الصحیح مین سیرة النبی ج 4، ص 193و مغازی واقدی ج1 ، ص 215_
2_ مغازی واقدی ج 1 ، ص 216_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

3_ مغازی واقدی ج 1، ص 219_
4_ مغازی واقدی ج 1 ص 264_
5_ مغازی واقدی ج 1 ص 317_
6_ اذہَمَّت طائفَتَان منکُم اَن تفشَلاَ و الله ولیُّہما و علی الله فَلیَتَوکَّل المؤمنون _
(آل عمران122) مغازی واقدی ج 1 ص 319_ جوامع السیرۃ ص 159_ تاریخ پیامبر دکتر آیتی ص 286 طبع ششم اعیان الشیعہ ج 1 ص 254_
7_ مغازی واقدی ج 1، ص 220 سے 224تك _
9_ یہ نقشہ جزل طلاس کی کتاب'' پیامبر و آئین نبرد ''سے استفادہ کرتے ہوئے تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ تیار کیا گیا ہے_
10_ مغازی واقدی ج 1_ ص 223_
11_ مغازی واقدی ج1 ص 223_
12_ نحن بنات الطارق_ نمشی علی النَّمَارق_ ان تقبلو _ او تُدبر والفارق _ مغازی واقدی ج 1، ص 223/ 225_
13_ مغازی واقدی ج 1 ص 232،229_
14_ مغازی واقدی ج 1 ص 237، الصحیح ج 3،ص 226_ کامل ج 2،ص 109_
15_ علی (ع) جیسا کوئي جواں مرد اور ذوالفقار جیسی کوئي تلوار نہیں ہے_
16_ سیرۃ ابن ہشام ج 2 ، ص 100_ تفسیر البرہان ج 1 ، ص 313_
18_ سیرۃ ابن ہشام ج 2، ص 68_ مغازی واقدی ج 2 ، ص 259_
19_ مغازی واقدی ج 1، ص 269_ تفسیر علی ابن ابراہیم ج 1 ، ص 116_ اور شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ج 4 ، ص 266_

تاریخ اسلام (2)پیغمبر اکرم (ص) کی زندگي

53

تیسرا سبق

شہیدوں کے پاکیزہ جسم کے ساتھ کیا سلوك ہوا؟
طرفین کے نقصانات
مفہوم شہادت
نفسیاتی جنگ
کہاں جارہے ہیں؟
احد میں مسلمانوں کی شکست کے اسباب کا جائزہ
شہداء کی لاشیں
ان کو یہیں دفن کروانیکی دعا مستجاب ہوگئي
مدینہ کی طرف
نماز مغرب کا وقت آن پہنچا
شہیدوں کی ایك جھلك
ایك عقلمند صاحب ثروت کی شہادت
بوڑھے عارف کی شہادت
حجلہ خون
مدینہ میں منافقین کی ریشہ دوانیاں
مدینے سے 20 کیلومیٹر دور " حمراء الاسد" میں جنگی مشق
ابو عزّہ شاعر کی گرفتاري
سوالات
حوالہ جات

55

شہیدوں کے پاکیزہ جسم کے ساتھ کیا سلوك ہوا؟

جنگ کے خاتمہ اور میدان جنگ کے خالی ہوجانے کے بعد قریش کی اوباش عورتیں اور مشرکین کے سپاہي، شہیدوں کے پاکیزہ اجسام کی طرف بڑھے اور انتقام کی آگ بجھانے کے لئے انہوں نے لرزادینے والے مظالم ڈھائے اور شہیدوں کے پاکیزہ اجسام کو مثلہ کیا ، ابوسفیان کی بیوی ہند اس گروہ میں شامل عورتوں میں پیش پیش تھی اس نے جناب حمزہ اور تمام شہیدوں کے اعضا کاٹ کر گلوبند اور دست بند بنایا اور جب جناب حمزہ کے جسد اطہر کے پاس پہنچی اُن کے سینہ کو چاك کر کے جگر نکال کر دانت سے چبانا چاہا لیکن کوشش کے باوجود چبانہ سکی بالآخر زمین پر پھینك دیا_
اس بدترین جُرم کے ارتکاب کے بعد وہ " ہند جگر خوار" کے نام سے مشہور ہوگئي _
حنظلہ کے علاوہ کہ جن کا باپ(ابوعامر) سپاہ مشرکین میں تھا، تمام شہیدوں کے جسموں کو مثلہ کردیا گیا_(1)

طرفین کے نقصانات
جنگ احد میں مسلمانوں کی طرف سے ستّر (70)آدمیوں نے جام شہادت نوش فرمایا

56
ان میں چار افراد مہاجرین اور بقیہ انصارمیں سے تھے اور تقریباً ستر (70)افراد زخمی ہوئے_مشرکین میں سے بائیس (22)سے لیکر چھبیس (26) افراد تك ہلاك ہوئے جن میں سے آدھے حضرت علی (ع) کی تلوار کا نشانہ بنے_ (2)

مفہوم شہادت
منافقین مدینہ میں سے" قزمان" نامی ایك شخص تھا _ جب بھی رسول خدا (ص) کے سامنے اس کا ذکر کیا جاتا تو آپ(ص) فرماتے کہ " وہ جہنمّی ہے"_
جب جنگ احد کا آغاز ہوا تو قزمان لشکر اسلام سے روگردانی کر کے عبداللہ بن ابّی اور دیگر منافقین سے جاملا_ جب وہ مدینہ پہنچا تو عورتوں نے اس کو لعنت و ملامت کی اسے غیرت محسوس ہوئي تو وہ اسلحہ سے لیس ہو کر احد کی طرف روانہ ہوا، مردانہ وار جنگ کی اور نہایت شجاعت اور دلیری کے ساتھ چند مشرکین کو قتل اور زخمی کیا _ جنگ کے آخری لمحات میں بہت زیادہ زخمی ہوکر میدان جنگ میں گر پڑا مسلمان اس کی طرف دوڑے اور کہا" خوش ہوجاؤ کہ جنت تمہارا ٹھکانہ ہے" اس نے کہاکہ میں کیوں خوش ہوں؟ میں نے صرف اپنے قبیلے کی عزت کے لئے جنگ کی ہے اگر میرا قبیلہ نہ ہوتا تو میں جنگ نہ کرتا زخموں کے درد کو اس سے زیادہ برداشت نہ کرسکا اور ترکش سے ایك تیر نکال کے خودکشی کرلی _(3)

نفسیاتی جنگ
لوگوں کے افکار و عقائد میں نفوذ کرنے کے لئے مناسب وقت کی ضرورت ہوتی ہے

57
جبکہ افکا7ر و عقائد کو خراب کرنے کے لیے شکست اور مصیبتوں میں مبتلا ہونے والے زما7نے جیسا مناسب اور کوئي زمانہ نہینہوتا، موقع کی تلاش میں رہنے والے دشمن نے اس اصول کے تحت شکست کے آخری لمحات کو اپنے عقائد کی نشر و اشاعت کے لئے غنیمت سمجھا اور مخالف اسلام نعروں کے ذریعہ سادہ لوح افراد کو دھوکہ دینے اور انہیں متاثر کرنے کی کوشش کی _کیونکہ یہ ایسا موقع تھا جب غلط پروپیگنڈہ نہایت آسانی کے ساتھ شکست خوردہ قوم کے دلوں پراثر کر سکتا تھا_
ابوسفیان اور عکرمہ بن ابی جہل نے "اُعلُ هُبَل " (ہبل سرفرازرہے)کا نعرہ بلند کیا_ یعنی ہمارے بتوں نے ہمیں کامیاب کیا_
رسول خدا (ص) نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم کہو "اَللہ اَعلی وَ اَجَلّ" خدا برتر اور بزرگ ہے_ مشکرین کا نعرہ تبدیل ہوا اور ابوسفیان چلایا: "نَحنُ لَنَا العُزّی وَ لا عزّی لَکُم" ہمارے پاس عُزّی نامی بُت ہے لیکن تمہارے پاس نہیں ہے_ رسول خدا (ص) نے فرمایا کہ تم بھی بلند آواز سے کہو" اللہ مَولانَا وَ لا مَولی لَکُم" اللہ ہمارا مولا ہے اور تمہارا کوئي مولا نہیں ہے_ مشرکین کا نعرہ دوبارہ بدل گیا ابوسفیان نے نعرہ بلند کیا کہ " یہ دن روز بدر کا بدل ہے"_ مسلمانوں نے پیغمبراکرم(ص)

کے حکم سے کہا کہ " یہ دونوں دن آپس میں برابر نہیں ہیں" ہمارے مقتولین بہشت میں اور تمہارے مقتولین جہنم میں ہیں_ ابوسفیان نے کہا کہ " ہمارا اور تمہارا آئندہ سال مقام بدر میں وعدہ رہا"_(4)

کہاں جا رہے ہیں؟
جنگ کی آگ بُجھ گئي ، دونوں لشکر ايك دوسرے سے جُدا ہوگئے، مشرکین کے لشکر نے

کوچ کا ارادہ کیا پیغمبراکرم(ص) سوچنے لگے ، دیکھیں یہ لوگ کہاں جاتے ہیں؟ کیا یہ لوگ موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مدینہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں یا مکّہ کا راستہ اختیار کرتے ہیں؟ حالات سے آگاہی کے لئے رسول خدا (ص) نے حضرت علی (ع) سے فرمایا " اے علی (ع) تم جاکر دشمن کی خبر لاؤ اگر تم نے دیکھا کہ یہ لوگ گھوڑوں پر سوار اونٹوں کو کھینچتے ہوئے لے جاتے ہیں تو سمجھنا کہ مدینہ پر حملہ کا ارادہ ہے_ اس صورت میں خدا کی قسم ہم ان سے لڑیں گے_ اور اگر وہ اونٹوں پر سوار ہوکر گھوڑوں کو کھینچتے ہوئے لے چلے تو سمجھنا کہ مکّہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں"(5)_ حضرت علی (ع) دور سے دشمن پر نظر رکھے ہوئے دیکھ رہے تھے کہ وہ انٹوں پر سوار ہوکر اپنے دیار پلٹ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں_

احد میں مسلمانوں کی شکست کے اسباب کا جائزہ
جنگ کے پہلے مرحلے میں سپاہ اسلام کی فتح اور بعد کے مرحلہ میں ان کی شکست کی وجہ احد کے واقعات دیکھنے کے بعد بڑی آسانی سے واضح ہوجاتی ہے_لیکن وحی کی زبان سے مسلمانوں کی شکست کے اسباب مختصراً بیان کیئے جاتے ہیں_
1_ جنگی نظم و ضبط کی کمی ، سردار کی نافرمانی اور جنگی اعتبار سے اہم جگہ کو چھوڑ دینا مسلمانوں کی شکست کی اہم وجوہات ہیں_ قرآن کہتا ہے کہ " خدا نے (احد میں دشمنوں پر) فتحیابی کا تم سے سچّاوعدہ کیا _ اس موقع پر تم اس کے فرمان کے مطابق جنگ کر رہے تھے (اور یہ کامیابی جاری تھي)_ یہاں تك کہ تم سست ہوگئے اور اپنے کام میں نزاع کرنے لگے _ جس چیز کو تم دوست رکھتے تھے (دشمن پر غلبہ کو) تمہیں دکھا دیا گیا پھر اس کے بعد تم نے نافرمانی کی _(6)

2_ ایمان کی کمزوری اور دنیا پرستي، نئے نئے مسلمان ہونے والوں میں ايك گروہ نے دشمن کا پیچھا کرنے کی بجائے مال غنیمت جمع کرنے کو ترجیح دی اور اسلحہ رکھ کرمال غنیمت جمع کرنے لگا_ قرآن مندرجہ بالا آیات کے آخر میں کہتا ہے کہ "تم میں سے بعض دُنیا طلب تھے اور بعض آخرت کے خواہاں، اس کے بعد الله نے تم کو ان سے منصرف کردیا(اور تمہاری کامیابی شکست پر تمام ہوئي) تا کہ تم کو آزمائے_(7)
دوران جنگ ایك بڑی تعداد کا اپنی جان بچانے کیلئے میدان فرار اور پیغمبر اکرم(ص) کو تنہا دشمن کے نرغے میں دشمن کے حوالے کرنا،ا ن افراد کے دنیا پرست اور ضعیف ایمان کا بہت بڑانمونہ ہے_
پیغمبر کے قتل کی افواہ ، اور وہ اس طرح کہ بعض مسلمان تو اسلام کی بنیاد ہی سے ناامید ہوگئے تھے قرآن اس سلسلہ میں کہتا ہے کہ " محمد نہیں ہیں مگر فرستادہ خدا کہ اُن سے پہلے بہت سے پیامبر ہوچکے اور اس دنیا سے جاچکے ہیں_ اگر وہ بھی مرجائیں یا شہادت پاجائیں تو کیا تم اپنے جاہلیت کے دین پر پلٹ جاؤگے؟(8)

شہداء کی لاشیں
مشرکین کے لشکر کے میدان جنگ سے نکل جانے کے بعد رسول خدا (ص) لشکر اسلام کے مجاہدین کے ساتھ شہیدوں کی میّت پر حاضر ہوئے تا کہ ان کو سُپرد خاك کریں_ جب آنحضرت(ص) نے شہیدوں کے مُثلہ شدہ اجسام ، خصوصاً سیّد الشہداء حضرت حمزہ کے پارہ پارہ بدن کو دیکھا تو دل غم سے پاش پاش ہوگیا اور مشرکین کی طرف سے آپ کے دل میں مزید غصّہ اور نفرت کا طوفان اُٹھ کھڑا ہوا_وہاں مسلمانوں نے یہ عہد کیا کہ اگر دوسری لڑائي میں وہ مشرکین پر فتح پائیں گے تو ایك آدمی کی تلافی میں کافروں کے تیس اجسام کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

60
مثلہ کریں گے لیکن مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئي اور مسلمانوں نے اس خیال کو ترك کردیا_
"اگر تم چاہتے ہو کہ ان کو سزا دو تو اپنی سزا میں میانہ روی اختیار کرو اور حد اعتدال سے
خارج نہ ہوجاؤ اور اگر صبر کرو تو یہ صبر کرینوالوں کے لئے بہتر ہے_(9)
پھر رسول خدا(ص) نے حضرت حمزہ کے پاکیزہ جسم پر نماز پڑھی اور ان کے پہلو میں ایك ایك شہید کو لٹا کر ہر ایك پر الگ الگ نماز پڑھی اس طرح ستر نمازیں پڑھی گئیں_(10)
حضرت حمزہ کی بہن "صفیہ " اپنے شہید بھائي کا جنازہ دیکھنے آئیں تو ان کے بیٹے زبیر نے روکنا چاہا (تا کہ بہن اس حال میں بھائي کونہ دیکھے) لیکن جناب صفیہ نے فرمایا کہ "مجھے معلوم ہے میری بھائي کو مثلہ کیا گیا ہے _ بخدا اگر میں ان کے سر ہانے پہنچوں گی تو اپنے غمگین ہونے کا اظہار نہیں کروں گی اور راہ خدا میں اس مصیبت کو برداشت کروں گي" لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا وہ اپنے بھائي کے سرہانے آئیں اور ان کے لئے خدا سے دُعائے مغفرت کي_
رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے حکم دیا کہ قبریں کھودی جائیں اور ان اجسام کو دفن کردیا جائے شہدا اپنے لباس کے ساتھ دفن ہوئے اور جس شہید کے تن پر مناسب لباس نہ تھا اس کے جسم کو ایك پارچے سے ڈھانپ دیا گیا_ اکثر شہدا کو اسی میدان جنگ میں سپرد خاك کیا گیا کچھ لوگ اپنے شہدا کو مدینہ لے گئے _ اس طرح سے شہیدوں کا پہلا قبرستان "گلزار شہدائ" مدینہ کے نزدیك کوہ احد کے دامن (11) میں بنا_

ان کو یہیں دفن کر وانیکی دُعا مستجاب ہوگئي
عمر و بن حرام کی بیٹی "ہند "جس کے شوہر "عمر و بن جموح "بیٹے خلاد "اور بھائي "

61
"عبداللہ عمرو "اس مقدّس جہاد میں شہید ہوئے ، احد میں آئي تا کہ اپنے عزیزوں کی میتینمدینہ لے جائے_ ہند نے ان تینوں کے جنازے اونٹ پر رکھے اور مدینہ کا راستہ لیا_ مدینہ جاتے وقت راستے میں کچھ عورتیں ملیں جو پیغمبر اکرم (ص) کی صحیح خبر پانے کے لئے احد کی طرف آر ہی تھیں_ عورتوں نے ہند سے رسول(ص) خدا کا حال دریافت کیا تو اس نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا کہ '' الحمد للہ رسول خدا زندہ ہیں_ (گویا اس نعمت کے مقابل تمام مصیبتیں ہیچ تھیں) دوسرا مدہ یہ ہے کہ خدا نے کافروں کے رُخ کو پھیر دیا جبکہ وہ غیظ و غضب سے بھرے ہوئے تھے _عورتوں نے اس سے پوچھا " یہ جنازے کس کے ہیں؟ " اس نے کہا " ایك میرے شوہر ، دوسرا میرے بیٹے اور تیسرا میرے بھائي کا جنازہ ہے"_
وہ عورت اونٹ کی مہار کو مدینہ کی طرف کھینچ رہی تھی لیکن اونٹ بڑی مشکل سے راستہ طے کر رہا تھا_ ان عورتوں میں سے ایك نے کہا کہ "شاید اونٹ کا بار بہت گراں ہے" ہند نے جواب دیا :" نہیں یہ اونٹ بہت آسانی سے دو اونٹوں کا بار اٹھاتا ہے"_ ہند جب اونٹ کو احد کی طرف پلٹاتی تو اونٹ بڑی آسانی سے چلنے لگتا ، اس نے اپنے دل میں کہا کہ " یہ کیا بات ہے؟" رسول خدا(ص) کے پاس آئي اور آپ(ص) سے سارا ماجرا بیان کیا _ آنحضرت (ص) نے ہند سے سوال کیا کہ " جب تیرا شوہر گھر سے باہر نکلا تو اس نے خدا سے کیا مانگا تھا؟ " ہند نے کہا ، اے اللہ کے رسول(ص) وہ جب گھر سے باہر نکلے تھے تو اس وقت انکی دُعا تھی " خدا یا مجھے میرے گھر واپس نہ پلٹانا رسول(ص) خدا نے فرمایا: " تیرے شوہر کی دُعا مستجاب ہوئي" خدا نہیں چاہتا کہ یہ جنازے گھر کی طرف واپس جائیں تم تینوں جنازوں کو احد ہی میں دفن کرو اور یہ جان لو کہ یہ تینوں افراد دوسری دُنیا میں بھی ساتھ ہی رہیں گے"_

62
ہند نے سسکتے ہوئے کہا " اے اللہ کے رسول(ص) آپ خدا سے دُعا کیجئے کہ میں بھی (آخرت میں) ان کی پاس
رہوں_(12)

مدینہ کی طرف
جب رسول خدا (ص) اپنے شہید اصحاب کو دفن کرچکے تو انہوں نے مدینہ کی طرف روانہ ہونے کا حکم دیا_ بہت سے مسلمان زخمی تھے_ جناب فاطمہ زہرا (ع) کے ساتھ زخمیوں کے دیکھ بھال کے لئے احد میں جو چودہ عورتیں آئي تھیں وہ

آنحضرت (ص) كے ساتھ تھيں_
كچھ لوگ پيغمبراكرم (ص) كے ديدار اور استقبال كے لئے شہر سے باہر آئے تا كہ رسول اللہ (ص) كى سلامتى كا اطمينان حاصل كريں_ قبيلہ بنى دينار كى ايك عورت نے جب اپنے باپ ، شوہر اور بھائي كے شہيد ہوجانے كى خبر سُنى تو اس نے كہا كہ " رسول خدا (ص) كى كيا خبر ہے؟" لوگوں نے بتايا كہ "رسول(ص) خدا ٹھيك ہيں"_ اس عورت نے كہا كہ " ذرا مجھے راستہ ديد و تا كہ ميں خود ان كى زيارت كروں" اور جب اس نے پيغمبر اكرم(ص) كو زندہ وسلامت ديكھا تو كہا كہ " اے اللہ كے رسول(ص) جب آپ(ص) زندہ ہيں تو اب اسكے بعد ہر مصيبت آپكے وجود كى وجہ سے بے وقعت ہے_(13)
"حمنہ بنت حجش "رسول خدا(ص) كے پاس آئيں تو آنحضرت(ص) نے ان سے فرمايا " حمنہ ميں تجھے تعزيت پيش كرتا ہوں"_ انہوں نے پوچھا كہ كس كى تعزيت ؟ آپ(ص) نے فرمايا "تمھارے ماموں حمزہ كى " حمنہ نے كہا: انا للہ و انا اليہ راجعون ،خدا ان كى مغفرت كرے اور ان پر اپنى رحمت نازل فرمائے انہيں شہادت مبارك ہو، رسول خدا (ص) نے فرمايا " ميں پھر تعزيت پيش كرتا ہوں" حمنہ نے كہا " كس كى تعزيت"؟ رسول خدا (ص) نے فرمايا " تمہارے

بھائي عبداللہ بن حجش كى " حمنہ نے كہا خدا ان كى مغفرت كرے اور ان پر اپنى رحمتيں نازل كرے اور ان كو بہشت مبارك ہو آنحضرت(ص) نے پھر فرمايا كہ " ميں پھر تم كو تعزيت پيش كرتا ہوں"حمنہ نے پوچھا " كس كى تعزيت؟ آپ نے فرمايا كہ " تمہارے شوہر مصعب بن عمير كى " حمنہ نے ايك آہ سرد بھرى اور گريہ كرنا شروع كيا_ رسول خدا(ص) نے فرمايا كہ " شوہر جو مقام عورت كے دل ميں ركھتا ہے وہ كسى كا نہيں ہوتا"_ اس كے بعد لوگوں نے حمنہ سے پوچھا كہ تم اس قدر كيوں غمزدہ ہوگئيں ؟ حمنہ نے كہا كہ " ميں نے اپنے بچّوں كى يتيمى كو ياد كيا تو ميرا دل بھر آيا_ (14)
شہيد عمروبن معاذ كى ماں "كبشہ " آگے بڑھيں اور انہوں نے بڑے غور سے رسول اللہ (ص) كا چہرہ مبارك ديكھا اور اس كے بعد كہا" اب جب ميں نے آپ(ص) كو صحيح و سالم ديكھ ليا تو مصيبت كا اثر ميرے دل سے زائل ہوگيا_ رسول خدا (ص) نے ان كے بيٹے عمروبن معاذ كى شہادت پر ان كو تعزيت پيش كى ، دلاسہ ديا اور فرمايا " اے عمرو كى ماں ميں تجھے مدہ سناتا ہوں اور تم شہيدوں كے اہل و عيال كو مدہ سنادو كہ ان كے شہدا بہشت ميں ايك دوسرے كے ساتھ ہيں اور ہر ايك اپنے عزيزوں اور خاندان والوں كى شفاعت كرے گا_" عمرو كى ماں نے كہا " اے پيغمبرخدا (ص) اب ميں خوش ہوں" اور اس كے بعد عرض كيا " اے پيغمبرخدا(ص) ان كے پس ماندگان كے لئے دعا فرمائيےرسول(ص) خدا نے اس طرح دعا كى " خدايا ا ن كے دلوں سے غم كو زائل كردے ، ان كے مصيبت زدہ دل كے زخموں پر مرہم ركھ اور ان كے پس ماندگان كے لئے بہترين سرپرست قرار دے_(15)

نماز مغرب كا وقت آن پہنچا

بلال نے اذان دي، رسول خدا (ص) مسجد ميں اس حالت ميں تشريف لائے كہ لوگ ان كے شانوں كو پكڑے ہوئے تھے_ آپ(ص) نے نماز پڑھى واپسى پر ديكھا كہ نالہ و شيون كى آوازونميں شہر مدينہ ڈوبا ہوا ہے ، لوگ اپنے شہيدوں كى عزادارى اور ان پر رونے ميں مصروف ہيں _ آنحضرت(ص) نے فرمايا:
" ليكن حمزہ كا كوئي نہيں ہے جو ان پر گريہ كرے" مدينہ كى عورتيں رسول خدا (ص) كے گھر آئيں اور مغرب سے لے كر رات تك نوحہ و عزادارى ميں مصروف رہيں _

شہيدوں كى ايك جھلك
صرف ايك سجدہ وہ بھى محراب عشق ميں خون بھرا سجدہ_
انصار ميں سے عمروبن ثابت نامى ايك شخص جن كى عرفيت" اصيرام" تھي_ ہجرت كے بعد جب انكے سامنے اسلام پيش كيا گيا_ انھوں نے اسے قبول كرنے سے انكار كرديا ليكن
جب رسول(ص) خدا احد كے لئے نكلے تو ان كے دل ميں نور ايمان جگمگا اُٹھا_ انھوں نے تلوار اُٹھائي اور نہايت سرعت كے ساتھ لشكر اسلام سے جاملے ، مردانہ وار جنگ كى اور زخموں سے چور ہوكر گر پڑے_ جب مسلمانوں نے اپنے مقتول سپاہيوں كو ميدان جنگ ميں ڈھونڈھنا شروع كيا تو اس وقت ان كو بھى ديكھا كہ ابھى زندہ ہيں، لوگوں نے ان سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دریافت کیا کہ " تم نے اپنے قبیلہ کی حمایت میں جنگ کی ہے یا تم مسلمان ہوگئے ہو؟ " انھوں نے جواب دیا کہ " میں مسلمان ہوگیا ہوں میں نے میدان جہاد میں قدم رکھ دیا ہے اور اب اپنے خون میں غلطاں ہوں_" ابھی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ شہید ہوگئے ، جب

ان کا واقعہ رسول(ص) خدا سے بیان کیا گیا تو آپ(ص) نے فرمایا " کہ وہ جنّتی ہے" ہاں قبل اس کے وہ نماز پڑھے اور خدا کے لئے سجدہ کرے، اس نے جنّت کی راہ لي، اس نے صرف ایك سجدہ کیا وہ بھی خون بھرا سجدہ محراب عشق میں_(16)

ایك عقلمند صاحب ثروت کی شہادت

"مخیرق "ایك یہودی دانش مند اور مال دار آدمی تھا خرمے کے درخت اور بہت زیادہ مال و متاع کا مالك تھا جب احد کا دن آیا تو اس نے یہودیوں سے مخاطب ہوکر کہا " خدا کی قسم تمہیں خوب معلوم ہے کہ محمد(ص) کی نصرت تم پر واجب ہے "_ یہودیوں نے عذر پیش کیا کہ آج ہفتے کا دن ہے(17)_اس نے کہا کہ " تمھارے نزدیك اب کوئي ہفتہ نہیں ہے"_ پھراس نے لباس جنگ زیب تن کیا اپنے جسم پر ہتھیار سجائے اور احد کی طرف روانہ ہونے کے لئے تیار ہوا نکلنے سے پہلے اس نے اپنے رشتہ داروں سے کہا " اگر میں آج قتل کردیا جاؤں تو میرے سارے مال کا اختیار محمد(ص) کو ہے، وہ جہاں چاہیں خرچ کریں"_ اس کے بعد وہ احد کی طرف چل پڑا اور مجاہدین راہ خدا سے جاملا ، جہاد کرتے ہوئے شہید ہوا _ رسول خدا (ص) نے ان کی وصیّت کے مطابق ان کے مال کو اپنی تحویل میں لے لیا اور ابن اسحاق کی تحریر کے مطابق مدینہ میں رسول(ص) خدا کے بہت سے اوقاف اور امور خیر انجام دینے والی چیزیں انہی کے مال سے تھیں_ (18)

بوڑھے عارف کی شہادت

"خیثمہ"بوڑھے مگر صاحب معرفت تھے ان کے بیٹے بدر کی لڑائي میں شہادت کے

درجے پر فائز ہوچکے تھے لشکر اسلام کی احد کی طرف روانگی سے قبل انھوں نے رسول خدا (ص) سے عرض کیا کہ " کل رات خواب میں، میں نے اپنے بیٹے کو دیکھاہے کہ بہشت کے باغوں میں چلا جارہا ہے، بہشت کے درختوں کے نیچے اس کی نہروں کے کنارے ٹہل رہا ہے، میرے بیٹے نے مجھ سے کہا کہ بابا جان ہمارے پاس آجایئےہ ہم نے خدا کے وعدے کو سچّاپایاہے اے اللہ کے رسول(ص) میں اس بات کا مشتاق ہوں کہ اپنے بیٹے کے پاس پہنچ جاؤں اے پیغمبر خدا (ص) میری داڑھی سفید اور میری ہڈیاں کمزور ہوچکی ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ(ص) میرے لئے دعا فرمائیں کہ خدا مجھے شہادت نصیب کرے" _ پیغمبراکرم(ص) نے فرمایا" خدایا اس شخص کی آرزو پوری فرما " اور وہ احد کی جنگ میں شہید ہوگیا_

حجلہ خون

25 سالہ جوان "حنظلہ "، جنگ احد کی آگ بھڑکانیوالوں میں سے ایك شخص ابوعامر فاسق کے بیٹے تھے، جس وقت رسول خدا (ص) کی طرف سے جہاد کے لئے عام تیاری کا اعلان ہوا، اس وقت جناب حنظلہ، عبداللہ بن اُبیّ کی لڑکی سے شادی کرنے کی تیاریاں کررہے تھے_ یہ دو لہا اوردلہن اپنے باپوں جو کافر اور منافق تھے، کے برخلاف اسلام اور پیغمبراسلام(ص) پر مکمل ایمان رکھتے تھے_ جس وقت محاذ جنگ پر جانے کی دعوت کی صدا جناب حنظلہ کے کانوں سے ٹکرائي تو پریشان ہوگئے کہ اب کیا کریں؟ ابھی تو شادی کے مراسم ادا ہوئے ہیں اب حجلہ عروسی میں جائیں یا محاذ جنگ پر؟ انھوں نے بہتر سمجھا کہ رسول خدا (ص) سے اجازت لے لیں تا کہ شب زفاف مدینہ میں رہیں اور دوسرے دن میدان جنگ میں حاضر ہوجائیں_

پیغمبراکرم(ص) نے اجازت دیدي، صبح سویرے غسل کرنے سے پہلے، اپنی دلہن سے محاذ جنگ پر جانے کے لئے الوداع کیا تودلہن کی آنکھیں آنسووں سے ڈبڈباگئیں اپنے شوہر سے چند منٹ ٹھہرنے کو کہا اور ہمسایوں میں سے چار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آدميوں كو بلايا تا كہ وہ لوگ اس كے اور اس كے شوہر كے درميان گواہ رہيں _
حنظلہ نے دوسرى بار خداحافظ كہا اور محاذ جنگ كى طرف روانہ ہوگئے _
دلہن نے ان گواہوں كى طرف رخ كيا اور كہا كہ رات ميں نے خواب ميں ديكھا كہ آسمان شگافتہ ہوا اور ميرے شوہر اس ميں داخل ہوئے اور اس كے بعد آسمان جُڑگيا _ ميرا خيال ہے كہ وہ شہادت كے درجہ پر فائزہونگے_
جب جناب حنظلہ لشكر اسلام سے جاملے تو انہوں نے ابوسفيان پر حملہ كيا ، ايك تلوار اس كے گھوڑے پر پڑى تو وہ گرپڑا ، ابوسفيان كى چيخ پكار پر چند مشركين مدد كو بڑھے اور اس طرح ابوسفيان نے جان بچائي _ دشمن كے ايك سپاہى نے جناب حنظلہ كو نيزہ مارا، نيزے كا شديد زخم لگنے كے باوجود حنظلہ نے نيزہ بردار پر حملہ كيا اور تلوار سے اس كو قتل كرڈالا_ نيزے كے زخم نے آخر كاراپنا كام كرڈالا اور جناب حنظلہ، حجلہ خون ميں عروس شہادت سے جاملے_
پيغمبراسلام (ص) نے فرمايا كہ " ميں نے ديكھا حنظلہ كو فرشتے غسل دے رہے تھے" اس وجہ سے ان كو "حنظلہ غَسيل الملائكہ "كہتے ہيں_(19)
دولہادلہن كا اخلاص اور ايمان واقعى بہت تعجب انگيز ہے اور محاذ جنگ پر لڑنے والے ہمارے پيكر ايثار مجاہدين،ان كے خاندان والوں اور ان كى بيويوں كے لئے الہام بخش اور مقاوت كا نمونہ ہے_(20)

مدينہ ميں منافقين كى ريشہ دوانياں

جنگ احد كے بعد عبداللہ بن ابى اور اس كے تمام منافق ساتھيوں نے طعن و تشنيع كا سلسلہ شروع كرديا اور مسلمانوں پر پڑنے والى عظيم مصيبت پر خوشحال تھے، يہودى بھى بد زبانى كرنے لگے اور كہنے لگے كہ " محمد(ص) سلطنت حاصل كرنا چاہتے ہيں ، آج تك كوئي پيغمبر(ص) اس طرح زخمى نہيں ہواوہ خود بھى زخمى ہوئے اور اصحاب بھى مقتول اور زخمى ہيں" _(21)
وہ رات بڑى حساس رات تھى ہر آن يہ خطرہ سروں پر منڈلا رہا تھا كہ كہيں منافقين اور يہود، مسلمانوں اور اسلام كے خلاف شورش برپا نہ كرديں اور اختلاف پيدا كر كے شہر كے سياسى اتحاد اور يك جہتى كو ختم نہ كرديں_

مدينہ سے 20 كيلوميٹر دور" حمراء الاسد" ميں جنگى مشق
8 شوال 3 ہجرى قمرى بمطابق 27 مارچ 625ئ (عيسوي) بروز اتوار ہر طرح كى داخلى و خارجى ممكنہ سازش كى روك تھام اور مكمل طور پر ہوشيار اور آمادہ رہنے كے لئے اوس و خزرج كے سر بر آوردہ افراد نے مسلح افراد كى ايك جماعت كے ساتھ مسجد اور خانہ پيغمبراكرم(ص) كے دروازے پر رات بھر پہرہ ديا_ اتوار كى صبح رسول خدا(ص) نے نماز صبح ادا كركے جناب بلال كو حكم ديا كہ لوگوں كو دشمن كے تعاقب كے لئے بلائيں اور اعلان كريں كہ ان لوگوں كے سوا كوئي ہمارے ساتھ نہ آئے جو كل جنگ ميں شركت كرچكے ہيں _
بہت سے مسلمان شديد زخمى تھے ليكن فوراً اٹھ كھڑے ہوئے اور جنگى لباس زيب تن كر كے ، اسلحہ سے آراستہ ہوكر تيار ہوگئے _ پيغمبراسلام (ص) نے پرچم حضرت على (ع) كے ہاتھ ميں ديا اور عبداللہ بن ام مكتوم كو مدينہ ميں اپنا جانشين معيّن فرمايا_ اس حيرت انگيز روانگى كى وجہ يہ تھى كہ رسول خدا(ص) كو يہ پتہ چل گيا تھا كہ قريش كے سپاہيوں نے مدينہ لوٹ كر (اسلام و

مسلمانوں كا) كام تمام كردينے كا ارادہ كرليا ہے_
رسول خدا (ص) حمراء الاسد پہنچے اور وہاں حكم ديا كہ سپاہى ميدان ميں بكھرجائيں اور رات كے وقت اس وسيع و عريض زمين پر آگ روشن كرديں، تا كہ دشمن كو يہ گمان ہو كہ ايك بہت بڑا لشكر ان كا پيچھا كر رہا ہے_ رسول خدا (ص) تين رات وہاں ٹھہرے رہے اورہر رات اس عمل كو دہرايا جاتا رہا _
اسى جگہ "معبد خزاعى "نے پيغمبراسلام (ص) كى خدمت ميں پہنچ كو خبر دى كہ قريش دوبارہ مدينہ پر حملہ كرنے كا قصد ركھتے ہيں _ پھر معبد نے ابوسفيان سے جا كر كہا كہ ميں نے لشكر بے كراں اور غيظ و غضب سے تمتماتے چہرے ديكھے ہيں _ ابوسفيان اس خبر سے وحشت زدہ ہوگيا اور مدينہ پر حملہ كرنے كے ارادے سے باز رہا _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس جنگی مشق نے مجاہدین اسلام اور اہل مدینہ کے حوصلوں کو بڑھایا، ان کے دل سے خوف کو دور کیا اور دشمن کے دل میں اور زیادہ خوف بٹھادیا_ اور جب تین دن کے بعد مسلمان مدینہ پلٹ کر آئے تو ان کی حالت ایسی تھی کہ گویا ایك بہت بڑی فتح حاصل کرکے لوٹے ہوں_(22)

ابوعَزَّہ شاعر کی گرفتاري

قریش کا بلبل زباں شاعر ابوعزّہ بدر کی لڑائي میں مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر ہو کر آیا تھا رسول خدا (ص) نے بغیر تاوان کے اس شرط پر آزاد کردیا کہ کسی کو مسلمانوں کے خلاف نہیں بھڑکائے گا_ لیکن اس نے عہد شکنی کی اور اشعار کے ذریعہ جنگ احد کے لئے مشرکین کو اسلام کے خلاف لڑنے کی دعوت دیتا رہا _ حمراء الاسد میں لشکر اسلام کے ہاتھوں دوبارہ گرفتار اور ایك مرتبہ پھر معافی کاخواستگار ہوا_ رسول خدا(ص) نے قبول نہیں فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ " مومن ایك سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈساجاتا" (23) اس کے بعد آپ(ص) نے اس کے قتل کا حکم دیدیا_ (24)

70

جنگ احد کے بارے میں جو آیات نازل ہوئیں وہ سورہ آل عمران کی 60 آیتیں (120 سے 179 تك) ہیں_ اس سال کے اہم واقعات میں سے پیغمبراسلام نے (ص) حفصہ بنت عمر کے ساتھ ماہ شعبان میں عقد اور زینب بنت خزیمہ کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا_(25)

71

سوالات

1_ قُزمان کو شہید کیوں نہیں ماناجاتا ؟

2_ دشمن نے نفسیاتی جنگ کیسے شروع کي؟

3_ مسلمانوں کی شکست کے بارے میں منافقین نے کس رد عمل کا اظہار کیا؟

4_ جنگ احد میں مسلمانوں کی شکست کے اسباب اختصار کے ساتھ بیان کیجئے_

5_ حمراء الاسد کی جنگی مشق کس لئے ہوئي؟

6_ شہداء احد کہاں دفن ہوئے؟ شہداء احد میں سے کچھ لوگوں کے نام بیان کیجئے _

72

حوالہ جات

1_سيرة حلبی ج 2، ص 244، مغازی واقدی ج 1،ص 274_
2_ الصحيح ج 4 ، ص 319_ ارشاد شيخ مفيد ص 43_ بحارالانوار ج 20، ص 90_
3_سيرة ابن ہشام ص 93_ مغازی واقدی ج 1، ص 224_ 223_
4_: بحار الانوار ج 20 ، ص 44_
5_بحار الانوار ج 20 ، ص 97، واقدی ج 1 ص 298 پر کہتا ہے کہ پيغمبراکرم(ص) نے سعد بن ابی وقاص کو بھيجا_
6_ وَلَقَد صَدَقَكُم الله وَعدَهُ اذ تَحُسُّونَہُم با ذنہ حَتيّ اذَا فَشلتُم وَ تَنَزَعتُم فی الامر وَ عَصَيتُم مّن بَعذ مَا ا َرَی كُم مَّا تُحبُّونَ(آل عمران _ 152)
7_ منكُم مَّن يُريدُ الدُّنيَا وَ منكُم مَّن يُريدُ الاخرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُم عَنہُم ليَبتَليَكُم(آل عمران _ 152)_
8_ وَمَا مُحَمَّدٌ الا رَسُولٌ قَد خَلَت من قَبلہ الرُّسُلُ اَفَا نْ مَّاتَ ا َو قُتلَ انقَلَبتُم عَلی ا َعقبَكم (آل عمران _144)_
9_ و انْ عاقَبْتُم فعاقبُوا بمثل ما عُوقبْتُم بہ و َ لَئن صَبَرتُم فہو خيرٌ للصابرين (نحل ، آيت 126)نيز رجوع كريں _ شرف النبی (ص) ص 347_
10_ مغازی واقدی ج 2 ، ص 267_ ابن ہشام ج 2، ص 97،95_
11_ مغازی واقدی ج 1، ص 267_ سيرت ابن ہشام ج 2،ص 97_
12_ مغازی واقدی ص 266،264_
13_ سيرة ابن ہشام ج 2،ص 99_ مغازی واقدی ج 1 ص 292_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

14_ مغازی واقدی ج 1 ص 291_ سیرة ابن ہشام ج 2،ص 98_

73

15_ مغازی واقدی ص 315_ 316_
16_ سیرة ابن ہشام ج 2 ص 90_
17_ یہودیوں کے مذہب میں ہفتہ تعطیل کا دن ہے _
18_ سیرة ابن ہشام ج 2، ص 88_ تاریخ طبری ج 2، ص 531_ مغازی واقدی ج 1 ،ص 262، 263_
19_ سیرة ابن ہشام ج 2، ص 74_ بحارالانوار ج 20 ص57_ مغازی واقدی ج 1 ، 273_
20_ اس شادی کے نیتجہ میں جناب عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ پیدا ہوئے جنھوننے 62ھ میں امام حسین(ع) کی شہادت کے بعد اہل مدینہ کی ایك جماعت کے ساتھ یزید بن معاویہ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تاریخ اسلام میں عوام کے اس انقلابی اقدام اور یزید بن معاویہ کے جرائم پر مبنی واقعہ کو واقعہ حرّہ کے نام یاد کیا جاتا ہے _
21_ مغازی واقدی ج 1 ، ص 317_
22_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 48، مغازی واقدی ج 1 ص 338، تاریخ طبری ج 2 ص 534_ تفسیر نورالثقلین ج 1 ص 410_ سیرة حلبی ج 2 ص 257، سیرة ابن ہشام ج 2 ص 101_ تفسیر نمونہ ج 2 ص 174،177_
23_لایلدغ المؤمن من حُجر: مَّرتین _
24_ سیرہ حلبی ج 2 ، ص 259_
25_ سیرة حلبی ج2، ص 258_

75

چوتھا سبق

سریہ ابوسلمہ بن عبدالاسد
سریہ عبداللہ بن انیس انصاري
رجیع کا واقعہ
بئر معونہ کا واقعہ
سریہ عمر ابن امیہ
غزوہ بنی نضیر
دہشت گرد سے انتقام
غزوہ بدر الموعد
4 ہجری کے دیگر اہم واقعات
سوالات
حوالہ جات

77

سریہ ابوسَلَمَہ بن عبدُالاسد

یکم محرم 4 ء ہجری قمری (1) بمطابق 16 جون 625ئ بروز جمعرات _
رسول خدا بخوبی جانتے تھے کہ احد کی شکست کے اثرات کو فداکاری اورزبردست و وسیع پیمانے پر جنگی اور سیاسی اقدامات کے ذریعہ زائل کرنا چاہیے_ دوسری طرف منافقین اور یہود، اسلام کے داخلی نظام کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے_ ہم عہد قبیلے بھی سست پڑگئے تھے ، اگر رسول خدا(ص) ایك جنگی اور سیاسی قابل قدر مشق یا حملہ نہ کرتے تو مدینہ کی مثال اس مجروح کی سی ہوتی جو حجاز کے بیابان میں پڑا ہو اور اپنا دفاع نہ کرسکتا ہو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اورباديہ نشين مردہ خواروں ، قريش و بنى كنانہ اور ان كے ہم عہد عرب ويہود كے كينہ توز بھيڑيوں كے لئے لذيذ لقمہ بن جاتا _
اسى دوران قبيلہ طَيّى كے ايك شخص نے پيغمبراسلام (ص) كو خبر دى كہ " بنى اسد" مدينہ پر حملہ كرنے اور مسلمانوں كے مال كو لوٹنے كے لئے بالكل تيار بيٹھے ہيں _ رسول خدا(ص) نے ابوسلمہ كو سردار لشكر بنايا اور پرچم ان كے ہاتھ ميں ديكر ايك سوپچاس مجاہدين كو ان كے ہمراہ كيا اور حكم ديا كہ راتوں كو خفيہ راستوں سے سفر كريں اور دن ميں پناہ گاہوں ميں سوجائيں_ اور دشمن كے سروں پر اچانك بجلى كى طرح گرپڑيں تا كہ دوسرے قبيلوں سے مدد لينے كى فرصت نہ ملے _ ابوسلمہ ،آنحضرت(ص) كے حكم كے مطابق روانہ ہوئے اور مدينہ سے 330 كيلومٹر كى دورى پر مقام "قَطَن" كے اطراف ميں جاپہنچے وہاں پتہ چلا كہ دشمن

ڈركے مارے بھاگ گئے ہيں ، ابوسلمہ نے اونٹوں اور بھيڑوں كے باقى ماندہ گلے كو جمع كيا اور بہت زيادہ مال غنيمت ليكر مدينہ پلٹ آئے _ احد كے بعد اس كاميابى نے يہوديوں اور منافقين پر مسلمانوں اور اسلام كے طاقتور ہونے كا مثبت اثر ڈالا اور اسلامى لشكر ،دشمن پرمُنہ توڑ حملہ كرنے والے اور ہم پيمان قبيلے كے لئے دفاعى تكيہ گاہ كے عنوان سے دوبارہ نماياں ہوا _ (2)

سريہ عبداللہ بن انيس انصاري

تاريخ 5محرم 4 ہجرى قمرى بمطابق 20جون 625-ئ بروز سوموار _

رسول خدا (ص) كو خبر ملى كہ " سفيان بن خالد" نے مقام " عُرنہ" ميں جانبازان اسلام سے لڑنے كے ليئے لشكر آمادہ كر ركھا ہے _ رسول اللہ (ص) نے اس جنگى سازش كو ناكام بنانے كے لئے عبداللہ بن انيس كو حكم ديا كہ" عُرنہ "جائيں اور اس كو قتل كرديں_
عبداللہ كہتے ہيں كہ اس ذمّہ دارى كے بعد ميں نے تلوار سنبھالى اور چل پڑا يہاں تك كہ عصر كے وقت ميں اس كے قريب پہنچ گيا _ جب اس كے قريب گيا تو اس نے پوچھا كہ تم كون ہو؟ ميں نے كہا كہ " قبيلہ خزاعہ كا ايك آدمى ہوں، ميں نے سنا ہے تم مسلمانوں سے جنگ كے لئے لشكر جمع كر رہے ہو، ميں آيا ہوں كہ تمہارے ساتھ مل جاؤں" _ " عبداللہ كہتے ہيں كہ اسى طرح ہم ساتھ چلتے رہے يہاں تك كہ جب وہ بالكل تنہا ہوگيا اور ميں نے مكمل طور پر دسترس حاصل كرلى تو تلوار سے حملہ كر كے اس كو قتل كرديا جب رسول خدا(ص) كے پاس پہنچا تو آپ(ص) نے فرمايا " ہميشہ سرخ رو اور سربلند رہو_ (3)

رَجيع كا واقعہ

ماہ صفر 4 ہجرى قمري(4) تقريباً جولائي 5 62ئ كے آخر ميں پيغمبر اكرم (ص) دشمنوں كى سازشوں كو ناكام بنانے اور امن و امان قائم ركھنے كى غرض سے جنگى دستوں كو بھيجنے كے ساتھ ساتھ مناسب مواقع پر ثقافتى اور تبليغاتى دستے غير جانبدار قبائل كى طرف بھيجتے رہے تا كہ اسلام كے معارف كى نشر و اشاعت ہوسكے اور كبھى خود قبائل كى درخواست پر بھى مبلغين بھيجے جاتے تھے_
كچھ قبيلے اس سے غلط فائدہ اٹھا تے اور مبلغ و معلم كو بلانے كے بعد بڑى بے دردى سے قتل كرديتے تھے_
رجيع كا واقعہ احد كے بعد اس طرح پيش آيا كہ قبيلہ" عَضَل" اور " قارہ " كا ايك وفد رسول خدا(ص) كے پاس پہنچا اور كہا كہ ہمارے قبيلے كے كچھ لوگ مسلمان ہوگئے ہيں اپنے اصحاب كى ايك جماعت ہمارے يہاں بھيج ديں تا كہ ہميں قرآن اور احكام اسلام سكھائيں_
رسول خدا (ص) نے فريضہ الہى كے بموجب چھ افراد كو ان كے ساتھ بھيجا اور "مَرثَدبن اَبى مَرثَد غَنَوي "كو اس جماعت كا قائد معيّن فرمايا _ مبلغين اسلام اس حال ميں احكام الہى پہنچانے كے لئے ان قبيلوں كى طرف روانہ ہوئے كہ ايك ہاتھ ميں اسلحہ ، دوسرے ميں قرآن كے نوشتے اور سينہ ميں علوم الہى اور عشق خدا تھا _ مكّہ سے 70 كيلوميٹر شمال كى جانب جب چشمہ رجيع كے مقام پر پہنچے تو دونوں قبيلوں نے عہدشكنى كى اور قبيلہ ہُذَيل كى مدد سے ان پر حملہ كرديا _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معلمین قرآن نے اپنا دفاع کیا ، حملہ آوروں نے کہا کہ " ہم تمہیں قتل نہیں کریں گے

بلکہ تمہیں قریش کے ہاتھ زندہ بیچ دیں گے اور اس کے بدلہ میں کچھ چیزیں حاصل کرینگے" تین مبلغین نے کسی بھی طرح خود کو حوالے نہیں ہونے دیا اورنہایت بہادری سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوگئے _ دوسرے تین افراد "زَید ، خُبَیب اور عبداللہ" نے خود کو ان کے حوالے کردیا _ حملہ آور تینوں کو مکہ کی طرف لے گئے تا کہ ان کو قریش کے ہاتھوں فروخت کریں _ ابھی راستہ ہی میں تھے کہ عبداللہ نے تلوار پر قبضہ کر کے جنگ کی یہاں تك کہ شہید ہوگئے _ ان لوگوں نے دوسرے دو اسیروں کو مکّہ کے بڑے لوگوں کے ہاتھوں فروخت کردیا_ زید کو صفوان بن اُمیّہ نے پچاس50 اونٹوں کے بدلے خریدا تا کہ اس کو اپنے باپ امیّہ بن خَلَف کے خون کے انتقام میں قتل کرے اور خُبَیب کو عُقبَہ بن حارث نے اسّي80 مثقال سونے کے عوض خریدا تا کہ انہیں اپنے باپ کے انتقام میں دار پر چڑھا دے جو بدر میں مارا گیا تھا _

زید کی زندگی کے آخری لمحہ میں ، ابوسفیان آگے بڑھا اور کہاکہ "کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہاری جگہ محمد(ص) قتل ہوجائیں؟ زید نے کہا " خدا کی قسم مجھے یہ پسند نہیںہے کہ محمد(ص) کے پیر میں کانٹا چبھے یا کوئي آزار پہنچے اور میں صحیح و سالم رہوں " _

ابوسفیان نے کہا " میں نے ابھی تك محمد(ص) جیسا کسی کو نہیں دیکھا جو اپنے اصحاب میں اس طرح کی محبوبیت رکھتا ہو" _

خُبَیب نے بھی چند دنوں تك زندان میں رہ کر شہادت پائي _ شہادت کے وقت ا نہوں نے اجازت مانگی تا کہ دو رکعت نماز ادا کریں اس کے بعد فرمایا کہ " خدا کی قسم اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ تم گمان کروگے کہ میں موت سے ڈرگیا ہوں تو میں اور زیادہ نمازیں پڑھتا" پھر آسمان کی جانب رخ کر کے دعا کی _ تختہ دار پر لٹکانے کے بعد کافروں نے

پیش کش کی کہ اسلام کو چھوڑ دیں ، انہوں نے جواب میں خدا کی واحدانیت کی گواہی دی اور کہا کہ " خدا کی قسم روئے زمین کی ساری چیزیں مجھے دے کر اگر یہ کہا جائے کہ اسلام چھوڑ دوں تب بھی میں اسلام نہیں چھوڑوں گا_"

اس مجاہد اور شہید کا پاکیزہ جسم ایك مدّت تك تختہ دار پر لٹکا رہا ، آخر کا خفیہ طور پر کسی نے اُتارا اور دفن کردیا_(5)

بئْر مَعُونہ کا واقعہ

ماہ صفر 4 ہجری قمری بمطابق جولائي 625ئ مدینہ میں کچھ نوجوان رسول خدا(ص) سے قرآنی و اسلامی علوم کا درس لیتے اور مسجد میں دینی بحث و مباحثہ میں شریك ہوتے تھے_ قرآن مجید سے ان کی واقفیت اتنی تھی کہ وہ مبلّغ اسلام ہوسکتے تھے_

ایك دن قبیلہ بنی عامر کا "اَبُو بَرا "نامی شخص رسول خدا (ص) کی خدمت میں آیا اور کہا کہ " اگر آپ(ص) اپنے اصحاب میں سے کچھ افراد نَجد کی سرزمین پر بھیج دیں تو مُجھے اُمید ہے کہ وہ لوگ آپ کی دعوت قبول کریں گے"

آنحضرت(ص) نے فرمایا " میں نجدوالوں سے اپنے اصحاب کے بارے میں ڈرتا ہوں"_ اَبو برا نے کہا کہ میں ان کی حفاظت کی ذمّہ داری لیتا ہوں وہ لوگ میری پناہ میں رہیں گے" رسول خدا(ص) نے اسلام سے آشنائي رکھنے والے چالیس (6) معلمین قرآن کو" مُنذر بن عَمرو" کی سربراہی میں ایك رہنما کے ساتھ سرزمین نجد کی طرف روانہ کیا تا کہ وہاں اسلامی حقائق کی تبلیغ کریں_

جب یہ لوگ "بئر مَعُونہ "کے مقام پہنچے تو اس جماعت کے ایك شخص نے رسول خدا (ص) کا خط قبیلہ بَنی عامر کے سردار کے سامنے پیش کیا _ سردار قبیلہ نے رسول خدا (ص) کا خط پڑھے بغیر

نامہ بر کو قتل کردیا اور بَنی عامر سے نامہ بر کے ساتھ آنے والوں کو قتل کرنے کے سلسلہ میں مدد مانگی انہوں نے کہا کہ " ہم اَبُوبَرا کی امان کو نہیں توڑیں گے"_ اس نے فوراً قبائل بَنی سُلَیم سے اس سلسلہ میں نُصرت چاہی تو وہ سب کے سب مبلغین اسلام پر ٹوٹ پڑے _ چالیس 40 مبلغین نے مردانہ وار مقابلہ کیا یہاں تك کہ شہید ہوگئے، صرف عَمرو بن اُمیّہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جو صرف زخمی ہوئے تھے اس حادثہ کے بعد مدینہ پہنچنے میں کامیاب ہوئے_
انہوں نے راستہ میں قبیلہ بنی عامر کے دو 2 افراد کو دیکھا اور اپنے شہید دوستوں کے انتقام میں ان دونوں کو قتل کردیا_
جب مدینہ پہنچے اور مبلغین کی شہادت کے واقعہ کو رسول خدا (ص) کی خدمت میں نقل کیا تو آپ(ص) بہت غمگین ہوئے اور اُن مجرمین پر نفرین کي_(7)

سریہ عَمروبن اُمیَّہ
حادثہ رَجیع کے بعد رسول خدا(ص) نے اس درد انگیز حادثہ میں شہید ہونے والے شہیدوں کے خون کا انتقام لینے اور جرائم کا ارتکاب کرنے والے اصلی مجرموں کو کیفر کردار تك پہنچانے کے لئے عَمُروبن اُمَیَّہ ضَمري کو ایك آدمی کے ساتھ مامور کیا کہ مکّہ جاکر ابوسفیان کو قتل کردیں، وہ لوگ مکّہ پہنچے اور رات کے وقت شہر میں داخل ہوئے لیکن مکّہ والوں میں سے ایك شخص نے انہیں پہچان لیا، مجبوراً ان لوگوں نے شہر سے باہر نکل کر ایك غار میں پناہ لی اور واپسی پر قریش کے تین نمك خوار اور ایك جاسوس کو گرفتار کیا اور انہیں مدینہ لے آئے_(8)

غَزوَہ بَني نُضَیر

تاریخ : ربیع الاول 4 ہجری قمري
مدینہ واپسی کے وقت واقعہ بئر معونہ میں تنہا بچ جانے والے شخص عَمروبن اُمَیَّہ کے ہاتھوں بَنی عامر کے دو آدمیوں کے قتل نے ایك نئي مشکل پیدا کردی کیونکہ اس نے غلطی سے بے قصور افراد کو قتل کردیا تھا اور جو عہد و پیمان بَنی عامر نے رسول خدا(ص) سے کیا تھا اس کے مطابق مسلمانوں کو ان مقتولین کا خون بہا ادا کرنا چاہیئےھا _ دوسری طرف بَنی نَضیر کے یہودی مسلمانوں کے ہم پیمان ہونے کے ساتھ ساتھ بنی عامر سے بھی معاہدہ رکھتے تھے_ لہذا اپنے پیمان کے مطابق ان لوگوں کو بھی خوں بہا ادا کرنے میں مسلمانوں کی مدد کرنی چاہیئےھي_
چند دن پہلے پیش آنے والے بئر مَعُونہ اور رَجیع کے منحوس حادثات کے بعد یہودی ، منافقین کے ساتھ مل کر مسلمانوں کا مذاق اڑاتے اور کہتے " جو پیغمبر(ص) ، خدا کا بھیجا ہوا ہوتا ہے وہ شکست نہیں کھاتا" _ یہ لوگ ہر آن شورش برپا کرنے کے موقع کی تلاش میں رہتے_
اب وہ وقت آگیا تھا کہ خداوند عالم مسلمانوں کو بنی نضیر کے یہودیوں کی بدنیتی سے آگاہ کرے، بَنی نَضیر سے عہد و پیمان کے مطابق مقتولین کی دیّت ادا کرنے میں مدد طلب کرنے کے لئے رسول خدا (ص) چند اصحاب کے ساتھ بنی نَضیر کے قلعہ میں داخل ہوئے_ انہوں نے ظاہراً تو رسول خدا (ص) کی پیش کش کا استقبال کیا لیکن خفیہ طور پر ایك دوسرے سے مشورہ کیا اور طے کیا کہ مناسب موقع ہاتھ آیا ہے اس سے فائدہ اٹھائیں اور پیغمبر(ص) کی شمع حیات گُل کردیں_ آنحضرت(ص) ایك گھر کی دیوار کے پاس بیٹھے ہوئے تھے_ ان لوگوں نے " عمرو" نامی

ایك شخص کو بھیجا کہ چھت سے ایك پتّھر آپ(ص) کے سراقدس پر گرادے _فرشتہ وحی نے رسول خدا (ص) کو آگاہ کردیا_ آپ(ص) اسی حالت میں جس حالت میں ان کی مشکوك نقل و حرکت کا نظارہ فرمارہے تھے ، اطمینان سے اُٹھے اور اکیلے ہی مدینہ کی طرف چل دیئےحضرت(ص) کے اصحاب آپ(ص) کی تاخیر سے پریشان ہوئے تو مدینہ لوٹ آئے_رسول(ص) خدا نے محمد بن مَسلَمہ کو بنی نَضیر کے پاس بھیجا اور کہلوایا کہ مدینہ کو دس 10 دن کے اندر چھوڑدیں جب بَنی نَضیر کے سربرآوردہ افراد نے پیغام سُنا تو ان کے درمیان ایك ہنگامہ برپا ہوگیا ، ہر آدمی اپنا نظریہ پیش کرنے لگا وہ لوگ مدینہ سے نکلنے کی سوچ ہی رہے تھے کہ عبداللہ ابن اُبی نے پیغام بھیجا کہ تم لوگ یہیں ٹھہرو اور اپنا دفاع کرو میں دو ہزار افراد کو تمہاری مدد کے لئے بھیجوں گا اور بنی قُریظَہ کے یہودی بھی ہمارے ساتھ تعاون کریں گے_
منافقین کے لیڈر کے پیغام نے یہودیوں کو ہٹ دھرمی پر ڈٹے رہنے اور دفاع کے ارادے کو مضبوط اور حوصلہ افزا بنادیا لہذا قبیلہ بنی نضیر کے سردار " حُیَیَّ بن اَخطَب" نے رسول خدا (ص) کے پاس پیغام بھیجا کہ " ہم جانے والے نہیں ہیں آپ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کو جو کرنا ہو کر لیجئے" رسول خدا(ص) نے کسی قسم کی امداد پہنچنے سے پہلے ہی بنی نضیر کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا چھ6 دن کے محاصرہ میں یہودیوں کا قلعے سے باہر ہر طرح کا رابطہ منقطع ہوگیا_ آخر کاران لوگوں نے منافقین اور بنی قُریظَہ کی کمك سے مایوس ہوکر مجبوراً خود کو لشکر اسلام کے حوالہ کردیا_ رسول خدا(ص) نے انہیں اجازت دی کہ اسلحہ کے علاوہ اپنے منقولہ اموال میں سے جتنا چاہیں ساتھ لے جائیں_

حریص یہودیوں نے جتنا ممکن تھا اونٹوں پر بار کیا یہاں تك کہ گھر کے دروازوں کو چوکھٹ سمیت اُکھاڑ کر اونٹوں پر لادلیا_ ان میں سے کچھ لوگ خیبر کی طرف اور کچھ شام کی

85

طرف روانہ ہوئے جبکہ دو افراد مُسلمان ہوگئے_ یہودیوں کے غیر منقول اموال اور قابل کاشت زمینیں پیغمبراکرم(ص) کے ہاتھ آئیں (1)تو آپ(ص) نے انصار کو بلایا ان کی سچّی خدمتوں ، ایثار اور قربانیوں کو سراہا اور فرمایا کہ " مہاجرین تمہارے گھروں میں تمہارے مہمان ہیں ان کی رہائشے کا بار تم اپنے کاندھوں پر اٹھائے ہوے ہو _ اگر تم راضی ہو تو بنی نضیر کے مال غنیمت کو میں مہاجرین کے درمیان تقسیم کردوں تا کہ وہ لوگ تمہارے گھر خالی کردیں؟ سَعدبن معاذ اور سعدبن عُبَادَة قبیلہ اَوس و خَزرَج کے دونوں سرداروں نے جواب دیا _ "اے رسول خدا(ص) مال غنیمت ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان بانٹ دیجئے اور وہ بدستور ہمارے گھرونمیں مہمان رہیں"_رسول خدا (ص) نے بنی نضیر کے تمام اموال اور قابل کاشت زمینوں کو مہاجرین کے درمیان تقسیم کردیا اور انصار میں سے صرف دو افراد یعنی سَہل بن حُنَیف اور ابو دُجَانہ کو جو کہ بہت زیادہ تہی دست تھے ، کچھ حصّہ عنایت فرمایا_

سورہ حشر بَنی نَضیر کے یہودیوں کی پیمان شکنی کے بارے میں نازل ہوا _(10)

دہشت گرد سے انتقام

بَنی نضیر کے واقعہ کے بعد یہودی سے مسلمان ہونے والے یَامین بن عُمَیر سے ایك دن رسول خدا (ص) نے فرمایا کہ تم نے نہیں دیکھا تمہارا چچا زاد بھائي میرے بارے میں کیا ارادہ رکھتا تھا وہ چاہتا تھا میرا خاتمہ کردے؟ یامین نے ایك شخص کو دس 10 دینار دیئے اور اس سے کہا کہ عمروبن جحاش (وہی یہودی جس نے رسول خدا(ص) کے سر پر پتّھر گرانے کا ارادہ کیا تھا) کو قتل کردے ،وہ شخص گیا اور اُس ذلیل یہودی کو اس کے انجام تك پہنچا دیا_ (11)

86

غزوہ بدر الموعد

تاریخ یکم ذی القعدہ 4 ھ ق(12) بمطابق 21 اپریل 626 ء

جنگ احد ختم ہو جانے کے بعد ابوسفیان نے کامیابی سے سرمست ہوکر مسلمانوں کو دھمکایا کہ آئندہ سال بدر میں ان سے مقابلہ کرے گا_ ایك سال گزر چکا تھا اور مسلمان مختلف جنگوں میں کچھ نئي کامیابیاں حاصل کرچکے تھے ، ابوسفیان ڈر رہا تھا کہ مبادا کہیں جنگ نہ چھڑ جائے اور شکست سے دوچار ہونا پڑے لہذا بدر نہ جانے کے لیے بہانے ڈھونڈ رہا تھا اور چاہتا تھا کہ کسی طرح مسلمانوں کو بھی منحرف کردے_ ابوسفیان نے اس ہدف تك پہنچنے کے لئے ایك سیاسی چال چلی اور نعیم نامی ایك شخص کو مامور کیا کہ مدینہ جائے اور افواہیں پھیلائے تا کہ لشکر اسلام کے حوصلے پست ہوجائیں _ ابوسفیان کے کارندے نے مدینہ پہنچنے کے بعد نفسیاتی جنگ کا آغاز کردیا اور موقع کی تلاش میں رہنے والے منافقین نے اس کی افواہوں کو پھیلانے میں مدد کی اور لشکر ابوسفیان کے عظیم حملے کی جھوٹی خبر نہایت آب و تاب کے ساتھ لوگوں کے سامنے بار بار بیان کرنے لگے_ لیکن اس نفسیاتی جنگ نے رسول خدا(ص) اور ان کے باوفا اصحاب کے دل پر ذرہ برابر بھی اثر نہیں ڈالا_ رسول خدا(ص) نے اس جماعت کے مقابل جو ذرا ہچکچاہٹ کا اظہار کر رہی تھی فرمایا : اگر کوئي میرے ساتھ نہیں جائے گا تو میں تنہاجاؤں گا"_ پھر رسول خدا(ص) نے پرچم اسلام حضرت علی (ع) کے سپرد کیا اور پندرہ سو افراد کے ساتھ مدینہ سے 160 کیلومٹر ، بدر کی طرف روانہ ہوگئے_ اس حالت میں کہ آپ کے ساتھ صرف دس گھوڑے تھے_

اپنی سازش کی ناکامی اور مسلمانوں کی آمادگی کی خبر سُنکر ابوسفیان بھی دو ہزار افراد کے ساتھ بدر کی طرف روانہ ہوالیکن مقام " عُسفَان" میں خشك سالی اور قحط کو بہانہ بنا کر خوف و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

87

وحشت کے ساتھ مکّہ لوٹ گیا_

بدر میں ابوسفیان کے انتظار میں مصروف مسلمانوں نے مقام بدر میں لگنے والے سالانہ بازار میں اپنا تجارتی سامان فروخت کیا اور ہر دینار پر ایك دینار منافع کماکر سولہ 16 دن کے بعد مدینہ پلٹ آئے_

اس طرح سے کفار قریش کے دل میں خوف و وحشت کی لہر دوڑ گئي اور احد کی شکست کے آثار محو ہوگئے_اس لئے کہ قریش کو یہ بات اچّھی طرح معلوم ہوچکی تھی کہ اسلام کا لشکر اب شکست کھانے والا نہیں ہے_ (13)

4 ہجری میں رونما ہونے والے دیگر اہم واقعا ت _

1: امام حسین (ع) کی ولادت با سعادت 3 شعبان _(14)

2: حضرت علی (ع) کی والدہ گرامی جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کی وفات، کہ در حقیقت جن کے مادری حق کا بار رسول خدا(ص) پر تھا_

3: پیغمبر اکرم (ص) کی ایك بیوی زَینَب بنت خُزَیمَة کا انتقال_

4:رسول خدا(ص) کا جناب اُم سَلَمہ ،" ہند بنت ابی امیّہ" سے نکاح کرنا ، جو رسول خدا (ص) کی بیویوں میں ایك پارسا اور عقل و دانش سے مالا مال بیوی تھیں ، شیعہ اور سنی دونوں نے ان سے بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں_

88

سوالات

1_ سریہ ابو سَلَمة کا کیا نتیجہ رہا؟

2_ واقعہ رجیع کیوں کر واقع ہوا اور کتنے لوگ شہید ہوئے؟

3_ رسول خدا(ص) نے عمربن امیّہ کو مکّہ کیوں بھیجا؟

4_ سریہ عبدُ الله بن اُنَیس کا کیا نتیجہ رہا؟

5_ بنی نضیر کے یہودیوں نے رسول خدا(ص) کے قتل کا ارادہ کیوں کیا؟

6_ غزوہ " بدر الموعد" میں لشکر اسلام کا مقابلہ کرنے سے ابوسفیان کیوں ڈرگیا؟

89

حوالہ جات

1_ بعض لوگوں کی تحریر کے مطابق 15 محرم، طبقات ابن سعد ج 2، ص 340_ واقدی کی تحریر کے مطابق یکم محرم مغازی ج 1 ، 2 240_
2_طبقات ابن سعد ج2 ص 340_مغازی واقدی ج1 ص 340_
3_طبقات ابن سعد ج 2 ص 51_امتاع الاسماع ص 254_
4_ ابن ہشام نے سریہ رجیع کا تذکرہ جنگ احد کے بعد ہجرت کے تیسرے سال کے واقعات میں کیا ہے ر_ك "ج 3 ص 178"_
5_ تاریخ طبری ج 2 ص 530 سے 542 تك سیرة ابن ہشام ج 3 ص 7_1_
6_ بقول ابو سعید 70 افراد_
7_ مغازی واقدی ج 1 ص 346_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 53/51_ سیرة ابن ہشام ج 3 ص 193_
8_ تاریخ طبری ج 2 ص 542_مواہب اللدنّیہ میں اس سر یہ کو 6 ھ میں ، صلح حدیبیہ سے پہلے ذکر کیا گیاہے _ ج 1 ص 125_
9_ مخالف اسلام اور مفسد قبیلہ " بنی نضیر "کے یہودیوں کے اخراج کے بعد صرف بنی قریظہ کے یہودی مدینہ میں رہ گئے ،بنی نضیر کے باقی اموال و املاك کی تقسیم کے بعد مہاجر مسلمانوں سے اقتصادی پریشانی ایك حد تك دور ہوئي_
10_ مغازی واقدی ج 1 _ ص 363/ 380 ، سیرة ابن ہشام ج 3 ص 196، طبقات ابن سعد ج 2 ص 57، تاریخ طبری ج 2 ص 555/551، تاریخ دمشق ج 1 ، ص 41_
11_ سیرة ابن ہشام ج 3 ص 203_
12_ اس غزوہ کی تاریخ ابن ہشام شعبان 4 ھ اور واقعدی ذی قعدہ 4 ھ سمجھتے ہیں سیرة ابن ہشام ج 3 ص 220_ مغازی واقدی ج

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1، ص 384 ملاحظہ ہو_
13_ مغازی واقدی ج 1، ص 384سے 389تك _ سيرة ابن ہشام ج 3 ص 220_
14_ مروج الذّہب ج 2 ، ص 289_

پانچواں سبق

غزوہ ذات الرقاع
غزوہ دومۃُ الجندَل
غزوہ خندق (احزاب)
لشكر احزاب كى مدينہ كى طرف روانگي
لشكر كى روانگى سے متعلق رسول خدا (ص) كا آگاہ ہونا
بجلى كى چمك ميں آنحضرت(ص) نے كيا ديكھا؟
مدينہ لشكر كفار كے محاصرے ميں
بنى قريظہ كى عہد شكني
خطرناك صورتحال
ايمان و كفر كا آمنا سامنا
سوالات

غَزوہ ذاتُ الرّقاع

تاريخ : دسويں محرم 5 ہجرى قمرى (1) بمطابق 13 جون 626 ء بروز بدھ
غزوہ بنى نضير كے بعد رسول خدا(ص) كو خبر ملى كہ قبيلہ غَطَفَان يعنى بنى ثعلبہ اور بنى مُحارب نے مسلمانوں سے جنگ كے لئے كچھ لشكر جمع كر ركھا ہے_ رسول خدا(ص) نے اس سازش كو ناكام بنانے كے لئے مدينہ ميں جناب ابوذر كو اپنا جانشين بناياواور خود چار سو افراد كا لشكر لے كر نجد كى طرف روانہ ہوئے،آپ(ص) دشمن كے عظيم لشكر كے روبرو ہوئے مگر دشمن كو خوف و دہشت نے گھير ليا اور كسى طرح كے ٹكراؤ سے پہلے ہى دشمن متفرق ہوگيا_
اس سفر ميں دشمن كے حملے كے پيش نظر ، خطرناك ماحول ميں رسول(ص) خدا نے لشكراسلام كے ساتھ نماز خوف ادا كى پيغمبراكرم(ص) كے سفر كى كلُ مدّت 15 روز تھي_(2)

غزوہ دُومَۃُ الجَندَل
روانگى بروز اتوار 25 ربيع الاول 5 ھ ق، مطابق 26 اگست 626ء
مدينہ واپسى 20 ربيع الثانى ، بمطابق 20 ستمبر 626 ئ بروز جمعرات
مخبروں نے رسول خدا (ص) كو خبر دى كہ دُومَۃُ الجندل ميں بہت سے لوگ جمع ہوگئے ہيں اور مسافروں كا راستہ روكنے كے علاوہ ان پر ظلم و ستم بھى ڈھار ہے ہيں ان كا ارادہ ہے كہ مدينہ پر حملہ كريں_ رسول خدا(ص) نے سبَاعَ بن عرفُطَہ غفاري كو مدينہ ميں اپنا جانشين معيّن

فرمايا اور ہزار آدميوں كے لشكر كے ساتھ دُومَۃُ الجندل كى طرف روانہ ہوگئے_
آنحضرت (ص) كے سپاہى راتوں كو راستہ طے كرتے اور دن كو درّوں ميں چُھپ كر آرام كرتے تھے_ دشمن كو لشكر

اسلام کی روانگی کا پتہ چلا تو ان پر ایسار عب طاری ہواجوپہلے کبھی نہیں ہوا تھا اور فوراً ہی اس علاقے سے فرار ہوگئے _
رسول خدا (ص) چند دن علاقے میں قیام پذیر رہے اور مختلف دستوں کو اطراف و جوانب میں بھیجا تا کہ معلومات اکٹھی کرنے کے لے ساتھ ساتھ دشمنوں کی ممکنہ سازشوں کو ناکام بنائیں_ آپ(ص) 25 روز کے بعد مدینہ پلٹ آئے_ لوٹتے وقت فراز نامی شخص سے ، جس کا قبیلہ قحط سے متاثر ہوا تھا ، معاہدہ کیا اور اسے اجازت دی کہ مدینہ کے اطراف کی چراگاہوں سے استفادہ کرئے(3)_
اس غزوہ کی اہمیت کی وجہ یہ ہے کہ مدینہ سے دور دراز کے علاقوں تك جادہ پیمائي اور خشك و ہولناك صحراؤں سے عبور کرنے میں مسلمانوں کی طاقت کا مظاہرہ ہوا اور دوسری طرف اسلام مشرقی روم کی سرحدوں تك نفوذ کرگیا اور یہ فوجی تحریك رومیوں کی تحقیر کا موجب بنی _ مسعودی کی تحریر کے مطابق ، تاریخ اسلام میں روم جیسی بڑی طاقت کی گماشتہ حکومت کے ساتھ فوجی مقابلہ کرنے کے لئے یہ پہلا قدم تھا _(4)

غزوہ خَندَق (اَحزاَب)
تقریباً 23 شوال 5 ھ ق (5) بمطابق 19 مارچ 626ئ

غزوہ خندق کے اسباب
بنی نضیر کے یہودی جنہوںنے بغض و کینہ اور انتقامی جذبات کے ساتھ مدینہ چھوڑا تھا

خاموشی سے نہیں بیٹھے جب یہ لوگ خیبر پہنچے تو ان کے سردار حُيَّ بن اَخطَب اور کنَانَۃبن اَبی الحُقیق ، ابُو عامر فاسق اور ایك جماعت کے ساتھ مکہ روانہ ہوئے قریش اور ان کے تابعین کو رسول خدا(ص) سے جنگ کی دعوت دی ،انہوں نے قریش سے کہا کہ " محمد(ص) کی طرف سے بہت بڑا خطرہ ہمارئے انتظار میں ہے اگر فوراً پسپا کردینے والا لشکر تیار نہ کیا گیا تو محمد(ص) ہرجگہ اور ہر شخص پر غالب آجائیں گے"_
ایك طرف بدر مَوعد میں قریش کی شکست و سرنگونی ، جنگ کی دھمکی دینے کے باوجود لشکر اسلام کے خوف سے حاضر نہ ہونا اور لشکر اسلام کی پے درپے کامیابی نے قریش کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کیا کہ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئي جنگی طاقت کے پیش نظر اسلامی تحریك کو کچلنے کے لیے کوئي بنیادی اقدام کرنا چاہیے _ اسی وجہ سے قریش خود اس فکر میں تھے کہ ایك عظیم لشکر تیار کریں اور اب بہترین موقع آن پہنچا تھا_ اس لئے کہ یہودیوں نے اعلان کیا کہ ہم تمہارے ساتھ رہیں گے یہاں تك کہ محمد(ص) کو جڑسے اکھاڑ کرپھینك دیں لہذا وہ قریش کے سرداروں کے ساتھ کعبہ میں گئے اور وہاں انہوں نے قسم کھائي کہ ایك دوسرے کو بے سہارا نہیں چھوڑیں گے اور پیغمبر(ص) سے مقابلے کے لئے آخری فرد تك ایك دل اور ایك زبان ہوکر ڈٹے رہیں گے_ (6) قریش نے یہودیوں کے سربرآوردہ افراد سے پوچھا کہ تم قدیم کتاب کے جاننے والے اور عالم دین ہو تم فیصلہ کرو کہ ہمارا دین بہتر ہے یا محمد(ص) کا؟ یہودیوں کے چالاك و دھوکہ باز سرداروں نے جواب دیا کہ " تمہارا دین بہتر ہے اور تم حق پر ہو"_
یہ یہودی توحید پر ایمان کے باوجود ایسی بات کہہ کر سخت گناہ کے مرتکب ہوئے اور انہوں نے اپنی سیاہ تاریخ میں ننگ و عار والے ایك بڑے دھبے کا اضافہ کیا_ ایك یہودی

مصنف ڈاکٹر اسرائیل اپنی کتاب " تاریخ یہودیان عربستان" میں لکھتاہے کہ " ہرگز یہ بات مناسب نہیں تھی کہ یہودی ایسی خطا کے مرتکب ہوتے اگرچہ قریش ان کی خواہش کو رد کردیتے ، اس کے علاوہ ہرگز یہ بات صحیح نہیں تھی کہ ملّت یہود، بُت پرستوں کے پاس پناہ لیتی اس لئے کہ یہ روش تورات کی تعلیمات کے مطابق نہیں ہے_(7)
قرآن اس اتحاد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ " کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا کہ جن کو کتاب سے کچھ حصّہ دیا گیا ہے وہ کس طرح بتوں اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں اور کافرین و مشرکین سے کہتے ہیں کہ تمہارا راستہ مومنین کی بہ نسبت حقیقت سے زیادہ نزدیك ہے"(8)_
جب مشرکین نے یہودی سرداروں سے مدد کا وعدہ اور روانگی کی تاریخ معیّن کی تو یہودیوں نے بھی ان سے وعدہ کیا کہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بنی قُریظَہ کے یہودیوں کو جو اس وقت ساکن مدینہ تھے ، مدد کے لئے بلائیں گے _ قریش کو پیمان شکنی اور جنگ پر آمادہ کرنے کے بعد یہودی وفد قبیلہ غَطفان کی طرف روانہ ہوا ، قبیلہ غَطفان کے افراد نے ان کی ہمراہی کے علاوہ اپنے ہم عہد قبیلہ بنی اسد کو مدد کی دعوت دی اور قریش نے اپنے حلیف قبیلہ بنی سُلَیم کو مدد کیلئے بلایا(9)_
یہودیوں کی شہ پر اسلام کے خلاف ایك بہت بڑا محاذ تیار ہو گیا ، جس میں مشرکین ، مستکبرین ، منافقین ، یہود ، مدینہ سے فرار کرنے والے ،قریش کے مختلف قبائل ، بنی سلیم ، بنی غطفان ، بنی اسد اور دیگر احزاب و قبائل شامل تھے اور سب نے مل کر اسلام کے خلاف جنگ کی ٹھانی ہوئي تھی تا کہ نور خدا کوخاموش کردیں_جنگی اخراجات اور اسلحہ کی فراہمی یہود کی طرف سے انجام پائي_

97

لشکر احزاب کی مدینہ کی طرف روانگي

مختلف قبیلوں اور گروہوں کی طرف سے اس جنگی معاہدے کے نتیجہ میں اکٹھے ہونے والے افراد کی مجموعی تعداد دس 10 ہزار سے زیادہ (10) اور لشکر کی کمان ابوسفیان کے ہاتھوں میں تھي_لشکر احزاب کے جنگجو افراد اسلحہ سے لیس روانگی کیلئے تیار تھے_ اس زمانہ میں جنگی ایمونیشن اور سازوسامان سے لیس اتنا بڑا لشکر سرزمین حجاز نے کبھی نہیں دیکھا تھا_
ماہ شوال 5 ہجری میں ابوسفیان نے احزاب کے سپاہیوں کو تین الگ الگ دستوں میں یثرب کی جانب روانہ کیا_

لشکر کی روانگی سے متعلق رسول خدا (ص) کا آگاہ ہونا
جب یہ لشکر مکّہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوا تو قبیلہ خُزاعة کے چند سوار نہایت سرعت کے ساتھ پیغمبراسلام (ص) کے پاس پہنچے اور سپاہ احزاب کی روانگی کی خبر دي_
رسول(ص) خدا نے لشکر کی جمع آوری اور آمادہ باش کے اعلان کے ساتھ جنگی ٹیکنیك اور دفاعی طریقہ کار کی تعیین کے لئے اصحاب سے مشورہ فرمایا اور مشاورتی کو نسل میں یہ بات پیش ہوئي کہ مدینہ سے باہر نکل کر جنگ کی جائے یا مدینہ کے اندر موجود رہیں اور شہر کو ایك طرح سے قلعہ بنادیں؟ سلمان فارسی نے کہا " اے اللہ کے رسول(ص) جب ہم ایران میں تھے تو اس وقت اگر دشمن کے شہ سواروں کے حملے کا خطرہ ہوتا تھا تو شہر کے چاروں طرف خندق کھود دیتے تھے" دفاع کے لئے منعقدہ مجلس مشاورت نے سلمان کی رائے کو مان لیا اور رسول خدا (ص) نے سلمان کے نقشہ کے مطابق خندق کھودنے کا حکم دیا_(11)
اس زمانہ میں مدینہ ، تین طرف سے طبیعی رکاوٹوں جیسے پہاڑوں ، نخلستان کے جھنڈ اور

98
نزدیك نزدیك بنے ہوئے گھروں میں گھرا ہوا تھا صرف ایك طرف سے کھلا اور قابل نفوذ تھا_
رسول خدا (ص) نے ہردس 10 آدمیوں کو چالیس زراع کے ایك قطعہ ارض کو کھودنے پر مامور کیا _ جزیرة العرب کی گرم اور جھلسا دینے والی ہوا کے بر خلاف مدینہ سردیوں میں صحرا کی طرح سرد اور تکلیف دہ تھا ، جن دنوں خندق کی کھدائي ہو رہی تھی تین ہزار مسلمان صبح سویرے آفتاب طلوع ہونے سے پہلے جاڑے کی سخت سردی میں لبوں پر ، پُر شور نعرہ اور دلوں میں حرارت ایمانی کے جوش و ولولہ کے ساتھ کام میں مشغول ہوتے اور غروب آفتاب تك کام کرتے رہتے رسول خدا (ص) بھی تمام مسلمانوں کے ساتھ ساتھ کام میں مشغول تھے_ پھاؤڑے چلاتے ، مٹّی کو زنبیل میں ڈال کر کاندھونپر رکھ کر باہر لاتے تھے_ سلمان نہایت تیزی سے چند آدمیوں کے برابر کام کر رہے تھے _ مہاجر و انصار ہر ایك نے کہا کہ سلمان ہم میں سے ہیں، لیکن رسول خدا (ص) نے فرمایا" سلمان ہم اہل بیت(ع) میں سے ہیں"(12)_

بجلی کی چمك میں آنحضرت(ص) نے کیا دیکھا؟
خندق کھودتے کھودتے سلمان کے سامنے ایك بہت بڑا سفید پتّھر آگیا_ انہوں نے اور دوسرے افراد نے کافی کوشش کی مگر پتّھر اپنی جگہ سے ہلا تك نہیں _ رسول خدا (ص) کو خبر ہوئي تو آپ(ص) تشریف لائے اور ہتھوڑے سے پتّھر پر ایك ضرب لگائي، اس ضرب کی وجہ سے ایك بجلی چمکی اور پتّھر کا ایك حصّہ ٹوٹ کر بکھر گیا_ پیغمبراسلام(ص) نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صدائے تکبیر بلند کی ، جب دوسری اور تیسری بار آپ(ص) نے ضرب لگائي تو ہر ضرب سے بجلی چمکی اور پتّھر کے ٹکڑے

ہونے لگے، رسول خدا (ص) ہر بار صدائے تکبیر بلند کرتے رہے ، جناب سلمان نے سوال کیا کہ آپ(ص) بجلی چمکتے وقت تکبیر کیوں کہتے تھے؟
رسول خدا (ص) نے فرمایا "جب پہلی بار بجلی چمکی تو میں نے یمن اور صَنعاء کے محل کھلتے دیکھے، دوسری مرتبہ بجلی کے چمکنے میں شام و مغرب کے سرخ محلوں کو فتح ہوتے دیکھا، اور جب تیسری بار بجلی چمکی تو میں نے کسری کے محلات کو دیکھا کہ جو میری اُمت کے ہاتھوں مسخر ہوجائیں گے"_(13)
مومنین رسول خدا (ص) کی بشارت سے خوش ہوگئے اور " بشارت، بشارت" کی آواز بلند کرنے لگے_ لیکن منافقین نے مذاق اُڑایا اور کہا کہ "حالت یہ ہے کہ دشمن ہر طرف سے ٹوٹ پڑ رہے ہیں اور اتنی جرا ت نہیں ہے کہ ہم قضائے حاجت کے لئے باہر نکل سکیں اور محمد(ص) ایران و روم کے محلوں کی فتح کی گفتگو کر رہے ہیں _ سچ تو یہ ہے کہ یہ باتیں فریب سے زیادہ نہیں ہیں(معاذ اللہ) قرآن منافقین کے بارے میں کہتا ہے " منافقین او ر وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری (نفاق) ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدے جو خدا اور اس کے رسول(ص) کر رہے ہیں یہ دھوکے سے زیادہ نہیں ہیں"(14)_
منافقین خندق کھودنے میں مسلمانوں کی مدد کر رہے تھے مگر ان کی کوشش تھی کہ کسی بہانے سے اپنے کاندھوں کو اس بوجھ سے خالی کریں اس طرح وہ اپنے نفاق کو آشکار کر رہے تھے_
خندق کی کھدائي تمام ہوئي جس کی لمبائي 12000 زراع تقریباً 5/4 کلومیٹر ،گہرائي 5 ہاتھ اور اس کی چوڑائي اتنی تھی کہ ايك سوار گھوڑے کو جست دیگر پار نہیں کرسکتا تھا_ آخر میں خندق کے بیچ میں کچھ دروازے بنادیئےئے اور ہر دروازے کی نگہبانی کے لئے ايك قبیلہ

معیّن کردیا گیا اور زبیر بن عوام کو دروازونکے محافظین کی سربراہی پر معیّن کیا گیا (15)_
مسلمانوں نے خندق کے پیچھے اپنے لئے مورچے بنالئے اور شہر کے دفاع کے لئے تیرانداز مکمل آمادگی کے ساتھ موجود تھے_

مدینہ لشکر کفار کے محاصرے میں
کفر کا حملہ آور لشکر ابوسفیان کی سرکردگی میں خندق کھدجانے کے چھ دن بعد سیلاب کی طرح مدینہ پہنچ گیا _ انہوں نے شہر کے چاروں طرف اور اپنے آگے ايك بڑی خندق دیکھی اور مسلمانوں کی اس دفاعی حکمت عملی پر حیران رہ گئے_ جنگی دیدہ وروں نے کہا" یہ فوجی حربہ محمد(ص) نے ایرانیوں سے سیکھا ہے اس لئے کہ عرب اس ڈھنگ سے واقف نہیںہیں_" کفارنے مجبوراً اپنے خیمے خندق کے سامنے لگالئے_ دشمن کے لشکر کے خیموں سے سارا بیابان سیاہ ہوگیا_ لشکر اسلام نے بھی خندق کے اس طرف خیمے لگالئے اور دشمن سے مقابلے اور اس کے حملے سے بچنے کے لئے تیار ہوگئے _

بَنی قُریَظہ کی عہد شکني
لشکر احزاب اور اس کے سپہ سالار ابوسفیان کے دماغ پرمسلمانوں پر برق رفتاری سے کامیابی حاصل کرنے کا بھوت سوار تھا، خندق جیسی بڑی رکاوٹ کے سامنے آجانے سے اب راستے کی تلاش میں لگ گئے تا کہ لشکر کو خندق کے پار پہنچا سکیں _
مدینہ سے شہر بدر کیئے جانے والے یہودی قبیلے بنی نضیر کا سردارحی ابن اخطب جنگ کی آگ بھڑکانے کا اصلی ذمّہ دار تھا _وہ خندق کی موجود گی کیوجہ سے سپاہ احزاب کے حملے کو

ناکام ہوتے ہوئے دیکھ کرسب سے زیادہ خوف زدہ تھا، وہ کوشش کر رہا تھا کہ جلد سے جلد احزاب کی کامیابی کا کوئي

راستہ مل جائے _ اس نے مدینہ کے اندر سے محاذ کھولنے کا ارادہ کیا _ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنا نے کے لئے بَني قُرَيظہ کے یہودی جو مدینہ میں مقیم تھے، بہترین وسیلہ تھے _ اس نے رئیس قبیلہ سے گفتگو کرنے کا ارادہ کیا، قلعہ بَني قُرَيظہ کی طرف گیا اور قلعہ کے بند دروازوں کے پیچھے سے گفتگو کی ، قبیلہ بَني قُرَيظہ کے سردار کَعب بن اَسَد نے جواب دیا کہ ہم نے محمد(ص) سے عہد و پیمان کیا ہے اور ہم یہ معاہدہ نہیں توڑ سکتے اس لئے کہ سوائے سچّائي اور وفاداری کے ان سے ہم نے اور کچھ نہیں دیکھا ہے_

حُيّ، کعب کو بھڑکانے میں کامیاب ہوگیا اور اس نے اپنے لئے قلعہ کا دروازہ کھلوالیا_ قلعہ میں داخل ہوا اور بَني قُرَيظہ کے بزرگ افراد کو اس بات پر آمادہ کرلیا کہ رسول خدا(ص) سے کئے ہوئے اپنے عہد و پیمان کو توڑدیں اور اپنی فوجیں نیز دوسرا سامان حملہ آوروں کودیدیں_

رسول خدا(ص) کو جب بَني قُرَيظہ کے یہودیوں کی پیمان شکنی کی خبر ملی تو آپ(ص) نے قبیلہ اوس و خزرج کے دو بزرگ افراد سَعد بن مُعَاذ اور سَعد بن عُبادة کو مزید تحقیقات کے لئے قلعہ بَني قُرَيظہ روانہ کیا _ وہ لوگ اس بات پر مامور تھے کہ اگر یہ خبر صحیح ہو تو خفیہ طور پر اس کی اطلاع رسول خدا(ص) کودیں_ انہوں نے واپسی پر خفیہ کوڈ" عَضَل" و "قارّہ" کے الفاظ کے ساتھ یہودیوں کی پیمان شکنی کی خبر آنحضرت (ص) کودی _ (16)

رسول خدا(ص) نے مسلمانوں کے ولولے کو باقی رکھنے کے لئے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایااے مسلمانو میں تمہیں کامیابی کی بشارت دیتا ہوں _(17)

خطرناك صورتحال

اسلامی تحریك ایك حساس موڑ پر تھی ایك طرف اسلحہ سے لیس دشمن کا دس ہزار افراد پر مشتمل لشکر شہر کے سامنے خیمہ زن تھا اور ہر لحظہ اس بات کا امکان تھا کہ خندق کو پار کر کے شہر میں کشت وخون کا بازار گرم نہ کردے_ اور دوسری طرف قبیلہ بَني قُرَيظہ کے خائن یہودی پیمان شکنی کر کے مسلمانوں کی پیٹھ میں خنجر گھونپنے کے لئے آمادہ تھے نہتے مسلمانوں بچّوں اور عورتوں پر یہودیوں کے حملے کا خطرہ ، کفار کے لشکر کا خندق عبور کرنے کے خطرہ سے زیادہ خطرناك تھا _

اس ہنگامے میں منافقین، شیطانی قہقہوں ، طعنوں اور اشارے و کنائے سے مسلمانوں کے زخموں پر نمك پاشي، لوگوں کو دشمن کے سامنے ہتھیار ڈال دینے کی تشویق ،اپنے گھروں کے دفاع کا سامان نہ ہونے کا بہانہ بنا کر فرار کا قصد اور اپنی دفاع جگہوں کو چھوڑ دینے کا ارادہ کر رہے تھے _ قرآن اس سلسلہ میں کہتا ہے کہ :

" جب ایك گروہ (منافقین اور سیاہ قلب افراد) نے کہا کہ اے یثرب کے لوگو اب سرزمین یثرب تمہارے رہنے کی جگہ نہیں ہے_ لذا پلٹ جاؤاور ان میں سے ایك گروہ رسول خدا (ص) سے اجازت مانگ رہا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارے گھر کھلے ہوئے ہیں ، دفاع کا کوئي انتظام نہیں ہے _ ایسی صورت میں ان کا ارادہ و مقصد فرار کے سوااور کچھ نہیں " (18)

لیکن خدااور اس کے رسول(ص) پر ایمان رکھنے والے جاں باز نہ صرف ایسے طوفانوں سے لرزاں نہیں ہوئے بلکہ اور زیادہ مستحکم ہوگئے _ قرآن ان کے بارے میں کہتا ہے :

" جب مسلمانوں نے احزاب کے لشکر کو دیکھا تو کہا کہ یہ وہی ہے جس کا وعدہ اللہ اور اس کے رسول(ص) نے کیا ہے اور اس واقعہ نے ان کے ایمان و تسلیم کو بڑھانے کے علاوہ اور

کچھ نہیں کیا" (19)

اس حساس موقع پر رسول خدا (ص) مسلسل اپنی شعلہ بار تقریروں سے اسلام کے جاں بازوں کے حوصلے بڑھاتے رہے ،ان کے فرائض یاد لاتے رہے اور فرماتے " اگر تم صبر سے کام لوگے اور خدا پر بھروسہ کروگے تو کامیاب رہوگے_ " اور ان لوگوں کو خدا اور اس کے پیغمبر(ص) کی فرماں برداری کی طرف توجّہ دلاتے رہے _

ایسی حالت میں جاں بازان اسلام اپنے محاذ کی نگہبانی اور تحفظ کے ساتھ ساتھ خندق کے اس طرف بَني قُرَيظہ کے شب خون مارنے کے خطرے کو ناکام بنانے کے لئے 500 جاں باروں کا ایك گشتی دستہ لیکر پوری تیاری کے ساتھ گشت لگاتے رہے اور راتوں کو اپنے نعرہ تکبیر کی بلند آوازوںسے دشمن کے دلوں میں خوف و ہراس ڈالتے رہے_ اس طرح

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

غفلت کے عالم میں دشمن کو حملے کرنے کا موقع نہیں مل سکا اور مدینہ پر حملے کا خطرہ ٹل گیا _

ایمان و کفر کا آمنا سامنا
خندق کے دوسری طرف لشکر احزاب بہت دونوں تك یوں ہی پڑا رہا لیکن نہ پیادوں میں سے کوئي خندق عبور کرسکا اور نہ سواروں میں سے _آخر کار لشکر شرك میں سے پانچ آدمیوں عَمروبَن عَبدوَدّ، عکرمةً بن اَبی جَہل ، ہُبَیرة بَن اَبی وَہب، نَوفل بَن عَبداللہ ، ضرار بن خَطّاب جنگی لباس پہننے کے بعد غرور و تکبّر کے ساتھ اتحادّیوں کی لشکر گاہ سے باہر آکر ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "آج پتہ چل جائے گا کہ حقیقی بہادر کون ہے؟"
اس کے بعد انہوں نے ایڑلگا کر گھوڑوں کو اس حصّہ کی طرف سے اُڑایا جو خندق کا کم چوڑا حصّہ تھا _ جانبازوں کا دفاع ان کو نہ روك سکا عَمروبَن عَبدوَدّ نے بلند آواز سے

مبارز طلبی کی اور مذاق اُڑانے والے لہجہ میں بولا " اے بہشت کے دعویدارو کہاں ہو؟ کیا کوئي ہے کہ جسے میں بہشت روانہ کروں یا وہ مجھے جہنّم بھیج دے ؟" وہ اپنی بات کا تکرار کرتا رہا یہاں تك کہ اس نے کہا " میں نے اتنی آوازیں دی کہ میں تھك گیا اور میری آواز بیٹھ گئي ہے"
اس موقع پر پیغمبراکرم (ص) نے مسلمانوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا کیا کوئي ہے جو اس کے شرکو ہمارے سروں سے دور کرے؟" حضرت علی (ع) نے آمادگی کا اعلان کیا_ رسول خدا(ص) نے ان کو اجازت نہیں دی اور اپنی بات پھر دہرائي ،مجاہدین اسلام کے درمیان سکوت کی حکمرانی تھی کسی میں بھی قریش کے بڑے پہلوان سے مقابلہ کی جرا ت نہ تھی _ تیسری بار آنحضرت(ص) نے پھر فرمایا اور اس موقع پر بھی حضرت علی (ع) ہی تھے جنھوں نے آمادگی کا اعلان کیا _
نتیجہ میں پیغمبر اکرم (ص) نے حضرت علی (ع) کو اجازت دیدی اور اپنا عمامہ ان کے سرپر رکھا، اپنی تلواران کو عطا کي_ جب علي(ع) قریش کے اس بہادر سے لڑنے کے لئے چلے تو رسول خدا (ص) نے فرمایا" اب کل ایمان کل شرك کے مقابل ہے" (20)
اس زمانہ کے آئین رزم کے مطابق اسلام و شرك کے دونوں بہادروں نے رجز خوانی کی اور اس کے بعد تلوار نیام سے باہر نکال کر حملہ آور ہوگئے_ جنگ کے وقت میدان میں اتنی گرد اُڑ رہی تھی کہ دونوں میں سے کوئي دکھائي نہیں دیتا تھا یہاں تك کہ علی (ع) کے نعرہ تکبیر کی آواز گونجي، پیغمبراسلام(ص) نے فرمایا" خدا کی قسم علي(ع) نے اس کو قتل کردیا _"
یہ واقعہ اس قدر برق آسا اور حیرت انگیز تھا کہ عمرو کے ساتھی اس کے قتل کودیکھنے کے بعد فوراً فرار کر گئے _ نوفل بن عبداللہ خندق پار کرنے کے لئے کو دتے وقت اس میں

گرگیااور جان بازان اسلام نے اس پر سنگ باری کردي، وہ چلّانے لگا کہ عرب کا قتل جواں مردی کے ساتھ ہوتا ہے_ علی علیہ السلام نہایت سرعت سے خندق میں کود پڑے اور اس کو بھی قتل کر ڈالا_(21)
خندق کے دن حضرت علی (ع) کی ضربت آئین اسلام کے استقرار کا سبب بنی اس لئے کہ اگر حضرت علی (ع) ، عَمرو بن عَبدودّ کو قتل نہ کردیتے تو لشکر احزاب کی مسلمانوں کے سلسلہ میں جرا ت بڑھ جاتی اور ان میں سے دوسرے افراد بھی خندق کو پار کر کے حیات اسلام کا خاتمہ کردیتے_
رسول خدا (ص) نے اس ضربت کی فضیلت میں فرمایا_ " روز خندق علي(ع) کی ضربت تمام جن و انس کی عبادت سے افضل ہے" (22)
اس کے دوسرے دن خالدبن ولید نے شکست کے جبران کے لئے خندق کے کم چوڑے حصّہ کی طرف سے اپنے شہ سواروں کے دستہ کو خندق سے عبور کرانا چاہا لیکن مجاہدین اسلام کے مردانہ واردفاع نے، جو غروب تك جاری رہا ، دشمن کے ہر طرح کے ابتکار عمل کی قوّت کو سلب کرلیا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سوالات :

1_ غزوہ دومة الجندل کی اہمیّت کس چیز میں ہے؟
2_ جنگ احزاب کے اصلی محرّك کون لوگ ہیں؟
3_ خندق کھود نے کی تجویز کس نے پیش کي؟
4_ بنی قُرَیظَہ کے یہودیوں نے کیوں پیمان شکنی کي؟
5_ جنگ خندق میں ضربت علی (ع) کی اہمیت کس وجہ سے ہے؟

107

حوالہ جات

1_ اس غزوہ کی تاریخ میں اختلاف ہے، ابن ہشام اس کو جمادی الاولی 4ھ کے واقعات میں ذکر کرتے ہیں لیکن واقدی اور مسعودی نے اسے محرم 5 ھ کے واقعات میں ذکر کیا ہے_ سیرة ابن ہشام ج 3 ص 213_ تاریخ طبری ج 2 ، ص 555_ مغازی واقدی ج 1 ص 395 _ التنبہ و الاشراف مسعودی ملاحظہ ہو_
2_ سیرة ابن ہشام ج3ص 213_ تاریخ طبری ج 2 ص 555/557_
3 _ مغازی واقدی ج 1 ص 402 تا 404_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 62_
4_ التنبیہ و الاشراف ص 215_
5_ لیکن غزوہ احزاب کی صحیح تاریخ مورخین نے بیان نہیں کی ہے اور کہا ہے کہ شوال یا ذی قعدہ 5 ہجری ہے_ مذکورہ بالا فرض کی بنا سپاہ احزاب کے ذریعہ مدینہ کا محاصرہ 23 شوال 5 ہجری ہوگا_
6_ اکثر مورخین نے لکھا ہے کہ ایك مہینے تك مدینہ پر لشکر احزاب کا محاصرہ تھا_ اور پھر مورخین کی اکثریت نے لکھا ہے کہ دشمن کے فرار کے بعد بلافاصلہ اسلامی سپاہیوں نے اسی دن بنی قریظہ کے لشکر اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا جس کی تاریخ 23 ذی قعدہ بیان کی گئي ہے لیکن غزوہ احزاب کی دقیق تاریخ مؤرخین نے بیان نہیں کی بلکہ لکھاہے کہ 5 ھ ق میں ماہ شوال یا ذی القعدہ میں یہ غزوہ پیش آیا لیکن اگر بنی قریظہ کے قلعہ کی تاریخ کو دقیق فرض کریں تو پھر دشمن نے مدینہ کا محاصرہ 23 شوال 5 ھ ق کو کیا_
7_ طبقات ابن سعد ج2 ص 66_ تاریخ طبری ج 2 ص 565_
8_حیات محمد(ص) ، ڈاکٹر ہیکل ص 297_
9_ اَلَم تَرَ الی الّذین اُوتوا نَصَیباً من الکتب یُؤمنون بالجبت و الطّاغوت و یقولون للّذین کَفَرُوا ہؤلاء اَہدی مِنَ الَّذینَ اَمنُو سبیلاً(نسائ/51)_
10_ تاریخ طبری ج 2 ص 566_
11_ التنبیہ و الاشراف میں مسعودی کی نقل کے مطابق حملہ آواروں کی تعداد چوبیس ہزار تھي_

108

12_ مغازی واقدی ج 2 ص 444_
13_سیرة حلبیہ ج 2 ص 313_'' سلمانُ منّا اہلَ البیت''_
14_ سیرة حلبیہ ج 2 ص 313_ تاریخ طبری ج 2 ص 569 _ تاریخ بغداد ج 1 ص131 ، 132 تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ_
15_ و اذ یقولُ المُنافقون و الّذینَ فی قلوبہم مَرَضٌ ما وعدنا اللّہُ و رسُولُہ الا غُرُوراً (احزاب12) تاریخ طبری ج 2 ص 570_
16_ تاریخ یعقوبی ج2 ص 50_
18_ مغازی واقدی ج 2 ص 459/454 سے تلخیص کیساتھ_ عَضَل و قارّہ دو قبیلوں کے نام ہیں _ یہ وہ قبیلے ہیں جنہوں نے اصحاب رجیع والے واقعہ میں بے وفائي کی ، اپنا پیمان توڑڈالا اور مسلمانوں کو شہید کیا ان کلمات کے استعمال کا مطلب یہ تھا کہ بنی قریظہ نے بھی ان دوقبیلوں کی مانند پیمان شکنی کی ہے _
18_ مغازی واقدی ج 2 ص 459_
19_ وَ اذ قَالت طَائفةٌ منہُم یَا اَہلَ یَثرِبَ لا مُقامَ لَکم فَارجعُوا وَیَستَاذن فریقٌ مَنہُمُ النَّبیَّ یَقولُونَ انَّ بُیُو تَنَاعَورة وَ مَا ہيَ بعَورَة: ان یُریدُونَ الّا فراراً (احزاب/13) _
20_ وَ لمّارَا المؤمنُونَ الا حزابَ قَالوا ہذا مَا وَعَدَنَا اللّہُ و رَسُولُہُ و صَدَقَ الله و رَسُولُہُ و مَازَادَ ہُم اَلّا ایماناً و تَسلیماً(احزاب /22) _
21_ برزالایمانُ کُلَّہ، الی الشرك کُلہ
22_ مغازی واقدی ج 2 ص 470_ ارشاد شیخ مفید ص 53_
23_ ضَربة عَليّ یومَ الخَندَق اَفضَلُ من عبادة الثَّقَلَین_ دلائل الصدق ج 2 ص 175، مستدرك ج 3 ص 32_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چھٹاسبق

دشمن کی صفوں میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش
بنی قریظہ ور مشرکین کے درمیان پھوٹ
دشمن کی صفوں میں لشکر اسلام کا سپاہي
شہداء اسلام اور کشتگان کفر
لشکر احزاب کی شکست کے اسباب
جنگ احزاب کے نتائج
غزوہ بنی قریظہ
ایك خیانت کا ر مسلمان اور اسکی توبہ کی قبولیت
بنی قریظہ کا اپنے آپ کو رسول خدا(ص) کے حوالے کرنا
سعد ابن معاذ کا فیصلہ
سعد کے فیصلے کی دلیلیں
پیمان شکنی کا انجام
اساری اور مال غنیمت
سوالات
حوالہ جات

دشمن کی صفوں میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش

ایك طرف دشمن کے حوصلے بہت زیادہ کمزور ہوچکے تھے اور دوسری طرف مسلمان بھی بہت زیادہ دباؤ محسوس کر رہے تھے_ ایسے حالات میں رسول خدا (ص) نے کوشش کی کہ دشمن کی صفوں میں اختلاف پیدا ہوجائے اور احزاب کے فوجی اتحاد کا شیرازہ بکھرجائے، اس غرض سے آپ نے قبائل غَطفَان کے سر برآوردہ افراد کے پاس پیغام بھیجا کہ " کیا تم لوگ اس کام کے لئے تیار ہو کہ مدینہ کی کھجوروں کا تیسرا حصّہ تم کو دیدوں اور تم اپنے خاندان کی طرف پلٹ جاؤ اور دوسرے قبیلوں میں بھی اس بات کی تبلیغ کرو کہ وہ جنگ سے دست بردار ہوجائیں؟" ان لوگوں نے مصالحت کے لئے نصف کا مطالبہ کیا اور پیغمبراسلام (ص) کے پاس مذاکرے کے لئے حاضر ہوگئے_ رسول خدا (ص) نے کاغذ، قلم اور دوات لانے کا حکم دیا تا کہ ایك ثلث کی قرارداد لکھی جائے_ اس وقت مدینہ کے سربرآوردہ افراد سَعد بن عُبَادَة اور سَعدَ بن مُعاذ آگئے، انہوں نے کہا کہ" اے اللہ کے رسول(ص) یہ حکم خدا کی طرف سے ہویا آپ(ص) کا ذاتی نظریہ ہو، ہم اس کے فرمانبردار ہیں لیکن اگر آپ(ص) ہمارا نظریہ جاننا چاہتے ہیں تو ہم ان کو باج (ٹیکس) نہیں دیں گے_ جاہلیت کے زمانہ میں جب ہم مشرك تھے تو اس وقت خریدنے یا مہمان بننے کے علاوہ ہمارا خرما ان تك نہیںپہنچتا تھا، اب جب ہم اسلام سے سرفراز ہیں تو کیا ان کو ٹیکس ادا کریں؟ ہمارے اور ان کے درمیان تلوار کو فیصلہ کرنا چاہیئے_(1)

غَطَفَان کے قبیلے کے سربرآوردہ افراد جب خالی ہاتھ واپس جار ہے تھے اس وقت آپس میں باتیں کرتے جارہے تھے کہ " ان لوگوں نے جنگ جاری رکھنے کے علاوہ اور کوئي راستہ ہی اختیار نہیں کیا اور آخری فرد تك اپنے ہدف کے دفاع کے لئے تیار ہیں ایك ہم ہیں کہ سخت سردی اور خشك بیابان میں اپنے اونٹ اور گھوڑوں کو فنا کر رہے ہیں_"

بنی قریظہ اور مشرکین کے درمیان پھوٹ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رسول خدا (ص) مشركين كے قبائل كے درميان اختلاف پيدا كرنے كى كوشش كر رہے تھے جو آپ(ص) كے ساتھ جنگ لڑنے كے لئے اُٹھ كھڑے ہوئے تھے اور ساتھ ہى يہ كوشش بھى كر رہے تھے كہ بنى قريظہ كے يہوديوں كے مشركين سے تعلّقات بگڑ جائيں اور انہيں ايك دوسرے سے بدظن كر كے ان كے فوجى اتحاد ميں تزلزل پيدا كرديں_ اسى وقت ايك مناسب موقعہ بھى ہاتھ آگيا _ دشمن كے محاذ كا ايك آدمى جس كا نام نعيم بن مسعود تھا مسلمان ہوگيا_ وہ ايك طرف تو بنى قريظہ كے يہوديوں سے اچّھے تعلّقات ركھتا تھا اور دوسرى طرف مشركين كے لئے مكمل طور پر قابل اطمينان تھا _ وہ جس كے دل ميں نور ايمان جگمگار رہا تھا، رات كے اندھيرے ميناپنے خيمہ سے باہر نكلا اور پيغمبراسلام(ص) كے خيمہ ميں پہنچ گيا _ اور عرض كہ " اے الله كے رسول(ص) ميں نے اسلام قبول كرليا ہے _ ليكن ميرے قبيلے والے ميرے مسلمان ہونے سے بے خبر ہيں آپ جو حكم فرمائيں ميں اس كى تعميل كے لئے حاضر ہوں ، رسول خدا (ص) نے اس سے فرمايا" جہاں تك ہو سكے جنگ ميں دشمن كے ارادہ كو كمزور بنادو" ان كو پراگندہ كر دو اس لئے كہ جنگ ايك فريب ہے"_

نَعيم بنَ مَسعُود محلہ بنى قريظہ ميں پہنچا پہلے يہ ان لوگوں كا نديم رہ چكا تھا اس نے بنى قريظہ كو مخاطب كركے كہا "اے بنى قُريظَہ تم اپنے ساتھ ميرى دوستى اور يكرنگى سے واقف ہو"_ ان لوگوں نے كہا " ہم بھى اس بات كو اچّھى طرح جانتے ہيں اور تمہارے بارے ميں بدگمان نہيں ہيں"_

نعيم نے كہا كہ " جوبات ميں كہنے جارہا ہوں اس كى شرط يہ ہے كہ تم ميرے راز كو چھپاكر ركھو گے، اور وہ يہ كہ جنگ دشوار ہے، اور قريش و غَطَفَان جنگ ميں سُست پڑ رہے ہيں _ عَمرو بن عَبدوَدّ ان كا پہلوان ماراگيا اور قبيلہ غَطَفَان كے لوگ محمد(ص) سے خفيہ طور پر يہ ساز باز كر رہے ہيں كہ وہ مدينہ كے خرما كا آدھا محصول لے ليں اور ا پنى راہ ليں ، ايسى صورت ميں اگر قريش و غَطَفَان كو موقع ملا تو ممكن ہے فتحياب ہوجائيں اور اگر ہار گئے تو اپنا بوريہ بسترلے كر اپنے وطن چلے جائيں گے، جبكہ تم ايسا كام نہيں كرسكتے، تمہارے بال بچّے، گھر بار ، كھيتى باڑى اور تمہارے نخلستان يہاں ہيں ، قريش و غَطَفَان كى شكست كى صورت ميں محمد(ص) تم سب كا محاصرہ كرليں گے_

اورتمہارى امانتيں تمہيں نہيں ديں گے لہذا تم قريش و غَطَفَان كو ساتھ لے كر جنگ نہ كرو مگر يہ كہ ان كے سر بر آوردہ افراد كو يرغمال بناكر اپنے پاس ركھ لو اور اس طرح ان كو، محمد(ص) كے ساتھ صلح كا معاہدہ كرنے كا موقعہ نہ دو تا كہ وہ تمہيںبے سہارا چھوڑ كر اپنے كام ميں نہ لگ جائيں"_

بنى قريظہ كے يہوديوں نے كہا كہ "تم بہت پر خلوص مشورہ دے رہے ہو ، ہم تمہارا شكريہ ادا كرتے ہيں اور تمہارے نظريے كو عملى جامہ پہنائيں گے"_

نعيم وہاں سے ابوسفيان اور قريش و غَطَفَان كے دوسرے سربرآوردہ افراد كے پاس آيا اور كہا" ايك بات ميننے سنى ہے جو ازراہ خير خواہى تمہيں بتانا چاہتا ہوں ليكن شرط يہ

ہے كہ اس راز كو چھپا كر ركھنا"_

ان لوگوں نے كہا :" بہت خوب كيا كہنا چاہتے ہو _"

نعيم نے كہا " بنى قريظہ ،محمد(ص) كے ساتھ اپنى پيمان شكنى پرپشيمان ہيں اور وہ چاہتے ہيں كہ جو بھول ان سے ہوئي ہے اس كا جبران كريں _انہوں نے محمد(ص) كو پيغام بھيجا ہے كہ ہم قريش و غَطَفَان كے ستر70 سر كردہ افراد كو پكڑ كرآپ(ص) كے حوالے كرديں گے تا كہ آپ ان كو قتل كرديں اس كے بعد جنگ كے خاتمہ تك باقى افراد كو ختم كرنے كے لئے ہم لوگ آپ كے ساتھ ہيں _

محمد(ص) نے يہ پيش كش قبول كرلى ہے تم لوگ اب ہوشيار رہنا اگر يہود تم سے ضمانت كے طور پر كچھ افراد مانگيں تو ايك آدمى بھى ان كے حوالے نہ كرنا _

دوسرى طرف سے احزاب كے سر كردہ افراد جو ٹھنڈّى راتوں اور يثرب كے بے آب و گياہ بيابان ميناپنى طاقتوں كو ضائع كر رہے تھے، بنى قريظہ كى طرف اپنے نمائندے بھيجے اور ان سے كہلوايا كہ :

" ہم تمہارى طرح اپنے گھر ميں نہيں ہيں ہمارے چوپائے دانہ اور گھاس كى كمى كى بناپر تلف ہوئے جارہے ہيں ، لہذا جنگ كے لئے نكلنے ميں جلد سے جلد ہمارے ساتھ تعاون كا اعلان كرو تا كہ مل جل كر مدينہ پر حملہ كرديں اور اس جنگ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے چھٹکارا مل جائے_ "
یہودیوں نے جواب دیا" پہلی بات تو یہ ہے کہ آج ہفتہ ہے اور ہم اس دن کسی کام کو ہاتھ نہیں لگاتے_ دوسری بات یہ ہے کہ ہم تمہارے ساتھ مل کر جنگ نہیں کریں گے لیکن ایك شرط پر اور وہ یہ کہ تم اپنے اہم افراد میں سے کسی کو ہمارے حوالہ کردو تا کہ ہم اطمینان کے ساتھ محمد(ص) کے ساتھ جنگ کریں اس لئے کہ ہمیں ڈرہے کہ اگر تم جنگ سے عاجز

آجاؤگے تو محمد(ص) کے ساتھ ساز باز کرلوگے اور ہمیںبے سہارا چھوڑ دوگے ، ہم تنہا ان سے جنگ کی طاقت نہیں رکھتے اس طرح ہم کہیں کے نہیں رہیں_
جب قریش اور غَطَفَان کے نمائندے واپس آئے اور مذاکرات کے نتیجہ سے آگاہ کیا تو ان لوگوں نے کہا " بخدا نعیم بن مسعود نے سچ کہا تھا" لہذا ا نہوں نے پھر سے پیغام بھیجا کہ ہم ایك آدمی کو بھی تمہارے حوالہ نہیں کریں گے اگر تم واقعی اہل نبرد ہو تو آؤ محمد(ص) سے جنگ میں ہماری مدد کرو_
بنی قریظہ نے بھی اس پیغام کو سننے کے بعد ان کے بارے میں شك کیا اور کہا کہ " نعیم سچ کہہ رہا تھا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہمیں محمد(ص) کے ساتھ الجھادیں اور اگر موقعہ مل جائے تو اس سے فائدہ حاصل کریں ورنہ ہمیںبے سہارا چھوڑدیں اور اپنے شہر کی طرف واپس پلٹ جائیں، پھر ایسی صورت میں محمد(ص) سے مقابلہ کی سکت ہم میں نہیں ہے_" بنی قریظہ کے یہودیوں نے قریش اور غَطَفَان کے سرداروں کو پھر سے پیغام دیا کہ جب تك ہمیں کچھ لوگ ضمانت کے طور پر نہ دوگے اس وقت تك ہم تمہارے ساتھ مل کر محمد(ص) سے جنگ نہیں کریں گے_
دشمن کے درمیان تفرقہ پھیل گیا ، دل خوف ہراس سے لبریز ہوگئے، ایك دوسرے کے بارے میں بدگمانی میں مبتلا ہوگئے اور جنگ جاری رکھنے کے سلسلہ میں اختلاف ہوگیا_ اورخدانے اس طرح سے ان لوگوں کو ایك دوسرے کی مدد سے باز رکھا _ جاڑے کی سردرات میں خدائي مدد لشکر توحید کو مل گئي اور خدا کے اذن سے بہت تیز ہوائیں چلیں اور دشمنوں کے خیموں کو جڑ سے اُکھاڑ کر پھینك دیا آگ بجھادی ان کی دیگوں کو الٹ دی اور شدید گردو غبار نے فضا کو تاریك بنادیا_(2)

دشمن کی صفوں میں لشکر اسلام کا سپاہي

مختلف احزاب کے سرداروں کے درمیان جو اختلاف ہوگیا تھا اس کی اطلاع ملنے کے بعد اسی سردی اور طوفان کے عالم میں رسول خدا (ص) نے جناب حُذَیفہ بن یَمان کو معین فرمایا کہ وہ دشمن کے درمیان جا کر ان کے حالات کی اطلاع حاصل کریں _
جناب حذیفہ فرماتے ہیں :کہ میں نکلا اور رات کی تاریکی میں دشمن کے خیموں میں وارد ہوا وہاں میں نے د یکھا کہ شدید گردو غبار اُڑ رہا ہے اور خدا کے لشکر یعنی "ہوا" نے نہ کوئي دیگ چھوڑی ہے اور نہ کوئي خیمہ باقی رکھا ہے اور نہ آگ جل رہی ہے_ میں احزاب کے سر برآوردہ افراد کے درمیان پہنچا اور وہیں بیٹھ گیا _ابوسفیان کھڑا ہوا اور اس نے کہا " ہر آدمی اس بات سے ہوشیار رہے کہ اس کے پہلو میں جو بیٹھا ہے وہ کون ہے؟ " حذیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے فوراً اس آدمی کا ہاتھ پکڑلیا جو میرے پاس بیٹھا تھا اور میں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا " میں معاویہ ابن ابی سفیان ہوں"_ جو آدمی میرے بائیں جانب بیٹھا تھا میں نے اس کا ہاتھ پکڑلیا اور اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا " میں عمرو بن عاص ہوں" پھر ابوسفیان نے کہا کہ " ہم اس سے زیادہ پائیداری کا مظاہرہ نہیں کرسکتے کہ اس شدید سردی میں یہاں ٹھہریں ، ہماری سواریاں اورہمارے گھوڑے کمزور ہوگئے اور ہمارے آدمی بیمار پڑ گئے _
دوسری طرف یہودیوں نے ہمارے لئے کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا_ یہ طوفان ہماری آگ کو بجھا رہا ہے ، ہمارے خیموں کو پارہ پارہ کر رہا ہے _ اس بات کا خوف ہے کہ کہیں خود سپاہیوں میں داخلی جنگ نہ چھڑجائے ، اس بناپر ہمیناپنا اثاثہ باندھ کر مکّہ پلٹ جانا چاہیئے_

ابھی سپیدہ سحری نمایاں نہیں ہوا تھا کہ دس10 ہزار کے لشکر نے نہایت ذلت کے ساتھ فرار کو ثابت قدمی پر ترجیح دی

Presented by http://www.alhassanain.com &   http://www.islamicblessings.com

اور مکہ کی طرف بھاگ کھڑا ہوا _ اس طرح خدا نے مسلمانوں کی قسمت میں نصرت اور دشمنوں کے نصیب میں بکھرنا اور شکست اُٹھانا قرار دیا_
23/ ذی القعدہ بدھ کی صبح پیغمبر(ص) اور لشکر اسلام کے سامنے کفار کی فوج میں سے کوئي بھی باقی نہ تھا _ سب کے سب بھاگ چکے تھے_ پیغمبر اسلام (ص) نے اجازت دیدی کہ مسلمان محاذ کو چھوڑ دیں اور شہر کی طرف لوٹ چلیں_(3)

شہداء اسلام اور کشتگان کفر
اس جنگ اور تیراندازی کے نتیجہ میں لشکر اسلام کے چھ آدمی درجہ شہادت پر فائز ہوئے ان میں سے ایك سَعد بن مُعاذ تھے جن کے ہاتھ کی نس کو ایك تیر نے کاٹ ڈالا تھا وہ بنی قریظہ والے واقعہ تك زندہ تھے لیکن چند روز بعد شہید ہوگئے_ مشرکین میں سے تین افراد قتل ہوئے جن میں سے دو کی ہلاکت حضرت علی (ع) کے ہاتھوں ہوئي _(4)
جنگ احزاب کے بارے میں سورہ احزاب 9 سے 25 نمبر تك کی آیتیں نازل ہوئیں_

لشکر احزاب کی شکست کے اسباب
1: لشکر اسلام کا خندق کھودنا_
2: احزاب کے بہادر اور شجاع پہلوان " عمرو بن عبدود" کا قتل جس نے کفار کے حوصلوں پر بُرا اثر ڈالا_
3: لشکر اسلام کی ثابت قدمی و پائیداری اور اپنے محاذ کی باقاعدہ نگہبانی اور شہر مدینہ کی

118
مکمل حفاظت_
4: محاصرہ کرنے والوں کے لشکر اور چوپایوں کے لئے آب و دانہ کی کمی _
5: موسم کا ناسازگار ہونا اور شدید سردی میں حملہ کرنا جو اہل مکّہ کے لئے ناسازگار تھا _
6: دشمن کے جنگی اتحاد کے شیرازے کا منتشر ہوجانا جو لشکر اسلام کے سربراہ حضرت رسول خدا (ص) کی فراست کا نتیجہ تھا _
7: غیبی امداد_ قرآن اس سلسلہ میں کہتا ہے : " اے مومنو تم پر جو خدا کی نعمتیں تھیں تم انہیں یاد کرو ، اس وقت جب تمہارے ساتھ جنگ کے لئے لشکر آیا ہوا تھا، تو ہم نے ہوا اور اس لشکر کو بھیجاجس کو تم نہیں دیکھتے تھے اور تم جو کچھ کرتے ہو خدا اس سے آگاہ ہے_(5)

جنگ احزاب کے نتائج
جنگ احزاب کا خاتمہ ، قریش کے لئے مصیبتوں کا آغاز تھا _ اس لئے کہ ایك طرف تو قریش اور مشرکین میں مسلمانوں پر حملہ کرنے کی طاقت نہیں رہی تھی اور اعراب کے درمیان ان کی حیثیت بہت گر گئي تھی اور دوسری طرف جزیرة العرب میں تحریك اسلامی کی حالت روز بروز مستحکم و مضبوط ہوتی جا رہی تھي_ اس کے بعد ابتکار عمل لشکر اسلام کے ہاتھوں میں تھا _ رسول خدا (ص) نے فرمایا کہ " اس کے بعد ان (قریش) سے ہم جنگ کرینگے یہ لوگ جنگ کی ابتداء نہیں کرسکتے _ (6)
جنگ احزاب کے بعد قریش کی اقتصادی حالت بہت زیادہ کمزور ہوگئي جبکہ حکومت اسلامی اقتصادی اعتبار سے مضبوط ہوگئي تھی _ چنانچہ رسول خدا (ص) نے مکّہ کے قحط زدہ افراد کے لئے مالی امداد روانہ فرمائي _

119

غزوہ بنی قُرَیظَہ

بروز بدھ 23 ذی القعدہ 5 ھ بمطابق 17 اپریل 627 ئ
احزاب کا شکست خوردہ لشکر مایوسی کے عالم میں مدینہ سے بھاگ گیا _ خندق کھودنے اور بیرونی دشمنوں سے مقابلہ کرنے میں ہفتوں کی مسلسل اور انتھك کوشش کے بعد مسلمان اپنے گھروں کو لوٹے تا کہ آرام کریں _ مدینہ میں ابھی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پورے طریقہ سے امن و امان برقرار نہینہونے پایا تھا کہ رسول خدا (ص) نے وحی کے ذریعہ اطلاع ملنے کے بعد بلال کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو جمع کرنے کے لئے اس طرح عام اعلان کریں کہ " جو خدا اور رسول(ص) کا پیروکارہے وہ نماز عصر قلعہ بنی قُریَظہ کے پاس پڑھے"_
اسی دن عصر کے وقت رسول خدا (ص) تین ہزار جاں بازوں کے ساتھ بنی قُریَظہ کے قلعہ کی طرف چل پڑے، لشکر اسلام کے آگے آگے مجاہدین اسلام کا علم اٹھائے ہوئے حضرت علی (ع) چل رہے تھے _ چنانچہ آپ(ع) بقیہ مسلمانوں کے پہنچنے سے پہلے ہی چند افراد کے ساتھ قلعہ کے پاس پہنچ گئے _
لشکر اسلام نے قلعہ بنی قُریَظہ کا محاصرہ کرلیا _ محاصرہ 15 دن تك جاری رہا (7) اس مدت میں چند بار تیراندازی کے علاوہ کوئي حملہ نہیں ہوا_ بنی قُریَظہ کے یہودی سمجھ گئے کہ لشکر اسلام سے مقابلہ کرنے کا کوئي فائدہ نہیں ہے، لہٰذا اپنے نمائندے کو رسول خدا (ص) کے پاس بھیجا اور رسول خدا (ص) سے اس جگہ سے کوچ کرنے اور اپنے مال و اسباب کو اپنے ساتھ لے جانے کی اجازت مانگی رسول خدا (ص) نے ان کی پیش کش کو رد کردیا_انہوں نے دوبارہ در خواست کی کہ ان کو مدینہ ترك کرنے اور اپنے اموال سے صرف نظر کرنے کی اجازت دی جائے_ لیکن رسول خدا (ص) جانتے تھے کہ اگر بنی قُریَظہ کے یہودیوں کو بھی بنی قَینقُاع اور بنی

نَضیر کے یہودیوں کی طرح آزاد چھوڑدیا جائے تو وہ مسلمانوں کے چنگل سے نکلتے ہی بدّو اعراب کو بھڑ کا کر مسلمان اور اسلام کے خلاف نئي سازشوں کا آغاز کردیں گے، جس طرح کہ بنی قینقاع کی تحریك پر جنگ احد کی آگ بھڑ کی اور بنی نضیر کی تحریك پر غزوہ خندق (احزاب) کی ہمہ جانبہ سازش ہوئي_ لہٰذا پیغمبراکرم (ص) نے اس پیش کش کو قبول کرنے سے انکار کیا اور فرمایا کہ تم بغیر کسی قید و شرط کے اپنے آپ کو ہمارے حوالے کردو_(8)

ایك خیانت کار مسلمان اور اسکی توبہ کی قبولیت
ایك طرف تو یہودی محاصرے کی وجہ سے تنگ آچکے تھے اور دوسری طرف ان کے دل مینخوف و وحشت بیٹھا ہوا تھا_انہوں نے اپنے دیرینہ دوست اور ہمسائے " ابُولبابہ" کے متعلق رسول خدا (ص) سے درخواست کی کہ اَبُولبَاَبہ کو مشورے کے لئے ہمارے پاس بھیجئے_ رسول خدا (ص) نے یہ درخواست قبول کرلی اور ابولبابہ کو اجازت دیدی کہ وہ قلعہ بنی قریظہ جائیں_ جب ابولبابہ وہاں پہنچے تو یہودیوں نے ان کے گرد حلقہ بنالیا ، ان کی عورتوں اور بچّوں نے رونا شروع کردیا_ ان کی آہ و زاری نے ابولبابہ کو متاثر کیا _ ان کے مردوں نے ابولبابہ سے سوال کیا کہ "کیا اس میں صلاح ہے کہ ہم بلا قید و شرط خود کو رسول خدا (ص) کے سپرد کردیں یا صلاح نہیں ہے"؟
ابولبابہ اپنے احساسات سے بہت زیادہ متاثر تھے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں، لیکن انگلی سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا کہ اگر تم خود کو ان کے حوالے کردوگے توتمہاری گردن اڑادی جائے گي_
ابولبابہ نے اپنی اس بات سے "جس کے ذریعہ یہودیوں کو رسول خدا (ص) کے حوالے

کرنے سے منع کیا تھا"_
خدا اور رسول خدا(ص) کی بارگاہ میں بہت بڑی خیانت کے مرتکب ہوئے تھے_ ناگہاں ان کو احساس ہوا کہ وہ تو بہت بڑے گناہ کے مرتکب ہوچکے ہیں ،لہذا فوراً قلعہ سے باہر آئے، چونکہ رسول خدا (ص) کا سامنا کرتے ہوئے شرم آرہی تھی اس لئے سیدھے مسجد میں پہنچے اور خود کو مسجد کے ایك ستون سے رسّی کے ذریعے باندھ دیا کہ شاید خدا ان کی توبہ قبول کرلے_ ابولبابہ کے واقعہ کی خبر لوگوں نے رسول خدا (ص) کو دي، آپ(ص) نے فرمایا اگر مسجد جانے سے پہلے وہ میرے پاس آتے تو میں خدا سے ان کے لئے استغفار کرتا اب اسی حالت پر رہیں یہاں تك کہ خدا ان کی توبہ قبول کرلے _ابولبابہ کی خیانت کے بارے میں سورہ انفال کی آیت 27نازل ہوئي کہ :
" اے ایمان لانے والو دین کے کام میں خدا اور رسول(ص) سے خیانت نہ کرو اور اپنی امانت میں خیانت نہ کرو درحالانکہ تم جانتے ہو_"(9)
ابولبابہ چھ دن تك، دن میں روزہ رکھتے نماز کے وقت ان کی بیٹی ستون سے ان کے ہاتھ پیر کھول دیتی _ طہارت اور فریضہ کی ادائیگی کے بعد ان کو دوبارہ مسجد کے ستون سے باندھ دیتی تھیں، یہاں تك کہ فرشتہ وحی بشارت کے ساتھ آن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پہنچا كہ ابولبابہ كی توبہ قبول ہوگئي ہے_ان كی توبہ كے بارے میں سورہ توبہ كی آیت 102نازل ہوئي كہ :
" ان میں سے ایك گروہ نے اپنے گناہ كا اعتراف كرلیا كہ انہوں نے نیك و بد اعمال كو با ہم ملادیا ہے عنقریب خدا ان كی توبہ قبول كرلے گا بیشك خدا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے_" (10)
لوگوں نے خوشی میں چاہا كہ ابولبابہ كی رسّی كو كھول دیں لیكن اس نے كہا كہ رسول خدا (ص)

122

میری رسیوں كی گرہیں كھولیں گے جب آنحضرت(ص) نماز كے لئے مسجد میں تشریف لائے تو آپ (ص) نے ان كی رسی كی گرہوں كو كھول دیا_ ابولبابہ تمام عمر نیكی اور اچّھے عمل پر باقی رہے اور پھر كبھی بھی محلہ بنی قریظہ میں آپ نے قدم نہیں ركھا_(11)

بنی قریظہ كا اپنے آپ كو رسول خدا (ص) كے حوالے كرنا
یہودیوں سے مذاكرات اور گفتگو كسی نتیجے تك نہ پہنچ سكی _ كچھ دن تك انہوں نے اپنے آپ كو رسولخدا(ص) كے حوالے كرنے سے انكار كیا_ رسول خدا (ص) نے لشكر اسلام كو آمادہ رہنے كا حكم دیا تا كہ حملہ كر كے ان كے قلعے كو فتح كیا جائے_ یہودیوں نے سمجھ لیا كہ لشكر اسلا م كا حملہ اور ان كی كامیابی یقینی ہے، بھاگنے كا كوئي راستہ باقی نہیں ہے، مجبوراً قلعے كے دروازوں كو كھول دیا اور بلا قید و شرط خود كو لشكر اسلام كے حوالہ كردیا_(12)
حضرت علی (ع) اپنے لشكر كے ہمراہ قلعے میں داخل ہوئے اور ان سے مكمل طور پر ہتھیار كھوالئے (13) پھر رسول خدا (ص) نے مردوں كو قید خانے میں منتقل كرنے كا حكم صادر فرمایا اور ان كی حفاظت كی ذمہ داری محمد بن مَسلَمَة كے سپرد كي، عورتوں اور بچّوں كو رسول خدا (ص) كے حكم كے مطابق دوسری جگہ نگرانی میں ركھا گیا_ (14)

سعد بن معاذ كا فیصلہ
بنی قُرِیَظہ كے یہودی چونكہ قبیلہ اَوس كے ہم پیمان تھے لہذا انہوں نے پیش كش كی كہ ان كے بارے میں سَعدبن مُعاذ فیصلہ كریں وہ لوگ اس فكر میں تھے كہ شاید گزشتہ دوستی كی بدولت سَعدبن مَعاذ ان كی سزا میں تخفیف كے قائل ہوجائیں گے_

123

قبیلہ اَوس كے لوگوں نے رسول خدا (ص) سے نہایت اصرار كے ساتھ یہ درخواست كی كہ اس گروہ كو آزاد كردیں، وہ لوگ قبیلہ خَزرَج سے رقابت كی بناپر اپنی بات پر اصرار كر رہے تھے اس كی وجہ یہ تھی كہ پیغمبر اسلام (ص) نے بنی قَینقاع كو" عبداللہ بن اُبّی خَزرجی "كی خواہش پر آزاد كردیا تھا_ رسول خدا (ص) نے ان لوگوں سے بھی فرمایا كہ " كیا تم اس بات كے لئے تیار ہو كہ تمہارے بزرگ سَعدبن مُعَاذ ا ن كے بارے میں فیصلہ كردیں؟" سب نے كہا كہ ہاں، اے اللہ كے رسول(ص) ہم بھی ان كے فیصلے كے سامنے سرجھكا دیں گے" (15)
رسول خدا (ص) نے سَعدبن مُعَاذ كو بلانے كے لئے آدمی بھیجا _ اس وقت آپ ہاتھ كی رگ كٹ جانے كی وجہ سے زخمی حالت میں بستر پر رُفَیْدَہ نامی عورت كے خیمہ میں پڑے تھے جس نے جنگی مجروحین كی خدمت كے لئے اپنی زندگی وقف كردی تھی _ اَوس كے جوانوں نے ان كو چارپائي پر لٹایا اور رسول خدا (ص) كی خدمت میں لے چلے راستہ میں انہوں نے سَعد سے درخواست كی كہ اپنے ہم پیمان كے ساتھ اچّھا سلوك كرنا، انہوں نے جواب میں فرمایا كہ " سَعد كے لئے وہ زمانہ آن پہنچا ہے كہ جس میں كسی ملامت كرنے والے كی ملامت سے سَعد ڈرنے والا نہیں ہے_"
جب سَعد لشكر گاہ میں پہنچے تو آنحضرت(ص) نے فرمایا كہ تم اپنے بزرگ كے احترام میں كھڑے ہوجاؤ حاضرین اُٹھ كھڑے ہوئے سَعد نے رسول خدا (ص) كے عدالت پر مبنی حكم كے بعد مہاجر و انصار سے یہ عہد لیا كہ وہ جو حق سمجھیں گے اس كا اجراء ہوگا اور بنی قُرِیَظہ كے یہودیوں نے بھی اس كو قبول كیا_(16)
اس كے بعد سعد ابن معاذ نے بہ آواز بلند اعلان كیا كہ "یہودیوں كے مرد قتل كردیئےائیں عورتیں اور بچّے اسیر بنا لئے جائیں اور ان كے اموال كو ضبط كرلیا جائے"

124

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رسول خدا (ص) نے فرمایا کہ " سعد ابن معاذنے قانون الہی کے مطابق فیصلہ کیا" (17)

سَعد کے فیصلے کی دلیلیں
1: یہودیوں کی دینی کتاب (تورات) کا فیصلہ ،جو بلا شك و شبہ یہودیوں کو قبول ہوگا_
کیونکہ تورات میں آیا ہے کہ " جب تم جنگ کے ارادے سے کسی شہر کا قصد کرو تو پہلے ان کو صلح کی دعوت دو اگر وہ لوگ جنگ کو ترجیح دیں تو شہر کا محاصرہ کرو اور جب شہر پر تسلّط ہوجائے توتمام مردوں کو تہ تیغ کردو او رعورتوں ، بچّوں ، جانوروں اور جو کچھ بھی شہر میں ہو اس کو مال غنیمت میں شامل کرلو" _(18)
2: مدینہ میں وارد ہونے کے بعد پیغمبر اکرم (ص) کا یہودیوں سے معاہدہ_ جس معاہدے پر فریقین کے دستخط ہوئے تھے اس کی ایك دفعہ یہ تھی کہ جب یہود پیغمبراکرم (ص) اور ان کے ساتھیوں کے خلاف کوئي قدم اٹھائیں یا اسلحہ اور سواری ان کے دشمنوں کو دیں تو پیغمبر اسلام(ص) کو ان کا خون بہانے ،ان کے اموال کو ضبط کرنے اور ان کی عورتوں اور بچّوں کو اسیر کرنے کا حق حاصل ہوگا_
3: سَعد اور سارے دور اندیش مسلمان اس بات کو جانتے تھے کہ اگر وہ لوگ اس مہلکہ سے جان بچاکر نکل گئے تو بنی قَینُقاع کے یہودیوں کی طرح کہ جنہوں نے اپنی تحریك پر احد کی جنگ چھیڑدی تھی اور بہت سے لوگوں کی شہادت کا سبب بن گئے تھے اور بنی نَضیر کی طرح کہ جنہوں نے جنگ احزاب کا فتنہ کھڑا کردیا اور قریب تھا کہ اسلام کی بنیاد کو اکھاڑ دیں، یہ لوگ بھی اسلام کے خلاف عظیم اتحادی لشکر بنالیں گے اور ان خطرناك عناصر کا زندہ رہنا اسلامی تحریك کے لئے مفید نہیں تھا_

125

پیمان شکنی کا انجام

رسول خدا (ص) نے حکم دیا کہ اسیروں کے ساتھ اچھا سلوك کیا جائے _ اس لئے زیادہ مقدار میں ٹھنڈا پانی ان کے سامنے رکھا گیا_ پھر آنحضرت(ص) کے حکم کے مطابق خندق کھودی گئي اور سات سو 700(-16) بدبخت جنگجو یہودیوں جو صلح و آشتی ، جیو اور جینے دو، کے خصوصی سلوك کے باوجود پیمان شکنی کے ذریعہ مسلمان کو نیست و نابود کردینے کا قصد رکھتے تھے ، ان کو حضرت علي(ع) اور زبیر کی تلوار نے فنا کے گھاٹ اتار دیا_ کچھ لوگ قبیلہ اوس کے افراد کے ذریعہ ہلاك ہوئے_جی ہاں عہد شکنی کرنے والا ضرور کیفر کردار تك پہنچتا ہے_ قتل کئے جانے والوں میں وہ عورت بھی تھی جس نے محاصرے کے دوران قلعے کے ا وپر سے پتّھر گرا کر" خَلَادبن سُوَید "کو شہید کردیا تھا_(20)
اس گروہ کے خاتمے کے بعد مدینہ خائن عناصر کے وجود اور مسلح داخلی ریشہ دوانی کرنے والے اس گروہ سے پاك ہوگیا جو ملك میں رہ کردو سروں کے مفاد میں کام کرتے تھے_

اساری اور مال غنیمت
بنی قُریَظہ سے جو مال غنیمت ہاتھ لگا تھا اس میں پندرہ سو تلواریں ، تین سو زرہیں، دو ہزار نیزے ،دھات اور چمڑے کی بنی ہوئي پندرہ سوسپر، بہت زیادہ لباس بر تن اور گھر کے سامان ، نیز بہت زیادہ شراب تھی جس کو زمین پر بہادیا گیا (21)_
رسول خدا (ص) نے مال غنیمت کا خمس نکالنے کے بعد بقیہ مال مجاہدین کے درمیان تقسیم کردیا_ پھر آپ(ص) نے سَعدبن عُبَادَة کو بنی قُریَظہ کے اسیروں کے ساتھ شام بھیجا تا کہ ان کو بیچنے کے بعد سپاہ اسلام کے لئے گھوڑے اور اسلحہ مہیّا کریں (22) یہ جنگ 8ذی الحجہ 5 ہجری قمری بمطابق 2 مئي 627 عیسوی کو تمام ہوئي_

126

سوالات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1_ رسول خدا (ص) نے دشمن کے درمیان کیسے اختلاف ڈالا؟
2_ لشکر احزاب کی شکست کے اسباب بیان کیجئے_
3 _ رسول خدا(ص) نے بنی قریظہ کے خلاف لشکر کشی کیوں کي؟
4_ کیا سَعدبن مُعاذ نے یہودیوں کے بارے میں عادلانہ فیصلہ کیا؟
5_ابولبابہ کون سی خیانت کے مرتکب ہوئے_

حوالہ جات:

1_ سیرة ابن ہشام ج 3 ص 234_ بحارالانوار ج 20ص 252_
2_ سیرة ابن ہشام ج 3 ص 240_ مغازی واقدی ج 2 ص 480، تاریخ طبری ج 2 ص 578
3_ تاریخ طبری ج 2 ص 580_ سیرة ابن ہشام ج 3 ص 242_ مغازی واقدی ج2ص 489_
4_ مرحوم استاد ڈاکٹر ابراہیم آیتی کی یاد تازہ رہے انہوں نے شہداء احزاب کی تعداد بارہ اور قریش کے مقتولین کی تعداد چار لکھی ہے " تاریخ پیامبر " مطبوعہ دانشگاہ تہران ص 373_ 372 ملاحظہ ہو _ اسی طرح مشہور مورخ یعقوبی نے شہداء مسلمین کی تعداد چھ اور کشتگان قریش کی تعداد آٹھ بتائي ہے _ تاریخ یعقوبی ج 2 ص 51 مطبوعہ بیروت_
5_یَا اَیُّہا الَّذینَ آمَنُوا اذکُرُوا نعمَةَ الله عَلیکمُ اذ جائَتکُمْ جُنُودٌ فَأرسَلنَا عَلَیہم ریحاً و جُنوداً لَم تَرَوہا و کَانَ الله بما تعملون بَصیراً (احزاب _9)
6_ اَلآن نغْزُوہُم وَ لا یَغْزونا (ارشاد شیخ مفید/ 56)_
7_ مسعودی کی نقل کے مطابق 15 دن جبکہ ابن ہشام و غیرہ کے نزدیك 25 دن ر _ك سیرہ ابن ہشام ج3 ص 246_
8_ تاریخ طبری ج 2 ص 584/582_ مغاری واقدی ج 2 ص 500/497_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 74، سیرہ ابن ہشام ج 3 ص 244/ 250
9_ یا ایّہا الذین آمنوا لا تخونوا الله و الرَّسُولَ و تَخونواَ اماناتکُم و اَنتُم تعلمون (انفال27)
10_ و آخرون اعترفوا بذنوبہم خَلَطُوا عَمَلاً صَالحاً و آخَرَ سَیئاً عسی الله اَن یَتُوبَ عَلَیہم انَّ الله غَفُورٌ رَحیم(توبہ 102) سیرة ابن ہشام ج 2 ص 237، 238_ تاریخ طبری ج 2 ص 585_
11_ مغازی واقدی ج 2 ص 509_

12_ ایضاً_
13_ فروغ ابدیت ج 2، ص 561_
14_مغازی واقدی ج 2، ص 510_
15_ ارشاد شیخ مفید ص 58_ سیرة ابن ہشام ج 2 ص 239_
16_ جناب سعد ایك متقی ، عادل، دانش مند اور سیاسی سوجھ بوجھ رکھنے والے انسان تھے_ جنگ احزاب میں جو زخم ان کو لگا تھا اس بناپر وہ بستر شہادت پر پڑے ہوئے اپنی زندگی کے آخری دن گزار رہے تھے ظاہر ہے کہ ایسا آدمی اپنی نفسانی خواہش کے زیر اثر فیصلہ نہیں کریگا اور مصالح اسلامی کو یہودیوں کے ساتھ اپنی دیرینہ دوستی پر فدا نہیں کرے گا اور یہودیوں کی عظیم خیانت کے باوجود ان پر زیادتی نہیں کرے گا _
17_ مغازی واقدی ج 2 ص 510_512_
18_ تورات سفر تثنیہ، فصل 20_
19_ ان کی تعداد 600، 650 اور 900 بھی لکھی گئي ہے_
20_ مغازی واقدی ج 2 ص 517/513_
22_ مغازی واقدی ج 2 ص 510_ بحار الانوار ج 20 ص 212_
21_ مفازی واقدی ج 2 ص 523_

ساتواں سبق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چھ ہجری کاآغاز
غزوہ بنی لحیان
مفسدین فی الارض کا قتل
غزوہ بنی مصطلق
ایك حادثہ
زیدبن ازقم کا آنحضرت(ص) کو خبر پہنچانا
باپ اور بیٹے میں فرق
بنی مصطلق کا اسلامی تحریك میں شامل ہونا
ایك فاسق کی رسوائي
آنحضرت(ص) کی بیوی پر تہمت
صلح حدیبیہ
مکہ کی راہ پر
قریش کا موقف
قریش کے نمائندے آنحضرت(ص) کی خدمت میں
آنحضرت(ص) کے سُفرائ
بیعت رضوان
صلح نامے کا متن
صلح کے مخالفین
ابوبصیر کا واقعہ اور صلح نامے کی دوسری شرط کا خاتمہ
صلح حدیبیہ کے نتائج کا تجزیہ
سوالات

چھ ہجری کا آغاز

یہ سال ، سیاسی اور جنگی اعتبار سے تاریخ اسلام میں اہم ترین سال شمار کیا جاتا ہے_اس لئے کہ لشکر احزاب کی شکست اور ہجرت کے پانچویں سال یہودیوں پر مسلمانوں کی کامیابی کے بعد لشکر اسلام کے حملے شروع ہوئے_ اس طرح کہ اس سال 24 جنگی دستے (سریہّ) مختلف ذمہ داریوں کے ساتھ بھیجے گئے اور ان میں سے بہت سے گروہ اہم کامیابیوں اور بہت زیادہ مال غنیمت کے ساتھ مدینہ واپس آئے _اس سال چار غزوات اور کل 28 جنگی حملے وقوع پذیر ہوئے (1)اور صلح حدیبیہ کا اہم معاہدہ بھی اسی سال طے پایا _اب اختصار کے ساتھ اس سال کے اہم جنگی واقعات بیان کرتے ہیں_

غزوہ بنی لحی ان
یکم ربیع الاوّل 6 ہجری (2)بمطابق 23 جولائي سنہ 627ئ بروز منگل_
سنہ 4 ہجری میں بَنی لحیان کے ہاتھوں مبلغین اسلام کی شہادت کے سلسلے میں رونما ہونے والے بدترین سانحے "رجیع " کے مجرمین کو تنبیہ کرنے کیلئے رسول خدا(ص) تیار ہوئے _ اب دو سال کے بعد جو رسول خدا(ص) کو مناسب موقع ملا تو آپ (ص) نے ابن ام مکتوم کو مدینہ میں

اپنا جانشین معین فرمایا اور لشکر اسلام کے ایك ہزار افراد کے ساتھ مختصر راستے سے شمال کی طرف روانہ ہوئے_ اور یوں ظاہر کیا کہ جیسے آپ(ص) شام جار ہے ہوں لیکن چند منزلیں طے کرنے کے بعد آپ داہنی طرف مُڑ گئے اور نہایت تیزی سے بَنی لحیَان کی طرف آگئے_مگر لشکر اسلام کی آمد سے، دشمن آگاہ تھے لہذا پہاڑوں کی طرف بھاگ

گئے_رسول خدا(ص) نے ايك جنگى مشق كى اور لشكراسلام كے دستوں كے ساتھ را ہ مكّہ ميں واقع "عُسفَان "كى طرف روانہ ہوئے اور پھر آپ نے دو جاسوسوں كو مامور كيا كہ وہ قريش كى خبر لائيں_
اس جنگى مشق نے قرب و جوار ميں آباد قبائل كى نفسيات پر بہت گہرا اثر ڈالا اور قريش كى شان و شوكت اور وقار ان كى نظروں سے گر گيا_لشكر اسلام اس مشق كے بعد واپس مدينہ لوٹ آيا (3)

مفسدين فى الارض كا قتل (مطالعہ كيلئے)
تاريخ: شوال 6ہجري
قبيلہ عُرَينَہ سے آٹھ آدمى مدينہ آئے اور انہوں نے اسلام قبول كر ليا _ مدينہ كى آب وہوا ان كوراس نہ آئي اور وہ بيمار پڑگئے_ رسول خدا(ص) نے ان كو اپنے اونٹوں كى چراگاہ پر بھيج ديا تا كہ وہ لوگ كھلى ہوا ميں تازہ دودھ پى كر صحت مند ہو جائيں_
چند دنوں تك جو ، ان لوگوں نے اونٹوں كا دودھ استعمال كيا تو تندرست و توانا ہوگئے ليكن بجائے اس خدمت كى قدر دانى كے انہوں نے رسول خدا(ص) كے چرواہے "يسار" كو نہايت بيدردى سے قتل كرديا اس كے ہاتھ پاؤں اور سر قلم كرديا ، زبان اور آنكھوں ميں

133
كانٹے چبھوديئےور پھر رسول خدا(ص) كے تمام پندرہ اونٹوں كو چُرا لے گئے_
آپ(ص) نے "كُرزَ بن جَابر "كو 20 افراد كے ساتھ ان كا پيچھا كرنے كے لئے بھيجا_ كُرْز اور اس كے ساتھى ان كو اسير كر كے مدينہ لائے رسول خدا(ص) نے حكم ديا كہ زمين پر فساد پھيلانے والوں كے ہاتھ پير كاٹ كر، سُولى پر لٹكا ديا جائے _اس طرح سے ان كو خيانت كى سزا مل گئي _قرآن مجيد كى يہ آيت مفسدين كے بارئے ميں نازل ہوئي كہ :
" ان لوگوں كى سزا جو لوگ خدا اور اس كے رسول (ص) كے ساتھ جنگ كرتے ہيں اور زمين پر فساد پھيلانے كى كوشش كرتے ہيں، سوائے اس كے اور كچھ نہيں ہے كہ وہ قتل كئے جائيں يا سُولى چڑھا ديئےائيں يا ان كے ہاتھ پير مخالف سمتوں سے كاٹ ديے جائيں يا ان كو ملك بدر كرديا جائے ان كے لئے دنيا ميں تباہى اور آخرت ميں عذاب عظيم ہے_(4)

غزوہ بنى مُصطَلَق يا مُرَيسيع
شعبان 6 ہجرى (5)بمطابق نومبر ،دسمبر 627ئ
رسول خدا(ص) كو خبر ملى كہ بنى مُصطَلَق (قبيلہ خزاعہ كى ايك شاخ) سپاہ اسلام كے خلاف اسلحہ اور لشكر جمع كرنے كى فكر ميں ہيں_ رسول خدا(ص) نے تحقيق كے لئے بُريدة بن حُصَيد اَسلَمى كو اس علاقے ميں بھيجا ، برُيدہ ،بنى مُصطَلَق كى طرف روانہ ہوئے اور اجنبى بن كر قبيلے كے سردار سے رابطہ قائم كيا اور واپسى پراس خبر كے صحيح ہونے كى تائيد كى _
رسول خدا(ص) نے ابوذر غفارى كو مدينہ ميں اپنا جانشين مقرر كيا اورايك ہزار جان بازوں كے ہمراہ پير كے دن دوسرى شعبان كو دشمن كى طرف چل پڑے اور چاہ مُريَسْيَع (6) كے پاس خيمہ زن ہوئے اس غزوہ ميں كچھ ايسے منافقين بھى مال غنيمت كے لالچ ميں لشكر

134
اسلام كے ساتھ ہوگئے جو كسى جنگ ميں حضرت(ص) كے ساتھ نہيں تھے_
مقام مُريَسْيَع ميں دونوں لشكروں كى صفينآراستہ ہوئيں _ فرمان رسول خدا(ص) كے مطابق تيراندازوں نے حملہ كيا اور تھوڑى دير ميں بنى مصطَلَق ہارگئے اور ان كا ايك آدمى بھى فرار نہ كر سكا _ ان كے دس آدمى مارے گئے اور باقى اسير ہوئے _اس حملے ميں ايك مسلمان بھى شہيد ہوا _
جنگ ميں مال غنيمت كے طور پر دو ہزار اونٹ اور پانچ ہزار گوسفندمسلمانوں كے ہاتھ آئے اور دو سو خاندان بھى اسير ہوئے(7)

ايك حادثہ
جنگ ختم ہونے كے بعد واپسى راہ ميں ايك چھوٹا سا حادثہ پيش آگيا ، اگررسول خدا(ص) اس پر مخصوص مہارت كے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ساتھ قابو نہ پاگئے ہوتے تو اسلام کے لئے ایك نیا خطرہ بن جاتا_
پانی کے بارے میں جَہْجاہ غفاری جوکہ عمر بن خطاب کا غلام اور مہاجرین میں سے تھا، اور سنَان جُہْنی جو کہ انصار میں سے تھا، آپس میں اُلجھ گئے _ سنَا ن نے مدد کیلئے آواز دی اے انصار اورجہجاہ نے مدد کے لئے پکارا،اے مہاجرین نزدیك تھا کہ بہت بڑا ہنگامہ کھڑا ہو جائے_ منافقین کے سردار عبد اللہ بن اُبی نے موقع کو غنیمت جانا اور اپنے آس پاس کے لوگوں سے بولا_
خدا کی قسم ہمارا اور ان جلابیب (8) کا معاملہ اس مثل جیسا ہے کہ " اپنے کُتّے کو موٹا کرو تا کہ وہ تمہیں ہی کو کاٹ کھائے_" لیکن خدا کی قسم جب ہم مدینہ پلٹ کے جائیں

گے تو چونکہ ہم مدینہ کے با عزّت لوگ ہیں اس لئے ان زبوں حال اور بے چارے مہاجرین کو باہر نکال دیں گے(9)

زید بن ارقم کا آنحضرت(ص) کو خبر پہنچانا
زید بن ارقم نے جب عبد اللہ بن اُبی کی باتیں سنیں تو رسول خدا(ص) کے پاس گئے اور اس کی سازش آمیز اور منافقانہ باتوں کو پیغمبر اکرم (ص) کے سامنے نقل کردیا _رسول خدا(ص) نے زید کی خبر کے بارے میں وحی کے ذریعہ اطمینان حاصل کرلینے کے بعد زید کے کان کو پکڑ کر کہا " یہ اس شخص کے کان ہیں جس نے اپنے کانوں کے ذریعہ خدا سے وفا کی ہے_"
عبد اللہ بن اُبیّ نے جب زید کے اطلاع دینے کی خبر سُنی تو رسول اللہ (ص) کے پاس پہنچا اور آنحضرت(ص) کے سامنے جھوٹی قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں نے ایسی بات نہیں کہی اور چونکہ وہ اپنے قبیلے کے درمیان بزرگوں اور صاحب احترام شخصیتّوں میں شمار کیا جاتا تھا اس لئے انصار میں سے کچھ لوگ پیغمبر اکرم (ص) کے حضور میں پہنچے اور ابیّ کے فرزند کی حمایت میں کہا کہ شاید زید نے ایسی بات کا وہم کیا ہو یا ان کے کانون نے غلط سُنا ہو یہاں تك سورہ منافقون کے نازل ہونے کے بعد اس پاك دل نوجوان کو اطمینان حاصل ہوا اور عبداللہ بن ابیّ ذلیل ہوا_(10)
عمر بن خطاب نے اس واقعہ کو سُننے کے بعد رسول خدا(ص) سے خواہش ظاہر کی کہ عبداللہ بن اُبیّ قتل کو کردیا جائے _ لیکن آنحضرت (ص) نے فرما یا کہ " ایسی صورت میں دشمن کہیں گے کہ محمد(ص) اپنے اصحاب کو قتل کررہے ہیں مصلحت یہ ہے کہ ہم جلد سے جلد نکل چلیںتا کہ باطل اندیشے دلوں سے رخت سفر باندھ کر نکل جائیں"_

کوچ کا حکم ہونے کے بعد لشکر اسلام ایك رات دن مسلسل چلتا رہا_ یہاں تك کہ آفتاب ان کے سر پر پہنچ گیا، اس وقت ٹھہر نے کا حکم دیا گیا _ جاں بازان اسلام تھکن کی وجہ سے خاك پر پڑے رہے اور گہری نیند سوگئے _ اس اطمینان اور خوشی کے ساتھ جو ایك لمبی اور غیر معمولی تھکن کے بعد روح و اعصاب کو حاصل ہوتی ہے ، کدورتیں دلوں سے نکل گئیں اور کینہ کی آگ خود بخود بجھ گئي_(11_12)

باپ اور بیٹے میں فرق
عبد اللہ بن اُبی کے بیٹے نے سوچا کہ شاید رسول خدا(ص) اس کے باپ کے قتل کا فرمان صادر کریں گے تو فوراً رسول خدا(ص) کے پاس آیا اور کہنے لگا " اے رسول اللہ سب لوگ جانتے ہیں کہ کوئي بھی میری طرح باپ سے نیك بر تاؤنہیں کرتا لیکن اگر آپ(ص) کا فرمان یہ ہے کہ وہ قتل کیا جائے تو آپ(ص) حکم دیں میں خوداسے قتل کروں گا"_
رسول خدا(ص) نے جواب دیا " نہیں تم اس کے ساتھ اچّھا سلوك کرو " پیغمبراکرم (ص) کے بزرگانہ سلوك نے ابن ابیّ کے دوستوں کے در میان اس کی حیثیت و شخصیّت کو جھنجھوڑ کرر کھ دیا _ یہاں تك کہ لوگ کھلم کھلا اس کو برا بھلا کہنے لگے_
رسول خدا(ص) نے عفو و در گذر کے ذریعے خطرناك دشمن کو ٹکڑ ے ٹکڑے کر ڈالا،ایك دن آپ (ص) عمر بن خطاب کو مخاطب کر کے فرمایا جناب عُمر سے خطاب کرتے ہوئے آپ(ص) نے کہا کہ " جس دن تم اس کو قتل کرنے کے لئے کہہ رہے تھے اگر میں قتل کر دیتا تو اس کے دفاع میں بجلیاں کوند پڑتیںلیکن اگر آج ہم اس کے قتل کا حکم دیدیں تو لوگ اس کی جان کے درپے ہو جائیں گے_(13)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

137

بَني مُصْطَلِقْ کا اسلامی تحريك ميں شامل ہونا

جب رسول خدا(ص) نے مال غنيمت اور اساری کو مسلمانوں کے درميان تقسيم کيا اس وقت بنی مصطلق کے رئيس " حارث بن ابی ضرار" کی بيٹي"جوُيرْيہ" ايك مسلمان کے حصّے ميں آئيں انہوں نے اپنے مالك سے طے کيا کہ ميں کچھ رقم ادا کرکے آزاد ہو جاؤں گی ليکن ان کے پاس پيسے نہيں تھے_ان کی صرف ايك اميد تھی پيغمبر اکرم (ص) کالطف و مہرباني، پيغمبر اکرم (ص) کے پاس آئيں اور کہا" ميں حارث کی بيٹی ہوں اور اسير ہو کر آئي ہوں _ور ميں نے يہ طے کر ليا ہے کہ کچھ پيسے ادا کرکے آزاد ہو جاؤں اے اللہ کے رسول (ص) ميں آئي ہوں تا کہ اس رقم کی ادائيگی ميں آپ(ص) ميری مدد فرمائيں _ "رسول خدا(ص) نے فرمايا کہ " آيا تمہيں يہ پسند ہے کہ مينتمہارے لئے اس سے بہتر کا م انجام دوں ؟ جن پيسوں کی تم قرض دار ہو اس کو ميں ادا کردوں پھر تم سے شادی کرلوں ؟ جُوَيْريّہ اس پيش کش سے مسرور ہوگئيں_ جُوَيْريّہ سے رسول خدا(ص) کی شادی کی خبر اصحاب ميں پھيل گئي لوگوں نے بنی مُصطَلق کے پيغمبر اکرم (ص) کے رشتہ دار بن جانے کے احترام ميں اپنے اساری کو آزاد کرديا _ جب بنی مُصْطَلق نے لشکر اسلام کا يہ بڑا پن اور در گذر ديکھا تو مسلمان ہو گئے اور ايك با برکت شادی کے نتيجہ ميں وہ سب کے سب اسلامی تحريك ميں شامل ہوگئے_(14)

ايك فاسق کی رسوائي

بنی مصْطَلق کے مسلمان ہو جانے کے بعدرسول خدا(ص) (ص) نے وَليد بن عُقْبة بن اَبی مُعيط کو ان کی طرف زکوة وصول کرنے کے لئے بھيجا_ بنی مصطلق نے جب سُنا کہ پيغمبر اکرم (ص) کا

138

نمائندہ ان کی طرف آرہا ہے تو وہ استقبال کے لئے دوڑ پڑے ليکن وليد دڑگيا اور اس نے خيال کيا کہ وہ لوگ جنگ کرنے کے لئے آمادہ ہيں ، لہذا اس نے مدينہ واپس آکر رسول (ص) خدا سے کہا کہ " وہ لوگ مجھے قتل کردينا چاہتے تھے اور انہوں نے زکوة ادا کرنے سے بھی انکار کرديا ہے "_

بنی مُصْطَلق کے ساتھ دوبارہ جنگ کی باتيں لوگوں کی زبان پر چڑ ھ گئيں اس واقعہ کے بعد بنی مُصْطَلق کا ايك وفد مدينہ آيا اور اس نے حقيقت حال بيان کی (15) اس واقعہ کے بارے ميں سورہ حجرات کی مندرجہ ذيل آيت نازل ہوئي :

" اے ايمان لانے والو اگر کوئي فاسق تمہارے پاس کوئي خبر لائے تو اس کی تحقيق کرو کہيں ايسا نہ ہو کہ نادانی کی بنا پر لوگوں (کی جان و مال) کو نقصان پہنچادو پھر (جب معلوم ہو کہ فاسق نے جھوٹ بولا تھا)تو جو کچھ کيا ہے اس پر تم کو پشيمانی ہو_(16)

آنحصرت(ص) کی بيوی پر تہمت (واقعہ افك)(مطالعہ کيلئے)

رسول خدا(ص) جب بھی سفر پر جانا چاہتے (حتّی کہ جنگ کے لئے بھي) تو اپنی بيويوں کے درميان قرعہ نکالتے تھے جس کے نام قرعہ نکل آتا اسی بيوی کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے_

غزوہ بنی مُصْطَلق کے موقع پر جناب عائشےہ کے نام قرعہ نکلا آپ(ص) انہيں اپنے ساتھ لے گئے_جنگ سے واپسی کے دوران جب مدينہ کے قريب پہنچے تو وہيں ٹھہر گئے اور آرام کرنے لگے_اسی اثنا ميں عائشےہ اس بات کی طرف متوجہ ہوئيں کہ ان کا گلوبند گم ہو گيا ہے اس کو ڈھونڈنے کے لئے آپ خيمہ گاہ سے دور چلی گئيں جب واپس پلٹيں تو لشکر اسلام وہاں سے کوچ کرچکا تھا اور عائشےہ تنہا رہ گئي تھيں_ ايك متقی اورنيك شخص جن کا نام صفوان

139

بن مُعطل تھا اورجو لشکر اسلام کے پيچھے پيچھے اطلاعات حاصل کرنے کے لئے چلا کرتے تھے ، وہاںپہنچے اور جناب عائشےہ کو ديکھا کہ وہاں تنہا ہيں _ نہايت ادب سے اونٹ سے نيچے اُترے ، اونٹ کو زمين پر بٹھايا اور خود دورکھڑے ہوگئے يہاں تك کہ عائشےہ اونٹ کی پشت پر سوار ہوگئيں انہوں نے اونٹ کی مہار پکڑی اور راستے ميں گفتگو کئے بغير مدينہ لے آئے_جب يہ لوگ مدينہ پہنچے تو منافقين نے عبداللہ بن اُبيّ کی قيادت ميں صفوان اور عائشےہ کے بارے ميں

تہمتيں تراشيں ، ناواقف ان تہمتوں كولے اڑے ،مدينہ ميں تہمتوں اور افواہوں كا بازار گرم تھا ، اور ہر آدمى ايك الگ بات كہنے لگا ، جناب عائشےہ بيمار ہوگئيں اور اس تہمت كے غم ميں جو بے گناہى كے با وجود ان پر لگائي گئي تھى روتى رہتيں اور كسى وقت چين نہ پاتيں ، قريب تھا كہ اس موضوع پر فتنہ بر پا ہوجائے كہ سورہ نور كى آيات نمبر 11 سے 27 تك نازل ہوئيں اور عائشےہ كو يہ خوش خبرى سنائي گئي كہ خدا تمہارى پاكيزگى پر گواہ ہے_(17)پھر رسول خدا(ص) نے تہمت لگانے والوں پر حد جارى كى _ جن لوگوں پر حدجارى كى گئي ان ميں حسّان بن ثابت اور حَمنہ كا نام بھى نظر آتا ہے_(18)

ابن اسحاق كہتا ہے كہ بعد ميں معلوم ہوا كہ صفوان بن معطل در اصل مرادنگى سے عارى اور عورتوں كے ساتھ نزديكى نہيں كر سكتا تھے_ يہ مرد پارسا كسى جنگ ميں شہيدہو گئے_(19)

صلح حديبيہ

ذى قعدہ 7 ہجرى بمطابق فرورى و مارچ 628 عيسوي

مكہ كى راہ پر:

لشكر اسلام كى پے در پے كاميابيوں اور مشركين مكّہ كى گوشہ گيرى نے پيغمبر اكرم (ص) كو اس بات پر آمادہ كيا كہ دوسرى بار جزيرة العرب ميں مسلمانوں كى حيثيت و وقار كے استحكام كے لئے اقدام كريں _آپ(ص) نے حكم ديا كہ مسلمان سفر حج كے لئے تيار ہو جائيں اور ہمسايہ قبائل جو ابھى تك حالت شرك پر باقى تھے ان سے آپ نے مسلمانوں كے ساتھ اس سفر پر چلنے كى خواہش ظاہر كى _ ان ميں سے بہت سے لوگوں نے عذر پيش كيا اور ساتھ چلنے سے انكار كرديا _

اس سفر ميں عبادتى اور معنوى خصوصيات كے علاوہ مسلمانوں كے لئے وسيع اجتماعى اور سياسى مصلحتيں بھى تھيں_ اس لئے كہ عرب كے متعصب قبائل نے مشركين كے غلط پروپيگنڈے كى بنا پر يہ سمجھ ركھا تھا كہ رسول خدا(ص) خانہ كعبہ كے لئے" جو سلف كى بارگاہ اور افتخار كا مظہر ہے" ، كسى طرح اس كى قدر و منزلت كے قائل نہيں ہيں اور اسى وجہ سے اسلام كے پھيلاؤ سے شدتّ كے ساتھ ہر اساں تھے _ اب غلط خيالات كے پردے چاك ہوئے اور انہوں نے ديكھ ليا كہ رسول خدا(ص) ، حج كو ايك واجب فريضہ جانتے ہيں _ ايك طرف اگر قريش مانع نہيں ہوئے اور زيارت كعبہ كى توفيق ہوگئي تو يہ مسلمانوں كے لئے بڑى كاميابى ہوگى كہ وہ چند سال كے بعد ہزاروں مشركين كى آنكھوں كے سامنے اپنى عبادت كے مراسم ادا كريں گے دوسرى طرف اگر قريش مسلمانوں كے مكّہ ميں داخل ہونے سے مانع ہوئے تو اعراب كے جذبات طبعى طورپر مجرو ح ہوجائيں گے كہ ان لوگوں نے مسلمانوں كو فريضہ حج انجام دينے كے لئے آزادكيوں نہ چھوڑا _ يہ سفر چونكہ جنگى سفر نہ تھا اس لئے پرسول خدا(ص) نے حكم ديا كہ ہر شخص اپنے ہمراہ صرف ايك تلوار " مسافر كا اسلحہ " كے

عنوان سے ركھ سكتا ہے _ اسكے علاوہ اور كوئي ہتھيار ركھنے كى اجازت نہيں ہے _رسول خدا(ص) نے قربانى كے لئے ستر(70) اونٹ مہيّا كئے اور چودہ سو مسلمانوں كے ساتھ مكہ كى طرف روانہ ہوئے اور مقام ذو الحليفہ ميں احرام باندھا_ آپ نے عباد بن بشر كو 20 مسلمانوں كے ساتھ ہر اول دستہ كے عنوان سے آگے بھيج ديا تا كہ را ستے ميںآنے والے لوگوں كے كانوں تك لشكر اسلام كى روانگى كى خبر پہنچا ديں اور كسى خطرے يا سازش كى صورت ميں اس كى خبر رسول خدا(ص) كو ديں_ (20)

قريش كا موقف

جب قريش ، رسول خدا(ص) كى روانگى سے آگاہ ہوئے تو انہوں نے بتوں (لات و عزّي) كى قسم كھائي كہ آنحضرت(ص) كو مكّہ ميں آنے سے روكيں گے _ قريش كے سرداروں نے رسول خدا (ص) كو روكنے كے لئے خالد بن وليد كو دو سو سواروں كے ساتھ مقام " كُراع الغَميم "بھيجا جہاں پہنچ كر يہ لوگ ٹھہر گئے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رسول خدا(ص) قریش کے موقف سے آگاہی کے بعد یہ چاہتے تھے کہ خونریزی کے ذریعے اس مہینے اور حرم کی حرمت مجروح نہ ہو اس لئے آپ(ص) نے راہنما سے فرمایا کہ کارواں کو اس راستے سے لے چلو کہ جس راستے میں خالد کا لشکر نہ ملے _
راہنما ، قافلہ اسلام کو نہایت دشوار گذار راستوں سے لے گیا یہاں تك کہ یہ لوگ مکہ سے 22 کیلومیٹر دور" حدیبیّہ" کے مقام پر پہنچ گئے_ آنحضرت(ص) نے سب کو یہ حکم دیا کہ یہیں اُتر جائیں اور اپنے خیمے لگالیں (21)

قریش کے نمائندے آنحضرت (ص) کی خدمت میں

قریش نے آنحضرت(ص) کے حقیقی مقصد سے با خبر ہونے کیلئے اپنے یہاں کی اہم شخصیتوں کو آپ(ص) کی خدمت میں بھیجا تا کہ وہ مسلمانوں کا مقصد جان لیں_
قریش کے پہلے نمائندہ وفدمیں بُدیل خزاعی قبیلہ خزاعہ کے افراد کے ساتھ آیا _ جب وہ رسول خدا(ص) سے ملا تو آپ(ص) نے فرمایا " میں جنگ کے لئے نہیں آیا میں تو خانہ خدا کی زیارت کے لئے آیا ہوں " نمائندے واپس چلے گئے اور انہوں نے یہ اطلاع قریش کو پہنچا دی _لیکن قریش نے کہا" خدا کی قسم : ہم ان کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے ، چاہے ان کا آنا خانہ خدا کی زیارت کی غرض سے ہی کیوں نہ ہو " _ د وسرے اور تیسرے نمائندہ وفود بھیجے گئے اور انہوں نے بھی " بُدیل " والی صورت حال بیان کی _
قریش کے تیسرے نمائندے " حلیس بن علقمہ " جو عرب کے تیر اندازوں کا سر براہ تھا، نے قریش کے سرداروں کو مخاطب کر کے کہا کہ " ہم نے ہرگز تم سے یہ معاہدہ نہیں کیا کہ ہم خانہ خدا کے زائرین کو روکیں گے ، خدا کی قسم اگر تم لوگ، محمد(ص) کو آنے سے روکو گے تو میں اپنے تیرانداز ساتھیوں کے ساتھ تمہارے اوپر حملہ کرکے تمہاری اینٹ سے اینٹ بجادوں گا _ قریش اپنے اندر اختلافات رونما ہونے سے ڈرگئے اور انہوں نے "حلیس "کو اطمینان دلایا کہ ہم کوئي ایسا راستہ منتخب کریں گے جوتمہاری خوشنودی کا باعث ہوگا_
قریش کا چوتھا نمائندہ "عُروۃ بن مسعود "تھاجس پر قریش اطمینان کامل رکھتے تھے_ وہ جب رسول خدا (ص) سے ملا تو اس نے کوشش کی کہ اپنی باتوں میں قریش کی طاقت کو زیادہ اور اسلام کی قوّت کو کم کرکے پیش کرے اور مسلمانوں کو جھك جانے اور بلا قید و شرط واپس

جانے پر آمادہ کرلے_ لیکن جب وہ واپس گیا تو اس نے قریش سے کہا کہ " میں نے قیصر و کسری اور سلطان حبشہ جیسے بڑے بڑے بادشاہوں کو دیکھا ہے مگر جو بات محمد(ص) میں ہے وہ کسی اور میں نہیں "_
میں نے دیکھا کہ مسلمان ان کے وضو کا ایك قطرہ پانی بھی زمین پر گرنے نہیں دیتے وہ لوگ تبرك کے لئے اس کو جمع کرتے ہیں اور اگر ان کا ایك بال بھی گر جائے تو ان کے اصحاب فوراً تبرك کے لئے اُٹھا لیتے ہیں ، لہذا اس خطرناك موقع پر نہایت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانات(22)

آنحضرت(ص) کے سُفرائ
آنحضرت (ص) نے ایك تجربہ کار شخص کو جسکا نام" خراش "تھا اپنے اونٹ پر سوار کیا اور قریش کے پاس بھیجا ، لیکن ان لوگوں نے اونٹ کو قتل کردیا اور پیغمبر اکرم (ص) کے نمائندے کو قتل کرنے پر اترآئے ، مگر یہ حادثہ تیراندازان عرب کے ایك دستے کی وساطت سے ٹل گیا _
قریش کی نقل و حرکت یہ بتا رہی تھی کہ ان کے سر پر جنگ کاجنون سما یا ہوا ہے_ رسول خدا (ص) مسئلہ کے مسالمت آمیز حل سے مایوس نہیں ہوئے _ لہذا آپ(ص) نے قریش کے پاس ایسے شخص کو نمائندہ بنا کر بھیجنے کا ارادہ کیا جس کا ہاتھ کسی بھی جنگ میں قریش کے خون سے آلودہ نہ ہوا ہو، لہذا آپ(ص) نے عمر بن خطاب کو حکم دیا کہ وہ قریش کے پاس جائیں _ لیکن انہوننے جانے سے معذرت کرلی _ رسول (ص) خدا نے عثمان بن عفّان کو " جن کی اشراف قریش سے قریب کی رشتہ داری تھی " اشراف قریش کے پاس بھیجا _ عثمان قریش کے ایك

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آدمی کی پناہ میں مکّہ میں وارد ہوئے اور پیغمبر اکرم (ص) کے پیغام کو قریش کے سر کردہ افراد تك پہنچا یا _ انہوں نے پیش کش رد کرنے کے ساتھ ساتھ عثمان کو بھی اپنے پاس روك لیا اور واپس جانے کی اجازت نہیں دی _ مسلمانوں کے درمیان یہ افواہ اڑ گئي کہ قریش نے عثمان کو قتل کردیاہے_(23)

بیعت رضوان

پیغمبر اکرم (ص) کے نمایندے کی واپسی میں تاخیر کی وجہ سے مسلمانوں کے در میان عجیب اضطراب اور ہیجان پیدا ہو گیا اور مسلمان جوش و خروش میں آکر انتقام پر آمادہ ہو گئے_ پیغمبر اکرم (ص) نے ان کی جذبات کو متحرك کرنے کے لئے فرمایا " ہم یہاں سے نہیں جائیں گے جب تك کوئي فیصلہ نہیں ہو جاتا _ " اس خطرناك صورتحال میں اگر چہ مسلمانوں کے کے پاس جنگ کے لئے ضروری ہتھیار اور سازو سامان نہ تھا پھر بھی رسول خدا(ص) نے ارادہ کیا کہ اپنے اصحاب کے ساتھ عہد و پیمان کی تجدید کریں ، چنانچہ آنحضرت(ص) ایك درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور سوائے ایك کے تمام اصحاب نے آپ(ص) کے ہاتھ پر بعنوان بیعت ہاتھ رکھا اور قسم کھائي کہ خون کے آخری قطرے تك اسلام کا دفاع کریں گے_

یہ وہی "بیعت رضوان "ہے کہ جس کے بارے میں قرآن میں آیا ہے :

" خداوند عالم ان مومنین سے جنھوں نے تمہارے ساتھ درخت کے نیچے بیعت کي، خوش ہو گیا اور ان کے وفا و خلوص سے آگاہ ہو گیا، اللہ نے ان کے اوپر سکون کی چیز نازل کی اور عنقریب فتح ، اجر کے عنوان سے ان کے لئے قرار دی ہے"_(24)

بیعت کی رسم ختم ہوئي ہی تھی کہ عثمان لوٹ آئے اور قریش کے وہ جاسوس جو دور سے

بیعت کا واقعہ دیکھ رہے تھے پریشان ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے(تا کہ اس خطرناك صورتحال کی خبر قریش کے گوش گزار کریں)_ قریش کے سر برآوردہ افراد نے " سہیل بن عمرو" کو صلح کا معاہدہ طے کرنے کے لئے آنحضرت (ص) کی خدمت میں بھیجا_(2 5)

صلح نامے کامتن

جب سہیل بن عمرو، رسول خدا(ص) کی خدمت میں پہنچا تو یوں گویا ہوا " قریش کے سربرآوردہ افراد کا خیال ہے کہ آپ اس سال یہاں سے مدینہ واپس چلے جائیں اور حج و عمرہ کو آیندہ سال انجام دیں "_

پھر مذاکرات کا باب کھل گیا اور سہیل بن عمرو بات بات پر بے موقع سخت گیری سے کام لے کر پر یشانی کھڑی کرتا رہا _ جب کہ پیغمبر-اکرم (ص) چشم پوشی کے رویے کو اس لئے نہیں چھوڑ رہے تھے کہ کہیں صلح کا راستہ ہی بند نہ ہو جائے _مکمل موافقت کے بعد رسول خدا(ص) نے حضرت علی (ع) سے فرمایا کہ صلح نامہ لکھو ، حضرت علی (ع) نے رسول خدا (ص) کے حکم سے لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سہیل نے کہا کہ ہم اس جملے سے آشنا نہیں ہیں آپ بسمك اللہم لکھیں _ (یعنی تیرے نام سے اے خدا) رسول خدا (ص) نے موافقت فرمائي پھر حضرت علی (ع) نے پیغمبر اکرم (ص) کے حکم سے لکھا "یہ وہ صلح ہے جسے اللہ کے رسول محمد(ص) انجام دے رہے ہیں"_

سہیل بولا " ہم آپ(ص) کی رسالت اور نبوت کو قبول نہیں کرتے اگر اس کو قبول کرتے تو آپ سے ہماری لڑائي نہ ہوتی _

لہذا آپ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھیں(26)

آنحضرت (ص) نے حضرت علي(ع) کو حکم دیا کہ اس جملے کو مٹادیں لیکن حضرت علي(ع) نے عرض کیا " میرے ہاتھوں میں آپ(ص) کا نام مٹانے کی طاقت نہیں ہے " رسول خدا(ص) نے اپنے ہاتھوں سے اس جملے کو مٹا دیا _ (27)

صلح نامے کی کچھ شرائط یوں تھیں:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1_ قریش اور مسلمان دونوں عہدکرتے ہینکہ دس سال تك ایك دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے تا کہ جزیر ةالعرب میں اجتماعی امن و امان اور صلح قائم ہوجائے_
2_ جب بھی قریش کا کوئي آدمی مسلمانوں کی پناہ میں چلا جائے گا تو محمد(ص) اس کو واپس کرینگے لیکن اگر مسلمانوں میں سے کوئي شخص قریش کی پناہ میں آجائے گا تو قریش پر لازم نہیں کہ وہ اس کو واپس کریں_
3_ مسلمان اور قریش جس قبیلے کے ساتھ چاہیں عہد و پیمان کر سکتے ہیں_
4_ محمد(ص) اور ان کے اصحاب اس سال مدینہ واپس جائیں اور آئندہ سال زیارت خانہ خدا کے لئے آسکتے ہیں_لیکن شرط یہ ہے کہ تین دن سے زیادہ مکّہ میں قیام نہ کریں اور مسافر جتنا ہتھیار لے کر چلتا ہے اس سے زیادہ ہتھیار اپنے ساتھ نہ رکھیں(28)_
5_ مکہ میں مقیم مسلمان اس معاہدے کی روسے اپنے مذہبی امور آزادی سے انجام دے سکتے ہیں اور قریش انہیں آزار یا مجبور نہیں کریں گے کہ وہ اپنے مذہب سے پلٹ جائینیا ان کے دین کا مذاق نہیں اڑائیں گے _اسی طرح وہ مسلمان جو مدینہ سے مکہ آئیں ان کی جان و مال محترم ہے_(29)
معاہدہ کے دو نسخے تیار کئے گئے اور ایك نسخہ رسول خدا(ص) کی خدمت میں پیش کیا گیا اس

کے بعد آپ(ص) نے جانوروں کو ذبح کرنے کا حکم دیا اور وہیں سرمنڈوایا (30)اور اس طرح19 دن کے بعد آپ(ص) مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے_

صلح کے مخالفین(مطالعہ کیلئے)
صلح کا معاہدہ کچھ مسلمانوں خصوصاً بعض مہاجرین کی ناراضگی کا باعث بنا اور مسلمانوں کو سب سے زیادہ تکلیف صلح نامہ کی دوسری شق کی وجہ سے ہوئي جس میں مسلمانوں کے پاس پناہ لینے والوں کو واپس کردینے کو لازم قرار دیا گیا تھا ، مخالفین صلح میں سب سے آگے عمر بن خطاب تھے واقدی کی روایت کے مطابق عمر اور ان کے ہمنوا افراد رسول خدا(ص) کی خدمت میں پہنچے اور کہا کہ " اے اللہ کے رسول(ص) کیا آپ(ص) نے نہیں کہا تھا کہ ہم جلدی ہی مکہ میں داخل ہو کر کعبہ کی کنجی لے لیں گے اور دوسروں کے ساتھ عرفات میں وقوف کریں گے ؟ اور اب حالت یہ ہے کہ نہ ہماری قربانی خانہ خدا تك پہنچی اور نہ ہم خود رسول خدا(ص) نے عمر کو جواب دیا کہ " کیا میں نے اسی سفر کے لئے کہا تھا؟ عمر نے کہا " نہیں" پھر مقبول رسول (ص) (ص) نے عمر کی طرف رخ کیا اور فرمایا کہ " کیا تم احد کا دن بھول گئے ہو جس دن تم بھاگتے ہوئے پیچھے مُڑکر نہیں دیکھتے تھے اور میں تمہیں پکار رہا تھا ؟ کیا تم احزاب کا دن بھول گئے ؟ کیا تم فلا دن بھول گئے ؟"
مسلمانوں نے کہا اے اللہ کے رسول (ص) آپ(ص) نے جو کچھ سوچ رکھا ہے ہم نے اس کے بارے میں نہیں سوچا تھا _ آپ(ص) خدا اور اس کے حکم کو ہم سے بہتر جانتے ہیں_
اسی طرح جب صلح نامہ لکھا گیا تو عمر اپنی جگہ سے اُٹھ کر رسول خدا(ص) کے پاس آئے اور کہا " اے اللہ کے رسول (ص) کیا ہم مسلمان نہیں ہیں ؟ " آپ نے فرمایا : " بے شك ہم مسلمان

ہیں " عمر نے کہا کہ "پھر دین خدا میں ہم کیوں ذلت اور پستی برداشت کریں ؟آپ(ص) نے فرمایا کہ میں خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میں خدا کے حکم کی کبھی بھی مخالفت نہیں کروں گا اور خدا بھی مجھے تباہ نہیں کرے گا _(31) عمر بن خطاب کہتے ہیں کہ" میں نے کبھی بھی حدیبیہ کے دن کی طرح اسلام کے بارے میں شك نہیں کیا_(32)

ابو بصیر کی داستان اور شرط دوم کا خاتمہ(مطالعہ کیلئے)
ابو بصیر نامی ایك مسلمان جو مدت سے مشرکین کی قید میں زندگی گزار رہے تھے مدینہ بھاگ آئے قریش نے پیغمبر اکرم (ص) کو خط لکھا اور خط بنی عامر کے ایك شخص کے حوالہ کیا اور اپنے غلام کو اس کے ساتھ کردیا اور یاددلایا کہ صلح حدیبیہ کی دوسری شق کے مطابق ابو بصیر کو واپس کرینرسول خدا (ص) نے معاہدے کے مطابق ابو بصیر سے کہا تمہیں مکہ لوٹ جانا چاہیے، کیونکہ ان کے ساتھ حیلہ بازی سے کام لینا کسی طرح بھی صحیح نہینہے_ میں مطمئن ہوں کہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خداتمہاری اور دوسروں کی آزادی کا وسیلہ فراہم کرے گا"_
ابو بصیر نے عرض کیا" کیا آپ(ص) مجھے مشرکین کے سپر د کررہے ہیں تا کہ وہ مجھے دین خدا سے بہکادیں ؟ "رسول خدا(ص) نے پھر وہی بات دہرائي اور ان کو قریش کے نمائندے کے سپرد کردیا _ جب وہ لوگ مقام ذو الحلیفہ میں پہنچے تو ابو بصیر نے ان محافظین میں سے ایك کو قتل کر دیا_ اور اس کی تلوار اور گھوڑا غنیمت کے طور پر لے لیا اورمدینہ لوٹ آئے_ جب رسول خدا (ص) کی خدمت میں پہنچے تو کہا_ " اے اللہ کے رسول(ص) آپ نے اپنے عہد کو پورا کیا اور مجھے اس قوم کے سپرد کردیا میں نے اپنے دین کا دفاع کیا تا کہ میرا دین بر باد نہ ہو "_
ابو بصیر چونکہ مدینہ میں نہیں رہ سکتے تھے اس لئے صحرا کی طرف چلے گئے اور دریائے

سرخ کے ساحل پر مکہ سے شام کی طرف جانے والے قافلوں کے راستے میں چھپ گئے جو لوگ مکہ میں مسلمان ہوئے تھے اور معاہدے کے مطابق مدینہ نہیں آسکتے تھے وہ ابو بصیر کے پاس چلے جاتے تھے رفتہ رفتہ ان کی تعداد زیادہ ہو گئي اور انہوں نے قریش کے تجارتی قافلوں پر حملے کر کے نقصان پہنچا نا شروع کردیا _ قریش نے اس آفت سے بچنے کے لئے پیغمبر اکرم (ص) کو خط لکھا اور ان سے عاجزانہ طور پر خواہش کی کہ ابوبصیر اور ان کے ساتھیوں کو مدینہ بلالیں اور پناہ گزینوں کو واپس کرنے والی شرط صلح نامہ کے متن سے حذف کردی جائے_(33)

صلح حدیبیہ کے نتائج کا تجزیہ
1_ پے در پے جنگیں ایك دوسرے سے براہ راست روابط میں رکاوٹ بنی ہوئي تھیں لیکن اس صلح نے افکار کے آزادانہ ارتباط اور اعتقادی بحث و مباحثہ کا راستہ کھول دیا اور یہ روابط عرب معاشرے میں اسلامی روش اور دلوں میں اسلام کے نفوذ کی وسعت کا ذریعہ بن گئے اس طرح کہ صلح حدیبیہ والے سال پیغمبر اکرم(ص) کے ساتھ مسلمانوں کی تعداد چودہ سو تھی جبکہ فتح مکہ والے سال دس ہزار افراد رسول خدا (ص) کے ساتھ تھے_
2_ صلح کے ذریعہ داخلی امن و امان قائم ہو جانے کے بعد اسلام کی عالمی تحریك کو سرحدوں کے پار لے جانے اور عالمی پیغام کو نشر کرنے کے لئے رسول خدا (ص) کو موقع مل گیا _
3_ یہ صلح در حقیقت تحریك اسلامی کو مٹانے کے لئے وجود میں آنے والے ہر طرح کے نئے جنگی اتحاد کے لئے مانع بن گئي اور اس طرح لشکر اسلام کے ہاتھ یہ موقعہ آگیا کہ وہ خیبر کے یہودیوں جیسے بڑے دشمن کو راستے سے ہٹا سکیں _
صلح کے فوائد کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں "پیغمبراکرم (ص) کی زندگی کی تاریخ میں کوئي واقعہ صلح حدیبیہ سے زیادہ فائدہ مند نہیں تھا "_(34)

سوالات+

1_ہجرت کا چھٹا سال کس اہمیت کا حامل ہے؟
2_ مفسدین فی الارض (زمین پر فساد پھیلانے والے)کون لوگ تھے اور کیوں قتل کئے گئے؟
3_ بنی مُصْطَلَق کیوں کر اسلام کے گرویدہ ہوئے؟
4_ صلح حدیبیہ کے معاہدے کا کیا نتیجہ رہا؟
5_ بیعت رضوان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
6_ کون لوگ صلح کے مخالف تھے؟
7_ عبداللہ بن اُبيّ نے غزوہ بنی مصطلق میں کیا کیا اور کون سا سورہ اس موقعہ پر نازل ہوا؟
8_ حدیث "افك" کیا ہے ؟ مختصراً بیان کیجئے_
9_ آیة " یا ایہا الذین آمنوا ان جائکم فاسق بنباء فتبینوا" کس کے بارے میں اور کس موقع پر نازل ہوئي؟
10_ صلح کی دوسری شرط کیسے لغو ہوئي؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

151

حوالہ جات

1_ ڈاکٹر آیتی مرحوم کی کتاب '' تاریخ پیامبر'' ملاحظہ ہو ص 389، 464
2_ اس غزوہ کی تاریخ میں بھی اختلاف ہے واقدی کہتے ہیں کہ یہ یکم ربیع الاول 6ھ میں واقع ہوا تھا لیکن ابن ہشام کے مطابق یہ ماہ جمادی الاوّلی میں واقع ہواہے_مغازی واقدی ج 2 ص 535 _سیرہ ابن ہشام ج 3 ص 279 ملاحظہ ہو_
3_مغازی واقدی ج 2 ص 535_طبری ج 2 ص 595 _طبقات ابن سعد ج 2ص78_سیرت ابن ہشام ج 3 ص 292_
4_انّما جزآؤا الذین یُحاربُونَ اللہَ وَ رَسُولَہ وَ یَسعَوْنَ فی الْاَرض فَساداً اَنْ یُقَتَّلُوا اَوْ یُصَلَّبُوا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدیہم وَ اَرْجُلُہُم من خلاف اَوْ یُنْفَوا منْ اَلارْض ذلکَ لَہُم خزْیٌ فی الدُنیا وَ لَہُم فی الآخرَۃ عَذابٌ عَظیم(مائدہ_33)(طبقات ج 2 ص 92)_
5_ ابن سحاق ،اور ابن ہشام نے اس غزوہ کو 6 ہجری کے واقعات میں نقل کیا ہے ا گر چہ واقدي، ابن سعد اور مسعودی جیسے تاریخ نویسوں نے اسے کو سنہ 5 ہجری کے واقعات میں ذکر کیا ہے_ سیرت ابن ہشام ج 3 ص 302 _ مغازی واقدی ج 1 ص 404 _ طبقات ابن سعد ج 2 ص 93 _ التنبیہ و الاشراف ص 215 _
6_ مُرَیَسْیَع سے فُرع تك جو مدینہ سے آٹھ منزل پر واقع ہے ایك روز کی مسافت کا راستہ ہے_بعض لغت میں ''مُریَسْیَع '' ذکر ہوا ہے اگر ایك روز مسافت والی بات درست مان لی جائے تو اس کا مدینہ سے فاصلہ صرف آٹھ کلومیٹر ہوگا جو کہ ایك بعید بات ہے (مصحح) _
7_ تاریخ پیامبر(ص) ڈاکٹر آیتی مرحوم ص 407_
8_جَلابیب جلباب کی جمع ہے _ کشادہ پیرہن کو کہتے ہیں _ جو لوگ مسلمان ہو جاتے تھے مشرکین ان کے لئے یہ لفظ استعمال کرتے تھے(ر _ك) سیرت ابن ہشام ج 3 ص 303_

152

9_ تاریخ طبری ج 2 ، ص 604_ یَقُولُون لَئنْ رَجَعْنَا الَی الْمَدینَۃ لَیُخْرجَنَّ الا َعَزَّ منْہا الا ذَلَ(سورہ منافقون آیت _8)_
10_ سیرت ابن ہشام ج 3 ص 303 _305_
11_ تاریخ طبری ج 2 ص 606 ،607_
12_انتظامی اصولوں اور علم نفسیات میں اس اصول سے بخوبی استفادہ کیا جا سکتا ہے کہ ہر فوج میں تشتت ، اختلاف اور کینہ توزی کو روکنے کے لئے آتش اختلاف کو شعلہ ور ہونے کی فرصت دینے کے بجائے_انہیں کام میں اتنا مشغول کردیا جائے کہ آپس میں جھگڑ نے کی فرصت ہی نہ رہے اور نہ ہی گمراہ کن خیالات ان کے ذہن میں باقی بچیں_
13_تاریخ طبری ج 2_ص 608_
14_تاریخ طبری ج 2 ص 610_
15_سیرت ابن ہشام ج 3 ص 309_
16_ یا ایہا الذین آمنوا ان جائکم فاسق بنب ا: فتبینوا ان تصیبوا قوماً بجہالۃ: فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین _(حجرات آیت6)_
17_تاریخ طبری ج 2 ص 611 _ سیرت ابن ہشام ج 3 ص 309 _ مغازی واقدی ج 1 ص 326 سے ص 434 تك ، طبقات ابن سعد ج 2 ص 65 _ اسباب النزول واحدی ص 214 سے 217 تك _نہایہ الارب 417 _405_
18_ اگر چہ حسان بن ثابت شاعر اسلام اور پیغمبراکرم (ص) کي بولتی ہوئي زبان تھے _ مگرتہمت کے جرم میں ان کی اس حیثیت کو نہیں دیکھا گیا_حَمنہ شہید مصعب بن عمیر کی بیوي، شہید عبداللہ بن جحش کی بہن ، پیغمبر اکرم(ص) کي پھوپی کی لڑکی اور ان کی بیویوں میں سے ایك بیوی کی بہن تھی _ مگر قوانین الہی کو جاری کرنے میں مجرم کے لئے ان باتوں کی گنجائشے نہیں ہے _سیرہ ابن ہشام ج 2 ص 309 _
19_ سیرت ابن ہشام ج 3 ص 319_
20_سیرت ابن ہشام ج 3 ص 321 _ طبقات ابن سعد ج 2 ص 95_

153

21_ سیرت ابن ہشام ج 3 ص 323 _ 324_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 96_
22_ سیرت ابن ہشام ج 3 ص 325سے ص 328 تك_
23_سیرت ابن ہشام ج 3 ص 328 _329_
24_لَقَدْ رَضیَ اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونك تحت الشّجرہ فَعلَمَ مَا فی قُلُوبہم فَاَنْزَلَ السَّکینَۃَ عَلَیْہم وَ اَثابَہُم فَتْحاً قَریباً(فتح/18)_
25_ سیرت ا بن ہشام ج 3 ص 330و 335_
26_سیرت ابن ہشام ج 3 ص 331 _332_
27_ بحار الانوار ج 20 ص 333_352_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

28_ سیرت ابن ہشام ج 3 ص 332_
29_ بحار الانوار ج 20 ص 350_
30_ سیرت ابن ہشام ج 3 ص 333_
31_ مغازی واقدی ج 2 ص 605 سے 610تك
32_مغازی واقدی ج 2 ص 607 ارْتَبْتُ ارْتیاباً مُنْذُ اَسْلَمْتُ الا یوَمَئذ:
33_ سیرت ابن ہشام ج 2 ص 337 _338 تاریخ طبری ج 2 ص 539 تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ_ مغازی واقدی ج 2 ص 624 سے 631 تك _حیات الصحابة ج 1 ص 133_
34_ ''ما كانَ قَضیَّة اَعظَمَ بَرَكَةً منہا'' فروع ابدیت ج 2 ص 600_

آٹھواں سبق

پیغمبر (ص) اسلام کے عالمی پیغام کا اعلان
سیاسی حکمت عملی کے نکات کی رعایت
خسروپرویز کے نام خط اور اسکی گستاخي
حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے نام آنحضرت(ص) کا خط
دوسرے حکمرانوں کا موقف
خیبر کے یہودیوں سے جنگ کے اسباب
لشکر توحید کی روانگي
معلومات کی فراہمي
جنگی اعتبار سے مناسب جگہ پر لشکر گاہ کی تعیین
لشکر کیلئے طبّی امداد رسانی کا انتظام
جدید معلومات
آغاز جنگ اور پہلے قلعہ کی فتح
سردار کے حکم سے روگرداني
جنگی حکمت عملي
علی (ع) فاتح خیبر
سوالات

پیغمبر اسلام (ص) کے عالمی پیغام کا اعلان

محرم 7 (1) بمطابق اپریل 628
صلح حدیبیہ کے معاہدے نے رسول خدا(ص) کو جنوب (مكّہ) کی طرف سے مطمئن کر دیا اور پر امن فضا کے سبب عرب کے سر برآوردہ افراد کا ایك گروہ، اسلام کا گرویدہ ہو گیا _ اس موقع پر اسلام کے عظیم رہنما نے فرصت کو غنیمت جا نا اور اس وقت کے حکمرانوں ، قبائلی سرداروں اور عیسائي راہنماؤں سے مذاکرہ اور مکاتبہ کا باب کھول دیا اور خدا کے حکم سے اپنے آئین کو ،جو ایك عالمی آئین دنیا کی قوموں کے سامنے پیش کیا _
رسول خدا (ص) نے جو خطوط ، دعوت اسلام کے عنوان سے سلاطین ، قبائل کے روساء اور اس زمانے کی سیاسی و مذہبی نمایاں شخصیتوں کو تحریر فرمائے تھے وہ آپ(ص) کی دعوت کے طریقہ کار کی حکایت کرتے ہیں _
اس وقت 185 خطوط کے متن ہماری دسترس مینہیں جن کو پیغمبراسلام (ص) نے تبلیغ، دعوت اسلام یا میثاق و پیمان کے طور پر تحریر فرمایا تھا_(2)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ خطوط دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں اسلام کی روش اور طریقہ کار کہ جس کی بنیاد ، منطق و برہان پر تھی نہ کہ جنگ و شمشیر پر ، روشنی ڈالتے ہیں ، جو حقائق ان خطوط میں پوشیدہ ہیں اور جو دلائل ، اشارات ، نصیحتیں اور راہنمائي رسو ل خدا (ص) نے دوسری قوموں کے سامنے پیش کی ہیں ، وہ اسلام کے عالمی پیغام اور آپ(ص) کی دعوت کے طریقہ کار کا منہ بولتا ثبوت ہیں _

سیاسی حکمت عملی کے نکات کی رعایت

مختلف علاقوںاور سلاطین کے پاس رسول خدا (ص) کے بھیجے ہوئے افراد اور سفراء معارف اسلامی سے آگاہ اور اس پر تسلّط رکھنے کے ساتھ ساتھ، ادب و سخن میں کم نظیر تھے اور اس زمانے کے لوگوں کے معاشر تی اور دینی آداب و رسوم سے واقفیت رکھتے تھے _ اس زمانے کی طاقتوں کا سامنا کرنے میں عین یقین او ر صاف گوئي کے ساتھ ان کی ظاہری وضع و قطع بھی سیاسی حکمت عملی کے نکات کی رعایت کی حکایت کرتی تھی _(3)

رسول خدا (ص) نے عالمی پیغام رسالت پر مشتمل خطوط، ایك ہی دن چھ منتخب افراد کے ذریعے ایران ، روم ، حبشہ ، مصر ، یمامہ ، بحرین ، اُردن اور حیرہ کی طرف روانہ فرمائے_(4)

رسول خدا (ص) خطوط پر (محمد رسول اللہ) " جو کہ آپ کی انگوٹھی پر کھدا ہوا تھا"کی مہر لگاتے اور خطوط کو بند کرکے مخصوص موم سے چپکا دیا کرتے تھے _(5)

جس زمانے میں آپ(ص) یہ خطوط تحریر فرمارہے تھے، اس وقت دنیا کی دو بڑی طاقتیں، ایران اور ر وم اپنے اپنے ملك کا رقبہ بڑھانے کے سلسلے میں ایك دوسرے کے ساتھ دست و گریبان تھیں اور دنیا کی سیاست انہی کے گرد گھوم رہی تھی _ قیصر روم کے نام رسول خدا (ص) کے خط کا مضمون یہ تھا_

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول خدا (ص) کی طرف سے روم کے بزرگ "قیصر "کے نام

سچّائي اور ہدایت کی اتباع کرنے والوں پر سلام ،تمہیںاسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں ، اسلام کو قبول کر لو تا کہ صحیح و سالم رہو اور خدا بھی تم کو (خود تمہارے ایمان کا اور تمہارے زیر

نگیں افراد کے ایمان کا) دوہرا اجر دے گا _ اے اہل کتاب میں تم کو اس بات کی طرف دعوت دیتا ہوں جو تمہارے اور ہمارے در میان یکساں ہے اور وہ یہ ہے کہ سوائے خدائے واحد کے ہم کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریك قرار نہ دیں اور ہم میں سے بعض ، بعض کو رب نہ بنائیں اور جب وہ لوگ روگردانی کریں تو کہو کہ تم گواہ رہو ہم مسلمان ہیں_(6)

محمد رسول اللہ (7)

جب دحیہ کلبی نے خط، قیصر روم تك پہنچا یا تو اس نے اسلام اور دین موعود انجیل کے بارے میں مفصل تحقیقات کے بعد مندرجہ ذیل عبارت پر مشتمل خط رسول خدا (ص) کو لکھا_

" یہ خط اس رسول خدا (ص) کے لئے ہے جس کی بشارت عیسي(ع) نے دی ہے (یہ خط) قیصر بادشاہ روم کی طرف سے ہے _آپ کا خط اور قاصد ہمارے پاس پہنچا میں اس بات کی سچّی گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے آپ(ص) کو رسالت پر مبعوث کیا ہے _ آپ کا نام اور آپ کا تذکرہ اس انجیل میں دیکھ رہا ہوں جو ہمارے ہاتھ میں ہے_ عیسي(ع) بن مریم نے آپ(ص) کے آنے کی بشارت دی ہے _ میں نے بھی رومیوں کو دعوت دی ہے کہ آپ(ص) پر ایمان لائیں اور مسلمان ہو جائیں لیکن انہوں نے اطاعت نہیں کی اور اسلام نہیں لائے _ حالانکہ اگر وہ ہماری بات مانتے تو ان کے لئے بہتر تھا _ میں تمنّا کرتا ہوں کہ اے کاش آپ(ص) کا خدمت گزار ہوتا اورآپ(ص) کے پیر دھوتا "_

پھر قیصر نے خط کوتحائف کے ساتھ دحیہ کلبی کے ذریعہ رسول خدا (ص) کے پاس بھیج دیا_(8)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شاہ ایران خسرو پرویز کے نام رسول اللہ کے خط کا متن_

بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمد رسول خدا (ص) کی طرف سے ایران کے عظیم کسری کے نام_
سلام ہو اس شخص پر جو سچائي اور ہدایت کا پیرو ہو ، خدا اور رسول(ص) پر ایمان لا یا ہو اور گواہی دیتا ہو کہ اس کے علاوہ کوئي پروردگار نہیں ہے _اس کا کوئي شریك نہیں ہے اور محمد اس کے بندے اور رسول(ص) ہیں_میںتمہیں خدا کی طرف بلاتا ہوں اس لئے کہ میں خلق خدا کے درمیان خدا کا رسول(ص) ہوں تا کہ میں زندہ افراد کو خوف و امید دلاؤں_ تم اسلام قبول کر لو تا کہ محفوظ رہو اور اگر تم نے انکار کیا تو تمہارے پیرو کاروں کا بوجھ بھی تمہارے سررہے گا_
محمد رسول (ص) اللہ (9)
عبد اللہ بن حذافہ نے پیغمبر اسلام (ص) کا خط ایران کے دربار میں پہنچا یا _ جب مترجمین نے بادشاہ کے سامنے خط پڑھا تو وہ بھڑك اُٹھا کہ محمد(ص) کون ہے؟ جو اپنے نام کو میرے نام سے پہلے لکھتا ہے؟ اور خط پڑھے جانے سے پہلے ہی اس نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا_
رسول خدا (ص) کا قاصد مدینہ واپس آیا اور اس نے سارا ماجرا بیان کیا _آپ(ص) نے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمایا :
" خدایا اس شخص نے میرا خط پھاڑڈالا تو اس کی حکومت کو ٹکڑے ٹکڑے کردے_(10)

خسرو پرویز کے نام خط اور اسکی گستاخي
ساسانی بادشاہ نے طاقت کے نشے میں چور ہوکر یمن کے کٹھ پتلی حاکم"بَاذان" کو لکھا

کہ مجھے خبر ملی ہے کہ مکّہ میں کسی قریشی نے نبوّت کا دعوی کیا ہے تم دو دلیر آدمیوں کو وہاں بھیجو تا کہ وہ اس کو گرفتار کرکے میرے پاس لائیں "_
حاکم یمن " بَاذَان" نے مرکز کے حکم کے مطابق دو دلیر آدمیوں کو حجاز روانہ کیا جب یہ لوگ طائف پہنچے تو وہاں کے ایك شخص نے مدینہ کیطرف راہنمائي کی اور دونوں افراد مدینہ جا پہنچے اور باذان کا خط پیغمبر اسلام (ص) کو دیا _ آپ(ص) کی عظمت و ہیبت اور اطمینان نے پیغام لانے والوں کو وحشت میں ڈال دیا_
جب پیغمبر اسلام (ص) نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا تو وہ لرزنے لگے ، آپ(ص) نے فرمایا "اب تم جاؤ ، کل میں اپنا فیصلہ سناؤں گا" ' _دوسرے دن جب والی یمن کے کارندے جواب لینے کے لئے پیغمبر اسلام (ص) کی خدمت میں پہنچے تو آپ(ص) نے فرمایا کہ " پروردگار عالم نے مجھے خبر دی ہے کہ کل رات جب رات کے سات گھنٹے گزر چکے تھے(10 جمادی الاوّل سنہ 7ھ کو) " خسرو پرویز " اپنے بیٹے " شیرویہ" کے ہاتھوں قتل ہو گیا ہے اور اس کا بیٹا تخت سلطنت پر قابض ہو گیاہے پھر رسول اللہ(ص) نے ان کو بیش قیمت تحائف دے کر یمن روانہ کیا_ انہوں نے یمن کی راہ لی اور باذان کو اس خبر سے مطلع کیا _ باذان نے کہا کہ " اگر یہ خبر سچ ہے تو پھر یقینا وہ آسمانی پیغمبر ہے اور اس کی پیروی کرنا چاہیئے ابھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ شیرویہ کا خط حاکم یمن کے نام آن پہنچا جس میں لکھا تھا کہ " آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے خسرو پرویز کو قتل کردیا اور ملت کا غم و غصّہ اس بات کا باعث بنا کہ میں اس کو قتل کردوں اس لئے کہ اس نے فارس کے اشراف کو قتل اور بزرگوں کو متفرق کردیا تھا_جب میرا خط تمہارے ہاتھ میں پہنچے تو لوگوں سے میرے لئے بیعت لو اور اس شخص سے جو نبوت کا دعوی کرتا ہے اور جس کے خلاف میرے باپ نے حکم دیا تھا ، ہرگز سختی کا بر تاؤ نہ کرنا

یہاں تك کہ میرا کوئي نیا حکم تم تك پہنچے_
شیرویہ کے خط نے اس خبر کی تائید کردی جو رسول خد ا(ص) نے عالم غیب اور وحی کے ذریعہ دی تھی _ ایرانی ناد حاکم باذان اور ملك یمن کے تمام کارندے جو ایرانی تھی ، مسلمان ہوگئے اور یمن کے لوگ رفتہ رفتہ حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے _ باذان نے رسول خدا(ص) کے نام ایك خط میں اپنے اور حکومت کے کارندوں کے اسلام لانے کی خبر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پہنچائي_(11)

حبشہ كے بادشاہ نجاشى كے نا م آنحضرت(ص) (ص) كا خط
بسم اللہ الرحمن الرحيم
محمد رسول اللہ كى طرف سے زمامدار حبشہ نجاشى كے نام _ تم پر سلام ہو ، ہم اس خدا كى تعريف كرتے ہيں جس كے سوا كوئي خدا نہيں ، وہ خدا كہ جو بے عيب اور بے نقص ہے_ فرمان بردار بندے اس كے غضب سے امان ميں ہيں وہ خدا اپنے بندوں كے حال كو ديكھنے والا اور گواہ ہے_
ميں گواہى ديتا ہوں كہ جناب مريم كے فرزند عيسي(ع) روح اللہ اور كلمة اللہ ہيں جو پاكيزہ اور زاہدہ مريم كے بطن ميں تھے ،خدا نے اسى قدرت سے جس سے آدم (ص) كو بغير ماں باپ كے پيدا كيا ان كو بغير باپ كے ماں كے رحم ميں پيدا كيا _
ميں تمہيں لا شريك خدا كى طرف دعوت ديتا ہوں اور تم سے يہى چاہتا ہوں كہ تم ہميشہ خدا كے مطيع اور فرمان بردار اور ميرے پاكيزہ آئين كى پيروى كرتے رہو_ اس خدا پر ايمان لاؤ جس نے مجھے رسالت پر مبعوث فرمايا_
ميں پيغمبر خدا ہوں، تمہيں اور تمہارے تمام لشكر والوں كو اسلام كى دعوت ديتا ہوں اور

اس خط اورسفير كو بھيج كر ميں اپنے اس عظيم فريضے كو پورا كررہا ہوں جوميرے اوپر ضرورى ہے اور تمہيں وعظ و نصيحت كررہا ہوں_ سچائي اور ہدايت كے پيروكاروں پر سلام_
محمد رسول اللہ
نجاشى نے رسول خدا(ص) كے خط كو ليا، آنكھوں سے لگايا، تخت سے نيچے اُترا اور تواضع كے عنوان سے زمين پر بيٹھ گيا اور كلمہ شہادتين زبان پر جارى كيا اور پھر آنحضرت(ص) كے خط كے جواب ميں لكھا_
بسم اللہ الرحمن الرحيم
يہ خط محمد رسول خدا(ص) كى طرف ، نجاشى كى جانب سے ہے ، اس خدا كا درود و سلام آپ(ص) پر ہو جس كے علاوہ كوئي خدا نہيں اور جس نے ميرى ہدايت كي_ حضرت عيسى (ع) كے بشر اور پيغمبر ہونے كے مضمون كا حامل خط ملا _ زمين و آسمان كے خدا كى قسم جو آپ(ص) نے بيان فر ما يا وہ حقيقت ہے_ ميں نے آپ(ص) كے دين كى حقيقت سے آگاہى حاصل كى اور مہاجر مسلمانوں كى ضرورتوں كے پيش نظر ضرورى اقدامات انجام ديئے گئے ہيں_ اب ميں اس خط كے ذريعے گواہى ديتا ہوں كے آپ(ص) خدا كے رسول وہ صادق شخص ہيں جن كى تصديق آسمانى كتابيں كرتى ہيں _ ميں نے آپ(ص) كے چچا زاد بھائي (جعفر بن ابى طالب) كے سامنے اسلام و ايمان و بيعت كے مراسم انجام ديئےہيں اوراب اپنا پيغام اور قبول اسلام كى خبر پہنچانے كے لئے اپنے بيٹے "رارہا" كو آپ(ص) كى خدمت ميں بھيج رہا ہوں اور اعلان كرتاہوں كہ ميں اپنے علاوہ كسى كا ضامن نہيں ہوں _ آپ(ص) اگر حكم ديں تو ميں خود آپ(ص) كى خدمت با فيض ميں حاضر ہو جاؤں _ آپ(ص) پر درود و سلام ہو_
نجاشي(12)

دوسرے حكمرانوں كا موقف

مصر و يمامہ كے سر براہان مملكت نے تحائف كے ساتھ رسول خدا (ص) كے خط كا جواب ديا ليكن كوئي مسلمان نہيں ہوا_مصر كے حاكم مُقوقس نے بھى تحائف كے ساتھ رسول خدا (ص) كے خط كا جواب انتہائي احترام كے ساتھ ديا (13) يمامہ كے حاكم نے جواب ميں لكھا كہ ميں اس شرط پر مسلمان ہونے كو تيار ہوں كہ رسول خدا(ص) كے بعد حكومت ميرے ہاتھ ميں ہو _ اس پيش كش كو رسول خدا (ص) نے قبول نہيں كيا اور فرمايا يہ بات خداى امور ميں سے ہے (14)_ بحرين كا حاكم مسلمان ہو گيا اور رسول خدا(ص) نے اس كو اسى طرح بطور حاكم باقى ركھا _ اُردن كے حاكم نے رسول خدا (ص) كے سفير كے سامنے اپنى جنگى طاقت كا مظاہرہ كيا اور مدينہ پر لشكر كشى كى فكر ميں تھا اس سلسلہ ميں مركزى حكومت (روم) سے رائے طلب كى ليكن جب قيصر روم كى بدلى ہوئي نگاہوں كو ديكھا تو سب كچھ سمجھ گيا اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تمام سیاسی لوگوں کی طرح اپنا موقف بدل دیا _ پیغمبر اسلام(ص) کے سفیر کی دلجوئي کی اور تحفے تحائف اس کے حوالے کئے_(15)

خیبر کے یہودیوں سے جنگ کے اسباب
اسلام شروع ہی سے یہودیوں کی بد عہدی اور سازشوں کا شکار تھا یہودیوں کا ایك گرو ہ مدینہ سے 165 کیلومیٹر دور شمال میں خیبر نامی ایك ہموار اور وسیع جگہ پر سکونت پذیر تھا کہ جہاں انہوں نے اپنی حفاظت کے لئے نہایت مضبوط اور مستحکم سات قلعے بنا رکھے تھے یہودیوں کی تعداد بیس ہزار سے زیادہ تھی جن مینسے اکثر جوان اور جنگجو افراد تھے_

165

صلح حدیبیہ نے رسول خدا(ص) کو اس بات کا موقعہ دیا کہ عالمی پیغام کا اعلان کرنے کے علاوہ جزیرة العرب سے یہودیوں کے آخری خطرناك مرکز کی بساط لپیٹ دیں کیونکہ ایك توسیاسی اور جنگی نکتہ نظر سے خیبر ایك مشکوك مرکز شمار ہوتا تھا اور خیبر کے یہودیوں ہی نے جنگ احزاب کی آگ بھڑ کائي تھی اس لئے ممکن تھا کہ وہ دوبارہ مشرکین کو بھڑ کائیں _
دوسرے یہ کہ ایران وروم ایسی بڑی طاقتوں سے یہودیوں کے بہت قریبی تعلقات تھے_ اور ہر لمحہ یہ اندیشہ تھا کہ بڑی طاقتوں کوور غلا کر یا ان کی مدد سے یہ لوگ اسلام کو جڑ سے اکھاڑدیں_
تیسرے یہ کہ، صلح حدیبیہ کہ وجہ سے یہودی یہ سوچنے لگے تھے کہ لشکری اور جنگی اعتبار سے کمزور ہونے کی بنا پر مسلمانوں نے صلحنامہ قبول کیا ہے ، لہذا یہودی اس فکر میں تھے کہ موقعے سے فائدہ اٹھا تے ہوئے تحریك اسلام پر ناگہانی ضر ب لگائي جائے _ ہر چند کہ صلح حدیبیہ کے معاہدے نے قریش و یہود کے جنگی اتحاد کے امکان کو ختم کر دیا تھا لیکن دیگر ایسے قبائل موجودتھے جو یہودیوں کے امکانی حملے کی صورت میں ان کا ساتھ دے سکتے تھے_ یہ وجوہات تھیں جو اس بات کا سبب بنیں کہ رسول خدا(ص) یہودیوں کی سر کوبی کے لئے پیش قدمی کریں اور آتش فتنہ کو خاموش کردیں _

لشکر توحید کی روانگي
یکم ربیع الاوّل 7 ہجری (16) بروز ہفتہ بمطابق 12 جولائي 628 عیسوي
رسول اکرم(ص) سولہ سو جاں بازوں کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے اور ہمیشہ کی طرح ناگہانی طور پر دشمن کے سر پر پہنچنے کے لئے تیزی سے مقام رجیع کی جانب روانہ ہوئے

166

_ (یہ ایك چشمہ ہے جو خیبر و غطفان کی سرزمین کے درمیان واقع ہے اور غطفان کی ملکیت ہے _) چنانچہ اس طرح آپ(ص) نے دشمن کو بھی غافل بنا یا اور دو جنگی حلیفوں یعنی خیبر کے یہودیوں اور غطفان کے بدوونکے در میان جدائي بھی ڈال دی _

معلومات کی فراہمي
رسول خدا (ص) نے روانگی سے قبل لشکر اسلام کے آگے "عباد بن بشر" کو چند سواروں کے ساتھ دشمن کے لشکر کی خبر لانے کے لئے بھیجا _ ان لوگوں نے ایك یہودی جاسوس کو گرفتار کرلیا اور اس کو دھمکا کے ،خیبر کے یہودیوں کے اہم جنگی راز اور یہودیوں کے پست حوصلوں کے بارے میں معلومات حاصل کرلیں_(17)
خیبر کا مضبوط قلعہ راتوں رات مسلمانوں کے محاصرے میں آگیا _ صبح سویر ے خیبر کے یہودی مسلمانوں کے حملہ اور محاصرے سے غافل قلعوں سے باہر نکلے اور بیلچے، تھیلے و غیرہ لے کر کھیتوں اور نخلستانوں کی طرف چل پڑے کہ اچانك مسلمانوں پر نظر پڑی جو خیبر کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے تھے_ وہ لوگ ڈر کے مارے خیبرکے قلعوں کی طرف بھا گے اور آواز دی " محمد(ص) ہم سے لڑنے آئے ہیں"_(18)

جنگی اعتبار سے مناسب جگہ پر لشکر گاہ کی تعیین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ابتدا ميں لشكر اسلام نے خيموں كو نصب كرنے كے لئے ايك جگہ كا انتخاب كيا ليكن يہ جگہ بہت زيادہ مرطوب ہونے كے علاوہ صحت و صفائي كے اعتبار سے بھى نا مناسب اور يہوديوں كے تيروں كى زد پر واقع تھى جب يہ جگہ جنگى اعتبار سے مناسب معلوم نہ ہوئي تو

167

رسول خدا(ص) نے اپنے اصحاب سے مشورہ كركے نخلستان كى پشت پر مناسب ترين رجيع نامى جگہ كو لشكر گاہ كے لئے معين فرمايا اور كچھ سپاہيوں كو اس جگہ كى حفاظت اور نگہبانى كے لئے مقرر كرديا _ جو بارى بارى لشكر گاہ كى نگہبانى اور حفاظت كا فريضہ انجام ديتے _(19)

لشكر كے لئے طبى امداد رسانى كا انتظام

زخميوں كى ديكھ بھال كرنے والى "نُسَيْبَہ" نامى خاتون چند ايسى عورتوں كے ساتھ جو اس فن سے آشنا تھيں مدينہ سے لشكر اسلام كے ہمراہ آئيں اور لشكر گاہ كى پشت پرجنگى مجروحين كى مرہم پٹى كے لئے ايك خيمہ نصب كيا اور جانبازوں كى مدد كے لئے تيار ہو گئيں_(20)

جديد معلومات

مقام رجيع ميں ايك يہودى نے جو بہت زيادہ خوف زدہ ہو گيا تھا خودكو لشكر اسلام كے حوالہ كر ديا اور كہنے لگا كہ اگر كچھ خبريں لشكر اسلام كو دے تو كيا اس كو امان ملے گى ؟ جب اس كو امان دى گئي تو اس نے بہت سے جنگى راز فاش كرديئےور بتايا كہ يہوديوں كے درميان ختلاف ہو گيا ہے _ پھر مسلمانوں كى قلعوں اور حصاروں تك راہنمائي كي_ (21)

آغاز جنگ اور پہلے قلعہ كى فتح

خيبر ميں سات قلعے تھے جن كے نام ، ناعم ، قموص ، كتيبہ ، نطاة ، شقّ، وطيح ، سلالم ہيں ان قلعوں كے در ميان فاصلہ تھا _ رجيع كو لشكر گاہ كے عنوان سے منتخب كرنے اور ترتيب دينے ميں تقريباً سات دن لگ گئے ، اس كے بعد لشكر اسلام دن ميں قلعوں پر حملہ كرتا اور راتوں كو اپنى قيام گاہ پر واپس آجاتا تھا_جنگ كے پہلے دن پچاس جانبازان اسلام تيروں

168

سے مجروح ہوئے ، علاج كے لئے انكو اس خيمہ ميں پہنچايا گياجو اس كام كے لئے نصب كيا گيا تھا_

بالآخر سات دنوں كے بعد ناعم نامى پہلا قلع فتح ہوا، اس كے بعد رفتہ رفتہ سارے قلعے لشكر اسلام كے قبضہ ميں آگئے_ ان قلعوں ميں سے ايك قلعہ كى فتح كے دوران اس يہودى كى زوجہ اسير ہوئي جس نے لشكر اسلام كے لئے معلومات فراہم كرنے ميں مدددى تھى _ رسول اكرم(ص) نے اسے اُس كے شوہر كے حوالے كرديا_(22)

سردار كے حكم سے روگرداني

رسول خدا (ص) جب "ناعم" نامى قلعہ كى حصاركے قريب پہنچے تو آپ (ص) نے لشكر كو صف آرا كيا اور فرمايا كہ جب تك حكم نہ پہنچے اس وقت تك جنگ نہ كرنا _ اس موقع پر ايك سپاہى نے خود سرانہ طور پر ايك يہودى پر حملہ كرديا ليكن يہوديوں كے ہاتھوں مارا گيا_ جاں بازوں نے آنحضرت(ص) سے سوال كيا كہ كيا يہ شہيد شمار ہوگا؟آپ(ص) نے فرمايا كہ " منادى بہ آواز بلند اعلان كردے كہ جو اپنے سپہ سالار كے حكم سے سرتابى كرے جنت اس كے لئے نہيں ہے_(23)

جنگى حكمت عملي

لشكر اسلام كى كمان رسول خدا(ص) كے ہاتھ ميں تھى اور آنحضرت(ص) كے فرمان كے مطابق عمدہ جنگى حكمت عملى كے ساتھ لشكر اسلام ايك ايك قلعہ كا محاصرہ كر تا جارہا تھا اور كوشش كررہا تھا

169

كہ جس قلعہ كا محاصرہ ہو چكا ہو اس كا رابطہ دوسرے قلعوں سے منقطع كردے اور اس طرح قلعہ كو فتح كرلينے كے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بعد دوسرے قلعہ کا محاصرہ کرتا تھا_
وہ قلعے جن کا ايك دوسرے سے ارتباط تھا يا جن کے اندر جنگجو زيادہ استقامت کا مظاہرہ کرتے تھے ذرا دير ميں فتح ہوتے تھے_ليکن وہ قلعے جن کا آپس ميں رابطہ بالکل منقطع ہو جاتا تھا وہ کمانڈروں کے رعب و دبدبہ کے سامنے ج ہی ہتھيار ڈال ديتے تھے اور ان کو فتح کرنے ميں قتل و خونريزی بھی کم ہوتی تھی _(24)

علی عليہ السلام فاتح خيبر
قلعے يکے بعد ديگرے فتح ہوگئے صرف دو قلعے باقی رہ گئے اور يہودی ان قلعوں کے اوپر سے مسلمانوں پر بڑی تيزی سے تير بر سارہے تھے_ رسول خدا (ص) نے اپنے اصحاب ميں سے ايك صحابی (ابوبکر) کو لشکر کی سرداری ديکر قلعہ فتح کرنے کے لئے روانہ کيا اور ان کے ہاتھو ں ميں پرچم ديا _ ليکن وہ بغير پيش قدمی کيئے شکست کھاکر پلٹ آئے_ دوسرے دن پيغمبر اسلام (ص) نے لشکر کا علَم،دوسرے صحابی (عمر) کے حوالہ کيا ليکن وہ بھی پيش قدمی نہ کرسکے اور شکست کھا کر واپس آگئے_
تيسرے دن رسول خدا (ص) نے پرچم، سعد بن عبادة کے حوالہ کيا ليکن وہ بھی شکست سے دوچارہوئے، خود وہ اور ان کا لشکر زخمی ہو گيا اور وہ بھی بيٹھ رہے_
رسول خدا (ص) نے فرمايا کہ " کل ميں علم اس کے حوالے کرونگا جس کو خدا اور اس کا رسول (ص) دوست رکھتے ہيناور وہ بھی خدا اور اس کے رسول(ص) کو دوست رکھتا ہے _ وہ شکست کھانے والا اور بھاگنے والا نہيں ، خدا اس کے ہاتھوں فتح عطا کرے گا_(25)

170
رات ختم ہوئي صبح نمودار ہوئي _ رسول خدا(ص) نے علي(ع) کو بلانے کے لئے بھيجا آپ(ع) آنحضرت(ص) کی خدمت ميں تشريف لائے جبکہ آپکی آنکھوں ميں درد تھا چنانچہ فرمايا " حضور (ص) نہ ميں دشت ديکھ پا رہا ہوں اور نہ پہاڑ " پھر آپ(ع) پيغمبر اسلام (ص) کے قريب پہنچے آنحضرت(ص) نے فرمايا " آنکھيں کھولو" رسول (ص) خدا نے اپنا لعاب دہن علی (ع) کی آنکھونميں لگايا تو آپکی آنکھيں شفا ياب ہوگئيں _(26) پھر آپ(ص) نے پرچم، حضرت علی (ع) کو ديا اور کاميابی کے لئے دعا کي، امير المومنين علی (ع) قلعہ کی طرف چل پڑے_
حضرت علی (ع) کی سرکردگی ميں جب لشکر، قلعہ کے نزديك پہنچا تو مرحب کے بھائي حارث نے اپنے مشّاق اور تيز رفتار شہ سواروں کے ساتھ لشکر اسلام پر حملہ کيا ، مسلمان بھاگے علی (ع) تنہا اپنی جگہ جمے رہے، علي(ع) کی تلوار کی ضرب نے اپنا کام کيا اور حارث قتل ہو گيا_ يہوديوں پر خوف و وحشت طاری ہو گيا وہ قلعہ کے اندر بھاگ گئے اور قلعہ کے دروازہ کو مضبوطی سے بند کر ليا _ مسلمانوں نے جب يہ منظر ديکھا تو ميدان ميں پلٹ آئے ، اس موقعہ پر خيبر کا مشہور پہلوان اور حارث کا بھائي"مرحب" اپنے بھائي کی موت پر بے تاب ،اسلحہ ميں غرق ، غصّہ ميں بھر ا، رجز پڑھتا ہوا قلعہ سے باہر کو دپڑا_
وہ کہہ رہا تھا : " خيبر مجھے جانتا ہے ميں مرحب ہوں اسلحہ ميں غرق ، آزمودہ کار پہلوان ہوں _ کبھی ميں نيزے سے وار کرتاہوں کبھی شمشير سے ، جب شير غصّہ کے عالم ميں ہو تو کوئي کھچار کے قريب نہيں پھٹکتا (27)
حضرت علی (ع) نے اس کے جواب ميں فرمايا:
ميں وہ ہوں کہ ميری ماں نے ميرا نام حيد ر(شير) رکھا ہے ميں بہادر اور جنگلوں کا شير ہوں_(28)

171
اس کے بعد زبردست جنگ شروع ہوئي ، شمشير علي، (ع) مرحب کے سر ميں درآئي اور اس کی سپر ،پتّھر کے خود اور سر کو دانتوں تك دوٹکڑے کرديا _ يہ ضرب ايسی خطرناك او دل ہلا دينے والی تھی کہ جسے ديکھ کر بعض يہودی بہادربھاگ کھڑے ہوئے اور قلعہ کے اندر جا چھپے اور بقيہ افراد علی (ع) کے ساتھ دست بدست جنگ ميں مارے گئے_علي(ع) نے شير کی طرح يہوديونکا پيچھا قلعہ کے دروازے تك کيا پھر قلعہ کے دروازے کيطرف متوجہ ہوئے اور اسے اکھاڑ ليا اور جنگ کے اختتام تك سپر کی طرح استعمال کرتے رہے پھر اس کو اس خندق کے اوپر رکھ ديا_ جو قلعہ کے چاروں طرف کھدی ہوئي تھي_(29)
يہ دروازہ اتنا وزنی تھا کہ لشکر اسلام کے آٹھ سپاہی اس کو نہ اٹھا سکے_ حضرت علي(ع) اس اعجازی قوّت کے بارے

میں فرماتے ہیں کہ " میں نے ہرگز بشری قوّت سے اسے نہیں اکھاڑا بلکہ خدا داد قوّت کے زیر اثر اور روز جزا پر ایمان کی بنا پر یہ کام کیا ہے _(30) علی (ع) کی شجاعت ، بہادی اور ان کے ہاتھوں کی طاقت سے خیبر کی فتح اور دوسروں کی ناتوانی کے بارے میں بہت سی حدیثیں اہل سنّت کی کتابوں میں موجود ہیںمزید معلومات کیلئے ان ماخذوں کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے_(31)

سوالات

1_ رسول خدانے کس ، کس بادشاہ کو خط لکھے؟
2_ یمن کا حاکم اور وہاں کے لوگ کیوں کر مسلمان ہوئے؟
3_ قیصرنے رسول خدا(ص) کے لئے کیا جواب لکھا؟
4_ دوسرے حکمرانوں کا موقف کیا تھا؟
5_ رسول خدا نے خیبر کے یہودیوں سے کیوں جنگ کي؟
6_ خیبر میں حضرت علی (ع) کی شجاعت کے بارے میں کچھ بیان کیجئے_

حوالہ جات

1_ طبقات ابن سعد ج 1 ص 258_
2_ " الوثائق السیاسیہ " مصنفہ پروفیسر حمید اللہ پاکستانی لیکچر رپیرس یونیورسٹي_مکاتیب رسول(ص) " مؤلفہ حجة الاسلام و المسلمین علی احمدی میانجی اور " محمد(ص) و زمامداران" مصنفہ صابر ی ہمدانی ملاحظہ ہوں_
3_ دحیہ کلبی اور عَمروبن امیّہ اور دوسرے سفراء کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے_
4_ طبقات ابن سعد ج 1 ص 258 _ سیرت حلبی ج 3 ص 240_
5_ طبقات ابن سعد ج 3 ص 241 و ج 1ص 258_
6_ قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمة سوائ: بیننا و بینکم الا نعبد الّا اللہ و لا نشرك بہ شیئا و لا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوّا فقولوا اشہدوا بانّا مسلمون(آل عمران 64)_
7_ تاریخ یعقوبی ج 2 ص 77_
8_ تاریخ یعقوبی ج 2 ص 77_
9_ تاریخ یعقوبی ج 2 ص 77_
10_ طبقات ابن سعد ج 1 ص 259_
11_ سیرہ حلبی ج 3 ص 247 _ طبقات ابن سعد ج 1 ص 260 _ کامل ج 2 ص 246 _ تاریخ طبری ج 2 ص 655_
12_ تاریخ طبری ج 2 ص 653 _652 سیرت حلبی ج 3 ص 248_
13_ کامل ج 2 ص 210 طبقات ج 1 ص 260_ سیرت حلبی ج 3 ص 250_
14_ طبقات ابن سعد ج 1 ص 263 _ سیرة حلبی ج 3 ص 250_
15_ سیرة حلبی ج 3 ص 255_
16_ مغازی واقدی ج 2 ص 634_
17_ مغازی واقدی ج 2 ص0 64_
18_ مغازی واقدی ج 2 ص 642_

19_ مغازی واقدی ج 2 ص643 _
20_ مغازی واقدی ج 2 ص 685 _687_
21_ مغازی واقدی ج 2 ص 646_
22_مغازی واقدی ج 2 ص 646_
23_ مغازی واقدی ج 2 ص 649 _ " لا تحلّ الجنّة لعاص"_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

24_ جرجی زیدان نے خیبر کے قلعوں کی تصویر اپنی کتاب تاریخ التمدن الاسلامی میں دی ہے ج 1 ص 61_
25_ لاعطین الرایة غدا رجلا یحبہ اللہ و رسولہ و یحب اللہ و رسولہ کراراً غیر فرار لا یرجع حتی یفتح اللہ علی یدیہ ، بحار الانوار ج 21_28 _
26_ حضرت علی (ع) نے فرمایا کہ اس کے بعد میں درد چشم میں ہرگز مبتلا نہیں ہوا_
27_ مغازی واقدی ج 2 ص 654 _653_
28_ ارشاد مفید ص 67_
29_ مغازی واقدی ج 2 ص 654_ 655_
30_ بحار الانوار ج 21 ص 26_
31_صحیح بخاری ج 5 ص 71 1 و ج 5 ص 23 _ تاریخ بخاری ج 1 ص 115 و ج 4 ص 115 _ صحیح مسلم ج 7 ص 121 و ج 5 ص 195 و ج 7 ص 120 _ مسند الحافظ ابی داؤد ص 320_مسند امام احمد بن حنبل ج 1 ص 99 و ج 2 ص 384 سنن ترمذی ج 5 ص 638 _ سنن ابن ماجہ ج 1 ص 65 _ خصایص ص 4 _ تاریخ طبری ج 2 ص 310 _ طبقات ج 3 ص 156 _عقد الفرید ج 3 ص 94 _ مستدرک حاکم ج 3 ص 405_ معجم الصغیرطبرانی ص 163_ حلیة الاولیا ج 1 ص 430_ سنن الکبری ج 9 ص 107 _ مناقب ابن مغازلی ص 176 _ استیعاب در حاشیہ الاصابہ ج 3 ص 366 _ مصابیح السنة ج 2 ص 201_معالم التنزیل ج 4 ص 156 _الشفا قاضی عیاض ج 1 ص 272 _ اسد الغابہ ج 3 ص 25 _ تذکرة الخواص سبط ابن جوزی ص 15_شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ج 4 ص 221_ کفایة الطالب باب 62ص 116 _ البدایة و النہایة ابن کثیر ج 4 ص 184_ مجمع الزوائد ج 9 ص 123 _ الاصابة ج 2 ص 502 _ینابیع المودة ص 41_

نواں سبق

طرفین کے خسارئے کا تخمینہ
اسیروں کیساتھ اچھا برتاؤ
فتح کے وقت در گزر
مال غنیمت
مال غنیمت میں خیانت کی سزا
مال غنیمت کی تقسیم
خیبر پر حملے کے نتائج
خیبر میں لشکر اسلام کی کامیابی کے اسباب
فدک
غزوہ وادی القري
تیما
فتح خیبر کے بعد انجام پانے والے سرایا
مکہ کی طرف (عُمرَةُ القضائ)
جنگ موتہ ، عالمی استکبار سے پہلا مقابلہ
گریہ کیوں؟
غیر مساوی طاقتوں کی جنگ
لشکر اسلام کے دلیر سردار جعفر ابن ابی طالب کی شہادت
عبداللہ ابن رواحہ اور زید ابن حارثہ کی شہادت
مجاہدین کی واپسي
رسول خدا(ص) جعفر ابن ابیطالب کے سوگ میں
جنگ ذات السلاسل
سوالات

177

طرفین كے خسارے كا تخمینہ

آخری قلعہ كی فتح كے نتیجہ میں یہودیوں كو شكست اور لشكر اسلام كو فتح حاصل ہوئي اس جنگ میں یہودیوں كے 93 سے زیادہ بڑے بڑے جنگجو ہلاك ہوئے جبكہ شہداء اسلام كی تعداد20 افراد سے زیادہ نہ تھی _ اس كے علاوہ قلعوں پرحملے كے نتیجے میں كچھ یہودی ، لشكر اسلام كی اسیری میں آئے_

اسیروں كیسا تھ اچّھا برتاؤ
قلعوں میں سے جب ایك قلعہ فتح ہوا تو حیّ بن اخطب كی بیٹی صفیّہ اور ایك دوسری عورت اسیر ہوئي تو حضرت بلال ان دونوں كو یہودیوں كے مقتولین كی لاشوں كے قریب سے گزار كر آنحضرت(ص) كی خدمت میں لائے پیغمبر اسلام (ص) اُٹھے اور صفّیہ كے سر پر عباڈال دی اور دونوں عورتوں كے آرام كے لئے لشكر گاہ میں ایك جگہ معین فرما دی پھر بلال سے سخت لہجہ میں كہا " كیا تمہارے دل سے مہرو محبّت ختم ہوگئي ہے كہ تم ان عورتوں كو ان كے عزیزوں كے پاس سے گزار كرلا رہے ہو ؟ " صفّیہ "كے دل پر پیغمبر كی محبّت نے بڑا اثر كیا بعد میں آپ، پیغمبر اسلام (ص) كی باوفا بیویوں كے زمرہ میں شامل ہوئیں _(1)

178

فتح كے وقت در گزر

تاریخ كے فاتحین نے جب بھی دشمن پر كامیابی حاصل كی تو شمشیر انتقام سے اپنے كینہ كی آگ كو بجھایا اور دشمن كی تباہی میں بڑی بے رحمی كا ثبوت دیا لیكن خدا رسیدہ افراد نے ہمیشہ كامیابی كے موقعہ پر دشمنوں كے ساتھ نہایت لطف و محبّت كا سلوك كیا ہے _ فتح خیبر كے بعد ، خیبر كے جن افراد نے زیادہ مال صرف كر كے جنگ احزاب كی عظیم شورش بر پا كی تھی اور اسلام كو خاتمہ كے دہانہ پر لاكھڑا كیا تھا ان كے سروں پر پیغمبررحمت(ص) كے لطف و عطوفت كا سایہ رہا آپ(ص) نے انہیں اجازت دی كہ سرزمین خیبر میں اپنے گھروں میں كام اور حسب سابق كھیتی باڑی میں مشغول رہیں اس كے بدلے خیبر كی آمدنی كا آدھا حصّہ مسلمانوں كو دیں_آنحضرت(ص) نے فتح كے وقت نیزے كی نوك پر اسلام مسلّط نہیں كیا بلكہ آپ(ص) نے ان كو مذہبی شعائر و رسوم كی ادائیگی كی آزادی مرحمت فرمائي_(2)

مال غنیمت
فتح خیبر اور یہودیونكو غیر مسلح كرنے كے بعد كافی مقدار میں ہتھیار ، جنگی سازو سامان ، یہودیوں كے زیورات سے مالامال خزانہ ، كھانے كے برتن ،كپڑے ، بہت سے چوپائے اور كھانے پینے كا بہت زیادہ سامان مال غنیمت كے طور پر لشكر اسلام كے ہاتھ آیا _
رسول خدا (ص) نے حكم دیا كہ ایك شخص جانبازان اسلام كے در میان اعلان كرے كہ " ہر مسلمان پر لازم ہے كہ مال غنیمت كو بیت المال میں لا كر جمع كردے _چاہے وہ ایك سوئي اور دھاگہ ہی كیوں نہ ہو _ اس لئے كہ خیانت ننگ و عار ہے اور قیامت میں اس كی سزا آگ ہے_(3)

179
پھر عادلانہ تقسیم كے لئے تمام مال غنیمت ایك جگہ جمع ہوا اور آنحضرت(ص) نے حكم دیا كہ اس میں سے كچھ نقد كی صورت میں لوگ تبدیل كر لائیں _
" فروہ" جو مال غنیمت بیچنے كے كام پر مامور كئے گئے تھے ، انہوں نے مال غنیمت میں سے ایك دستار ،دھوپ سے بچنے كے لئے اپنے سر پر باندھ ركھی تھی ، فراغت كے بعد دستار اتارے بغیربے خبری كے عالم میں اپنے خیمہ میں چلے گئے وہاں دستار كاخیال آیا تو فوراً خیمہ سے باہر نكلے اور دستار مال غنیمت كے ڈھیر پر ركھ دی _ جب رسول خدا (ص) كو یہ خبر ملی تو آپ(ص) نے فرمایا" یہ آگ كی دستار تھی جو تم نے اپنے سر پر باندھ ركھی تھی _(4)

مال غنیمت میں خیانت کی سزا
سپاہیوں میں سے " گرگرہ" نامی ایك شخص رسول (ص) خدا کے مرکب کی نگہبانی پر مامور تھا واپسی کے دوران اسے ایك تیر لگا اور وہ مارا گیا_رسول خدا (ص) سے لوگوں نے پوچھا کہ کیا "کرکرہ"شہید ہے ؟ آپ(ص) نے فرمایا " مال غنیمت میں سے عبا چرا نے کے جرم میں اب آگ میں جل رہا ہے"_
اس موقع پر ایك شخص نے پیغمبر اسلام (ص) سے کہا کہ " میں نے بغیر اجازت کے ایك جوڑا جوتا مال غنیمت سے لے لیا ہے _" آنحضرت(ص) نے فرما یا " واپس کردو ورنہ قیامت کے دن آگ کی صورت میں یہ تمہارے پیروں میں ہوگا (5)_

مال غنیمت کی تقسیم
خمس نکالنے کے بعد ، جانبازان اسلام کے در میان مال غنیمت تقسیم ہوا، رسول (ص) خدا نے

ان عورتوں کو جنہوں نے لشکر اسلام کی مدد اور تیمار داری کی تھی بیش قیمت گلوبند و غیرہ عطا فرمائے_(6)
ایك شخص کو ایك خرابہ سے دو سو درہم ملے پیغمبر اسلام (ص) نے خمس نکال لیا اور بقیہ در ہم اس کو دیدئے_(7)
لشکر اسلام خیبر سے کوچ کرنے ہی والا تھا کہ مہاجرین حبشہ کے سرپرست جعفر ابن ابی طالب حبشہ سے واپس آگئے جب رسول خدا (ص) کو مدینہ میں نہیں پایا تو خیبر کی طرف چل پڑے _ آنحضرت(ص) جعفر(ع) کی واپسی پر بہت خوش ہوئے سات قدم ان کے استقبال کے لئے بڑھے اور فرمایا سمجھ میں نہیں آتا کہ کس بات کے لئے زیادہ خوشی مناؤں ؟فتح خیبر کے لئے یا جعفر کی واپسی کے لئے؟"(8)

خیبر پر حملے کے نتائج
خیبر کا حملہ ، اسلام کے خلاف یہودیوں کی اقتصادی اور جنگی طاقت کی کمی کا باعث بنا_ اس حملے کے دوسرے نتائج میں سے ایك یہ ہے کہ ، یہودیوں کے اس گروہ کے ہتھیار ڈال دینے کی بدولت مشرکین کی فوج میں خوف و ہراس پھیل گیا اوراسلام کی تحریك مزید پائیدار ہوگئي_

خیبر میں لشکر اسلام کی کامیابی کے اسباب
1_ بہترین جنگی حربوں اور موثر حکمت عملی کا استعمال
2_ پیغمبر اسلام (ص) اسلام کی دقیق اور حکیمانہ سپہ سالاری اور لشکر اسلام کا سپہ سالار کے حکم پر مکمل عمل کرنا_

3_ جنگی حوالے سے مناسب جگہ پر پڑاؤ
4_ خیبر کے کامل محاصرے تك لشکر اسلام کی مکمل پوشیدگی _
5_ دشمن کے حالات کی اطلاع او ر ہر قلعہ میں لشکر کی تعداد و کیفیت کے بارے میں مکمل معلومات _
6_ حضرت علی (ع) کی بے امان جنگ " ایسی جنگ کہ دشمن کے نقصانات میں سے آدھا نقصان دست زبردست حیدر کرار کی توانائي کا نتیجہ تھا_

فدَك
خیبر سے ایك منزل اور مدینہ سے 140 کیلومیٹر دور کچھ یہودی فدك نامی ایك قصبہ میں رہتے تھے_یہ لوگ خیبر کے یہودیوں کے انجام سے خوفزدہ تھے ا ور خدا نے ان کے دل میں خوف و دہشت مزید بڑھادیا _ اس وجہ سے انہوں نے پیغمبر اسلام (ص) کے نمائندہ کے جواب میں ایك شخص کو معاہدہ صلح کے لئے رسول خدا (ص) کے پاس بھیجا اور آنحضرت(ص) سے معاہدہ کیا کہ آدھا فدك آنحضرت(ص) کے حوالہ کریں گے اور اسمیں کھیتی کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی آمدنی بھی ان کے حوالہ کریں گے _(9)
رسول خدا(ص) نے فدك فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کو عطا کردیا _ فدك کی سالانہ آمدنی ، 24000درہم تھی جناب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فاطمہ(ع) اس آمدنی کا بیشتر حصّہ بے سہارا لوگوں کی امداد اور اجتماعی مصالح ایسے امور خیر میں صرف کرتی تھیں (10)_

غزوہ وادی القري(7 ھ ق)

خیبر کی جنگ ختم ہونے کے بعد رسول خدا (ص) مدینہ سے 350 کیلومیٹر دور وادی القری کی

طرف روانہ ہوئے جو یہودیوں کا ایك اہم مرکز شمار کیا جاتا تھا _ آپ(ص) نے اس کا محاصرہ کر لیا ، قلعہ چند دنوں تك لشکر اسلام کے محاصرے میں رہا _ انجام کار فتح و کامرانی کے بعد آنحضرت(ص) نے زمینوں کو انہی کے قبضہ میں رہنے دیا اوروہی معاہدہ جو خیبر کے یہودیوں سے ہوا تھا ان سے بھی طے پایا_(11)

تَیمائ(7 ھ ق)

مسعودی کی تحریر کے مطابق " تیمائ" (12) کے لوگ یہودی اور رسول خدا (ص) کے دشمن تھے جب ان لوگوں نے وادی القری کے فتح ہونے کی خبر سنی تو رسول خدا (ص) سے صلح کرلی اور جزیہ دینے پر تیار ہوگئے (13)اس طرح سے جزیرۃ العرب سے یہودیوں کی طرف سے جنگی خطرہ بالکل ہی ختم ہوگیا_

فتح خیبر کے بعد انجام پانے والے سرایا

خیبر کی فتح کے بعد رسول خدا (ص) اپنے دیرینہ دشمن کی طرف سے مطمئن ہوگئے اور مدینہ میں وہ امن و سکون ہوا جو پہلے کبھی نہ تھا _ماہ صفر سے لے کر ذیقعدہ تك چند مہینوں کی مدّت میں آپ(ص) نے صرف چھ گروہ اطلاعات حاصل کرنے یا ان بکھرے دستوں اور جماعتوں کی تنبیہ و سزا کے لئے روانہ فرمائے جنہوننے امن و امان میں رخنہ ڈال رکھا تھا_ ان سرایا کے علاوہ کوئي دوسرا جنگی حملہ وقوع پذیر نہیں ہوا_(14)

مکہ کی طرف (عمرۃ القضائ)

یکم ذیقعدہ 7 ھ(بروز جمعرات بمطابق 3 فروری سنہ 628ئ)

صلح حدیبیہ کے ایك سال بعد صلح نامہ کے مطابق مسلمان عمرہ بجالانے کے لئے تین روز تك مکہ میں ٹھہر سکتے تھے _رسول خدا (ص) لشکر اسلام کے دو ہزار افراد کے ساتھ عمرہ کے لئے روانہ ہوئے پیغمبر اکرم (ص) کے ہمراہ صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان میں شامل تمام افراد موجود تھے سوائے خیبر میں شہید یا اس سے قبل وفات پا جانے والے مسلمانوں کے ، البتہ ك1چھ دوسرے لوگ بھی سفر میں شریك ہوگئے تھے_

معاہدے کے مطابق چونکہ مسلمان سوائے تلوار کے (جو مسافر کا اسلحہ سمجھا جاتا تھا)اپنے ساتھ زیادہ ہتھیار نہیں رکھ سکتے تھے_ اس لئے رسول خدا(ص) نے ممکنہ خطرے سے بچنے کے لئے لشکر اسلام کے ایك سردار کو دوسو جاں بازوں کے ہمراہ کافی اسلحہ کے ساتھ آگے بھیج دیا تا کہ وہ لو گ " مرّ الظّہران" پر مکہ سے 22 کیلومیٹر شمال مینٹھہریں اور ایك درّہ میں آمادہ رہیں _

مسلمان ، مکہ کے قریب پہنچے ، رسول خدا (ص) ناقہ قصوی پر سوار اور عبداللہ ابن رواحہ مہار تھامے ہوئے فخر کے ساتھ رجز پڑھتے جاتے تھے_

دو ہزار مسلمان خاص شان وشوکت کے ساتھ جبکہ ان کی آواز فرط شوق سے لرزرہی تھی " لبیك اللّہم لبیك" کی آواز بلند کرتے جارہے تھے_ برسوں بعد ، کعبہ کی زیارت کی توفیق نصیب ہوئي تھي_

قریش نے شہر مکہ خالی کردیا تھا اور پہاڑ کی بلندیوں سے مسلمانوں کی جمعیت کو دیکھنے میں مشغول تھے_ مسلمانوں کی صدائے لبیك کی پر شکوہ گونج نے ان کے دلوں پر وحشت طاری کردی تھی ، عمرہ ادا کرنے کے بعد احتیاطی فوج کی جگہ دوسرے گروہ نے لے لی اور انہوں نے عمرہ کے فرائض انجام دیئے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

184

مکہ میں تین روزہ قیام کی مہلت تمام ہوئي _ قریش نے ايك شخص کو رسول خدا(ص) کے پاس بھیجا اور مطالبہ کیا کہ جتنی ج ی ہو سکے مکّہ سے نکل جائیں_

اس سفر میں رسول خدا (ص) نے مکّہ کے شمال میں 12 کیلومیٹر کے فاصلہ پر مقامَ سرف میں جناب میمونہ سے عقد فرمایا اور اس طرح قریش کے در میان اپنی حیثیت اور زیادہ مضبوط کرلي_(15)

عمرۃ القضاء کے بعد 7 ھ میں چار دوسرے سرایا بھی پیش آئے_

جنگ موتہ

یکم جمادی الاوّل 8 ھ بمطابق اگست،ستمبر 629ئ

عالمی استکبار سے پہلا مقابلہ

رسول اکرم (ص) نے بادشاہ بُصْرى کے پاس ايك سفیر بھیجا سفیر رسول خدا (ص) جب شام کی سرحد پر واقع سرزمین "موتہ "پر(17) پہنچے تو وہاں کے حاکم نے سفیر کو قتل کر دیا _(18) ربیع الاول کے مہینہ میں پیغمبراسلام (ص) کی طرف سے 16 مبلغین مقام " ذات اَطلاح" کے سفر پر مامور کئے گئے وہ بھی اسی سرزمین کے لوگوں کے ہاتھوں قتل کردیئے گئے _ ان میں سے ايك آدمی زخمی ہوا اور لاشوں کے بیچ گر پڑا اور پھر کسی طرح فرار ہو کر مدینہ پہنچا_(19)

یہ واقعات سبب بنے کہ رسول خدا (ص) موتہ کی طرف ايك لشکر روانہ فرمائیں_

جہاد کا فرمان صادر ہوتے ہی تین ہزار مسلمان جمع ہوگئے رسول خدا (ص) نے لشکر کے سپہ سالاروں کو مندرجہ ذیل ترتیب کے مطابق معین فر مایا_

185

جب تك زید ابن حارثہ زندہ رہیں وہ تمہارے سپہ سالار ہوں گے اور اگر زید شہید ہوگئے تو پھر جعفر ابن ابی طالب (20) او ر ا گر وہ بھی شہید ہو گئے تو عبداللہ ابن رواحہ اور اگروہ بھی شہید ہوگئے تو مسلمان اپنے درمیان سے خود ہی ايك سالار کا انتخاب کر لیں(21)

گریہ کیوں؟

لشکر کی روانگی کے وقت اہل مدینہ رسول خدا (ص) کے ہمراہ جانبازان اسلام کو رخصت کرنے کے لئے جمع ہوئے عبداللہ ابن رواحہ گھوڑے پر سوار تھے اور آگے اپنے بیٹے کو سوار کئے ہوئے تھے اور اسی حالت میں شدّت کے ساتھ گریہ فرمارہے تھے _ لوگوں نے سوچا کہ وہ بیوی اور بیٹے کی محبت اور ان سے جدائي کے غم میں یا موت کے خوف سے رورہے ہیں عبداللہ ابن رواحہ جب لوگوں کے گمان کی طرف متوجہ ہوئے تو سر اٹھایا اور کہا " اے لوگوں ، میرا گریہ زندگی ، بیوي، بیٹے، گھربار اور خاندان کی محبّت میں نہیں ، میں شہادت سے نہیں ڈرتا اور نہ ہی اس وجہ سے رورہا ہوں بلکہ میرے گریہ کا سبب قرآن کی مندرجہ ذیل آیت ہے _

" و انْ مِنْكُمْ الاّ وَارِدُہَا كَانَ عَلى رَبِّكَ حَتْماً مَقْضياً ثُمَّ نُنَجيَ الَّذينَ اتَّقَوا وَ نَذَرُ الْظَالمينَ فيہَا جثیّاً"(22)

"تم میں سے کوئي شخص باقی نہیں رہے گا جز اس کے کہ دوزخ میں جائے اور یہ تمہارے پروردگا ر کا حتمی حکم ہے _ دوزخ میں داخل ہونے کے بعد ہم ان افراد کو جو خدا ترس اور

186

باتقوا تھے، نجات دیں گے اور ستم گاروں کو چھوڑدینگے تا کہ وہ گھٹنوں کے بل آگ میں گر پڑیں_

مجھے اطمینان ہے کہ مجھے جہنّم میں لے جایا جائے گا لیکن یہ کیسے پتہ چلے کہ نجات دی جائے گی _(23)

پیغمبر اسلام (ص) نے مسلمانوں کے ساتھ شہر کے دروازہ تك مجاہدین کو رخصت کیا اور فرمایا "دفع اللہ عنکم و ردّکم سالمین غانمین" یعنی خدا تمہارا دفاع کرے اور سلامتی اور غنیمت کے ساتھ واپس پلٹائے لیکن عبداللہ ابن رواحہ نے جواب میں شعر پڑھا جس کا مطلب تھا_میں خداوند رحمان سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس سے شمشیر کی ایسی ضربت کا

خواہاں ہوں جو میری زندگی کو ختم کردے_(24)
خداحافظ کہتے وقت عبداللہ ابن رواحہ نے پیغمبر اسلام (ص) سے نصیحت کرنے کی خواہش کی ، حضرت نے فرمایا " جب تم ایسی سرزمین پر پہنچو جہاں اللہ کی عبادت کم ہوتی ہے تو اس جگہ زیادہ سجدے کرو"_عبداللہ نے کہا کچھ اور نصیحت فرمائیں ، رسول خدا (ص) نے فرمایا " خدا کو یاد کرو، خدا کی یاد مقصد تك پہنچنے مینتمہاری مددگار ہے "(25)_رسول خدا(ص) نے لشکر کے امیروں کو حکم دیا کہ " خدا کے نام سے اس کی راہ میں جنگ کرواور جو خدا کا انکار کرے اس سے لڑو _ دھوکہ بازی نہ کرو، بچوں کو قتل نہ کرو، جب مشرکین سے سامنا ہوتو تین چیزوں میں سے ایك کی دعوت دو اور جب کسی ایك کو قبول کرلیں تو ان سے دست بردار ہو جاؤ _ پہلے اسلام کی دعوت دو اگر قبول کرلیں تو ان سے جنگ نہ کرو_ دوسرے ان سے مطالبہ کرو کہ اپنی زمین سے چلے جائیں اور ہجرت کریں اگر قبول کرتے ہیں تو ان کے لئے وہی حقوق ہیں جو دوسروں کے لئے ہیں ،اگران دونوں باتوں کے قبول کرنے سے انکار کریں

187
تو جزیہ ادا کرنے کی دعوت دو اگر ان تمام باتوں سے سرتابی کریں تو خدا سے مدد مانگو اور ان سے جنگ کرو"(26)_

غیر مساوی طاقتوں کی جنگ
لشکر اسلام موتہ کی جانب روانہ ہوا_ جنوب عمان میں 212 کیلومیٹر دور مقام "معان"پرخبر ملی کہ بادشاہ روم ہرَقُل ایك لاکھ سپاہیوں کو "بلقائ" کے علاقہ میں سرزمین "مآب" تك بڑھا لا یا ہے_ اور اس علاقہ کے ایك لاکھ عرب جنگجو رومیوں کی مدد کے لئے لشکر روم سے آملے ہیں _
یہ خبر امیران لشکر کے آپس میں مشورہ کا سبب بنی _ شروع میں تو ان کا ارادہ تھا کہ اس واقعہ کی خبر پیغمبراسلام(ص) کو دی جائے اور ان سے معلوم کیا جائے کہ کیا کرنا چاہیئےکن عبداللہ ابن رواحہ نے شجاعانہ و حماسہ ساز تقریر کے ذریعے انہیناس فکر سے بازر کھا_ آپ نے لشکر کو خطاب کرتے ہوئے کہا " اے لوگوں خدا کی قسم ، جو چیز تمہیں اس وقت ناپسند ہے اسی کو طلب کرنے کے لئے تم نکلے ہو یہ وہی شہادت ہے جس کے شوق میں تم نے سفر کی زحمت برداشت کی ہے ، ہم نے کبھی بڑے گروہ ، کثیر جماعت اور عظیم لشکر کے ذریعہ جنگ نہیں کی ،ہم ایمان کی طاقت سے لڑتے ہیں جس کی بدولت خدا نے ہمیں بزرگی دی ہے ، اٹھو اور اپنے راستہ پر چل پڑو ہمارے سامنے (احَدُ الحسنین) دوا چھے راستے ہیں ، فتح یا شہادت_ (27)
عبد اللہ ابن رواحہ کی شعلہ بار تقریر کے بعد لشکر اسلام ٹڈی دل لشکر کی طرف چل پڑا _ اور بلقاء کی سر حد پر روم کا دو لا کھ کا لشکر تین ہزار مجاہدین سے روبرو ہوا _ لشکر اسلام کی بے

188
امان جنگ شروع ہوئي اور اللہ والے جو شہادت کو بقاء کاراز سمجھتے تھے، شہادت کے استقبال کے لئے دوڑ پڑے_

لشکر اسلام کے دلیر سردار جعفر ابن ابی طالب(ع) کی شہادت
جنگ کے شور و غل میں جعفر ابن ابی طاب نے پرچم ہاتھ میں لیا اور مردانہ وار قلب لشکر پر حملہ کردیا اور ان کے نرغہ میں گھر گئے آپ نے اپنے گھوڑے کو پیچھے چھوڑ دیا تا کہ وہ دشمن کے ہاتھ نہ آسکے اور پیادہ لڑتے رہے (28) جب آپ کا داہنا ہاتھ قلم ہوا تو پرچم کو بائیں ہاتھ میں سنبھالا یہاں تك کہ آپ کا بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا اس کے بعد آپ نے پرچم کو سینے سے لگالیا _ یہاں تك کہ شہادت کی سعادت سے مشرف ہوئے خدا نے ان کے کٹے ہوئے ہاتھوں کے بدلے دو پر عنایت کئے تا کہ وہ فرشتوں کے ساتھ جنّت میں پرواز کریں اس لئے آپ(ع) " جعفر طیار" کے لقب سے ملقب ہوئے (29)_

عبداللہ ابن رواحہ اور زید ابن حارثہ کی شہادت
جناب جعفر کی شہادت کے بعد زید ابن حارثہ نے پرچم اٹھایا اور لشکر کفر پر حملہ کردیا اور دلیرانہ جنگ کے بعد درجہ شہادت پر فائز ہوئے _ تیسرے سردار لشکر عبداللہ ابن رواحہ نے پرچم اٹھایا تھوڑی دیر تك سوچتے رہے کہ جنگ جاری رکھی جائے یا نہیں ، آخر کار رجز پڑھتے ہوئے سپاہ دشمن پر حملہ آور ہوئے_
اے نفس ، اگر تو ابھی قتل نہیں ہوگا تو بالآخر مرہی جائے گا_کبوتر(فرشتہ) مرگ آن پہنچا ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

189

جو تیری آرزو تھی اس کا وقت بھی آگیا ہے _
اگر ان دونوں (جعفر اور زید)کے راستے پر چلو گے تو نجات پاجاؤگے_
یہ رجز پڑھ کر عبداللہ دلیرانہ انداز میں قلب لشکر پر حملہ آور ہوئے ان کی تلوار کافروں کے سروں پر موت کے شعلے بر سار ہی تھی _ آخر کار عبداللہ بھی اپنے رب سے جا ملے اور انہیں اسی انداز میں شہادت نصیب ہوئي جو انہوں نے خداوند عالم سے طلب کی تھی کہ ان کے جسم کو گلگوں بنادیا جائے_(30)

مجاہدین کی واپسي

عبد اللہ ابن رواحہ کی شہادت کے بعد سپاہیوں کی رائے اور پیش کش سے خالد ابن ولید (31) سردار لشکر بنے _ خالد نے جنگ کو بے نتیجہ دیکھا اور رات تك تھوڑی بہت پراگندہ طور پر جنگ جاری رکھی ، رات کو جب دونوں لشکر جنگ سے رك گئے تو خالد نے لشکر گاہ کے پیچھے بہت سے سپاہیوں کو بھیجا تا کہ صبح کو خوب شور و غل مچاتے ہوئے لشکر سے آملیں _ صبح شور و غل سنکر رومیوننے یقین کر لیا کہ مدینہ سے ایك عظیم امدادی لشکر آن پہنچا ہے _ چونکہ رومی مسلمانوں کی تلوار کی طاقت اور ان کے جذبہ شہادت کودیکھ چکے تھے اس لئے جنگ میں پس و پیش کرتے ہوئے حملہ کرنے سے باز رہے اور مسلمانوں کے حملہ کا انتظار کرتے رہے اور جب انہوں نے دیکھا کہ خالد کا حملہ کا کوئي ارادہ نہیں ہے تو عملی طور پر جنگ بندی ہو گئي _ خالد نے عقب نشینی کے ذریعہ مسلمانوں کو دشمن کے دو لا کھ جنگجوؤں کے چنگل سے بچالیا_
اس جنگ کے نتیجہ میں ایك طرف مسلمان رومیوں کے جنگی حربوں اور طریقہ کار سے

190

آگاہ ہوگئے اور دوسری طرف شہادت کے شیدا لشکر اسلام کا رعب و دبدبہ روم کی مغرور فوج کے دلوں میں بیٹھ گیا_
لشکر مدینہ واپس آیا لوگ نہایت بر انگیختہ اور غیظ وغضب کے عالم میں تھے اور سپاہی ملول و خاموش ، لوگ آگے بڑھے اور خاك اٹھا کر سپاہیوں کے چہروں پر ڈالنے اور شور کرنے لگے کہ " اے فراریو تم لوگ خدا کے راستے سے فرار کرتے ہو؟ سپاہی اپنے گھروں میں چلے گئے اور ملامت کے خوف سے ایك مدّت تك گھروں سے باہر نہ نکلے _ یہاں تك کہ نماز جماعت میں بھی نہیں آتے تھے _ پیغمبراسلام(ص) نے فرمایا" یہ لوگ فراری نہیں ہیں اور انشاء اللہ حملہ کرنے والے ہو جائیں گے"(32)_

رسول خدا (ص) جعفر ابن ابیطالب(ع) کے سوگ میں

مسلمانوں کی کیفیت اور خصوصاً جعفر کی موت سے رسول خدا(ص) بے حد غمگین تھے _ حضرت جعفر کے شہید ہونے پر آپ نے(ص) شدّت کے ساتھ گریہ کیا جعفر کے گھر والوں کو تسلّی دینے کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ " میرے بچے ، عون ومحمد اور عبداللہ کہاں ہیں ؟ جناب جعفر کی بیوی اسمائ، حضرت جعفر کے بیٹوں کو رسول خدا(ص) کی خدمت میں لائیں ،آنحضرت(ص) نے شہید کے بچونکو پیار کیا ، گلے لگایا تو آپ(ص) کی آنکھوں سے آنسو نکل کرڈاڑھی پر بہنے لگے _حضرت جعفر کی بیوی نے پوچھا _ " اے اللہ کے رسول (ص) میرے ماں باپ آپ(ص) پر فدا ہوں ، آپ(ص) میرے بچوّنکو اس طرح پیار کررہے ہیں جیسے کسی یتیم کو پیار کیاجاتا ہے گویا ان کے باپ اس دنیا میں نہیں رہے ؟"رسول (ص) خدا نے فرمایا ، ہاں وہ قتل کردیئےئے ، پھر فرمایا، اے اسماء ایسا نہ ہو کہ تم اپنی زبان سے کوئي ناروا بات نکالو اور سینہ کو بی کرو میں تمہیں خوشخبری سناتا ہوں ، خدا نے جعفر کو دو ، "پَر" عطا کئے ہیں جن سے وہ بہشت میں پرواز کرتے ہیں _(33)

191

جنگ ذات السّلاسل

جمادی الثانی 8 ھ ق ستمبر ،اکتوبر 629 ئ

رسول خدا (ص) کو اطلاع ملی کہ قبلائل بَليّ اور قضاعة کے کچھ لوگ جمع ہو کر مدینہ پر حملہ کرنے کی فکر میں ہیں _ پیغمبر اسلام (ص) کے حکم سے لشکر تیار ہوا اور اس کی سپہ سالاری عمروبن عاص کے سپرد ہوئي _ اسکی وجہ یہ تھی کہ عمرو کی بڑی ماں (دادی یا ناني) قبیلہ بليّ سے تھی رسول خدا(ص) نے چاہا کہ عمرو بن عاص کو سپہ سالاری دیکر اس گروہ کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے _ عمروبن عاص اور اس کا لشکر دن میں کمین گاہ میں چھپے رہتے اور راتو ں کو سفر کرتے جس وقت دشمن کے قریب پہنچے تو پتہ چلا کہ دشمن کی تعداد زیاد ہے _ رسول خدا(ص) نے ابو عبیدہ جراح کو دو سو فراد کے ایك دستہ کے ساتھ مدد کے لئے بھیجا عمروبن عاص کے لشکر نے ابو عبیدہ کے امدادی لشکر کے ساتھ قبائل بليّ ، عذرہ اور بَلْقين کے تمام رہائشے ی علاقہ کا دورہ کیا لیکن دشمن پہلے ہی خبر پا کر علاقہ سے بھاگ چکے تھے _

صرف آخری مقام پر لشکر اسلام اور لشکر کفر کے در میان ایك گھنٹہ تك ٹکراؤہوا جس میں ایك مسلمان زخمی اور دشمن شکست کھا کر فرا کر گئے _(34)(35)

192

سوالات

1_خیبر میں لشکر کی کامیابی کے اسباب کیا تھے؟
2_مال غنیمت میں خیانت کے سلسلہ میں ایك واقعہ بیان کیجئے_
3_ فدك کاواقعہ کیا ہے؟
4_ عمرة القضاء کس مہینہ میں تھا؟
5_ روم کی بڑی طاقت سے رسول خدا(ص) کے سپاہیوں نے کیوں جنگ کی ؟
6_ روانگی کے وقت عبد اللہ ابن رواحہ کیوں رورہے تھے؟
7_ جعفر ابن ابیطالب" جعفر طیاّر" کے نام سے کیوں مشہور ہوئے؟

193

حوالہ جات

1_ مغازی واقدی ج 2 ص 673
2_ مغازی واقدی ج 2 ص 671 و سیرت ابن ہشام ج 3 ص 351 _352
3_ مغازی واقدی ج 2 ص 680
4_ مغازی واقدی ج 2 ص 681
5_ مغازی واقدی ج 2 ص 681
6_ سیرت ابن ہشام ج 3 ص 356 _357
7_مغازی واقدی ج 2 ص 682
8_ مغازی واقدی ج 2 ص 683_زاد المعاد ج 3 ص 333 _سنن ابی داود (2745) صحیح بخاری ج 7 ص 371
9_مغازی واقدی ج 2 ص 706_
10_پوہشی عمیق از زندگانی علّی (ع) ص 261 _266
11_تاریخ طبری ج 3 ص 17 _16 سے تلخیص _ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ص284_فتوح البلدان ص 47
12_ تیماء ، مدینہ سے آٹھ منزل پر مدینہ اور شام کے راستہ میں ایك مقام ہے _
13_التنبیہ والاشراف ص 224
14_تاریخ پیغمبر اسلام (ص) مصنفہ ڈاکٹر آیتی کے مطابق ص 486 _483_
15_مغازی واقدی ج 2 ص 740 _ 731 یہاں خلاصہ ذکر کیا گیا ہے_
16_سیرت ابن ہشام ج 4 ص 15_
17_ یہ سرزمین ا ب شہداء موتہ کی آرام گاہ ہے اور سرزمین اردن ہاشمی میں واقع ہے_
18_ مغازی واقدی ج 2 ص 755 _ بحارالانوار ج 21_58
19_ طبقات کبری ج 2 ص 128_مغازی ج 2 ص 782

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

20_ اگر چہ اہل سنت کی بہت سی تاریخوں میں یہ بات مرقوم ہے کہ رسول خدا(ص) نے لشکر کا پہلا امیرزید بن حارث کو

194

معيّن فر ما یا اور زید کے قتل ہوجانے کی صورت میں جعفر بن ابی طالب اور ان کے بعد عبداللہ بن رواحہ لیکن کعب بن مالک کے شہداء موتہ کے بارے میں مرثیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جعفر لشکر کے پہلے امیر تھے_ کعب کہتے ہیں کہ '' اذ یہتدون بجعفر ولوائة قدّام اوّلہم فنعم الاوّل'' سیرت ابن ہشام ج 4 ص 28_
21_ مغازی واقدی ج 2 ص 758 _ بحار الانوار ج 21 ص 55 _
22_ سورہ مریم آیت 71_72_
23_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 15 _ اور تاریخ طبری ج 3 ص 37
24_ '' ولكنّنی ا سا ل الرّحمن مغفرة وضَربةً ذا ت فرع: تقذف الزّبداً '' سیرت ابن ہشام ج 4 ص 15_
25_ مغازی واقدی ج 2 ص 758_
26_ مغازی واقدی ج 2 ص 757بحارالانوار ج 21 ص 21_
27_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 17 _ تاریخ طبری ج 3 ص 38_
28_ بحارالانوار ج 21 ص 54_
29_ بحارالانوار ج 21 ص 62 _ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 20_
30_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 21 _
31_ خالد ابن ولید اور عمرو ابن عاص دونوں آپس میں دوست اور اسلام کے سخت ترین دشمن تھے مسلمانوں کی پے در پے فتوحات او رعمرة القضاء کے موقع پر ان کی شا ن و شوکت و عظمت دیکھنے کے بعد ان لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ اسلام کی کامیابی اور فتح یقینی ہے _ اس وجہ سے ان دونوں نے یہ الگ الگ طے کیا کہ مسلمان ہوجائیں _ لہذا دونوں ایك دوسرے سے الگ اور بے خبر مدینہ کی طرف چلے اور راستہ میں اچانك ایك دوسرے سے مل گئے اور پھر مدینہ میں رسول خدا کی خدمت میں شرفیاب ہوئے اور اسلام قبول کیا _(مغازی واقدی ج 2 ص 741 _750ملاحظہ ہو)_
32_ مغازی واقدی ج 2 ص 765_

195

33_ مغازی واقدی ج 2 ص 767 _بحارلاانوارج 21 _ ص 56_57
34_ مغاز ی واقدی ج 2 ص 769 سے 772 _ تاریخ طبری ج 3 ص 33_32 سے خلاصہ بیان کیا گیا ہے_
35_ شیعہ منابع میں یہ واقعہ یوں درج ہے کہ رسول خدا (ص) نے صحابہ میں سے تین افراد ابو بکر ، عمر اور عمر و بن عاص ، کو اس سریہ کا امیر مقرر فرمایا _ لیکن وہ لوگ جنگی کامیابی حاصل نہ کر سکے اس لئے آنحضرت(ص) نے چوتھی بار حضرت علی (ع) کو امیر بنا کر لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا اور آنحضرت(ص) نے علي(ع) اور سپاہیوں کو مسجد احزاب تك رخصت کیا _حضرت علي(ع) صبح سویرے دشمن پر حملہ آور ہوئے ، دشمن ایك گروہ کثیر کے ساتھ حملہ روکنے کے لئے آگئے لیکن حضرت علی (ع) کی بے امان جنگ و پیکار نے دشمن کے دفاعی حملہ کو ناکام بنا دیا اور دشمن کو شکست دینے کے بعد علی (ع) کامیاب و سرفراز ہو کر مال غنیمت اور اسیران جنگ کے ساتھ رسول اکرم (ص) کی خدمت میں پلٹے پروردگارقہار سورہ والعادیات میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے_
بسم اللہ الرحمن الرحیم_والعادیات ضَبْحاً_ فالموریات قدحا ً فالمغیرات صبحاً_ فاثرن بہ نقعا ً فوسطن بہ جمعا ً
قسم ہے ان گھوڑوں کی جو نتھنوں کو پُھلاتے پتّھر پرٹاپ مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں پھر صبح دم حملے کرتے ہیں _ (کفار کے دیار میں وہ) گردو غبار بلند کرتے اور دشمن کے دل میں گھس جاتے ہیں _
تفضیلات کےلئے ارشاد شیخ مفید ص 86 _90 مجمع البیان ج 10 ص 528_ بحارالانوار ج 21 ص 76 _ 77 مناقب ابن شہر آشوب ج 3 ص140_142کی طرف رجوع کریں

197

دسواں سبق

فتح مکہ(1)

قریش کی عہد شکني

تجدید معاہدہ کی کوشش

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لشكر اسلام كى تيارى
راستوں كوكنٹرول كرنے كيلئے چيك پوسٹ
ايك جاسوس كى گرفتارى
مكہ كى جانب
دشمن كو ڈرانے كيلئے عظيم جنگى مشق
مشركين كا پيشوا مومنين كے حصار ميں
مكہ ميں نفسياتى جنگ
شہر كا محاصرہ
ايك فوجى دستہ كے ساتھ مشركين كى جھڑپ
سوالات

فتح مكہ

قريش كى عہد شكنى

روانگى كى تاريخ: 10 رمضان المبارك 8 ھ(1) بمطابق 6جنورى 629 ئ
فتح كى تاريخ : 19 رمضان المبارك 8 ھ بمطابق 13 جنورى 629
رسول خدا (ص) اس فكر ميں تھے كہ مكّہ ، يہ خانہ توحيد جو مشركين كے گھيرے ميں ہے اس كو آزاد كراديں ،ليكن اس راستے ميں صلح حديبيہ ركاوٹ تھى_آنحضرت(ص) نہيں چاہتے تھے كہ اس معاہدے كو توڑكرمكہ فتح كريں كہ جس كى رعايت كا انہوں نے خود كو پابند بنايا تھا_ ليكن جب كسى امّت كا وقت قريب آتا ہے اورمہلت كى مدّت ختم ہوجاتى ہے تو الہى قانون كے مطابق ايسے حالات پيدا ہوجاتے ہيں كہ ايك قوم يا گروہ كا خاتمہ ہوجائے اور ان كے مد مقابل كے لئے كاميابى كا راستہ كھل جائے_
موتہ كى جنگ اس بات كا سبب بنى كہ قريش مسلمانوں كو كمزور سمجھنے لگے اور صلح حديبيہ كا معاہدہ توڑنے كى سوچنے لگے لہذا جب روميوں كے مقابلہ ميں مسلمانوں كى شكست كى خبر مكہ پہنچى تو قريش نے اس كو لشكر اسلام كى كمزورى پرحمل كيا اور مسلمانوں كے ہم پيمان اور ہمدرد قبيلوں كو آنكھيں دكھانے لگے_

صلح حديبيہ كے معاہدہ كے مطابق كوئي بھى قبلہ دونوں گروہوں يعنى قريش يا مسلمانوں كے ساتھ معاہدہ كر سكتا تھا _ خزاعہ نے حضرت محمد صلى اللہ عليہ و آلہ و سلم سے اور بنى بكر نے قريش سے معاہدہ كيا 8 ھ ميں خزاعہ اور بنى بكر كے در ميان جھگڑا ہوا قريش نے اس حملہ ميں خزاعہ كے خلاف بنى بكر كى خفيہ طريقہ سے مدد كى ، چہرہ پر نقاب ڈال كر ان كے ساتھ مل كر حملہ كيا _
اس حادثہ ميں قبيلہ خزاعہ كے كچھ لوگ مظلومانہ طريقہ سے قتل كرديئے گئے اور اس طرح صلح حديبيہ كا عہد و پيمان ٹوٹ گيا _ كيونكہ قريش رسول خدا(ص) كے حليف قبيلہ كے خلاف جنگ ميں كود پڑے تھے_(2)

تجديد معاہدہ كى كوشش
ابو سفيا ن بھانپ گيا كہ يہ گستاخى جواب كے بغير نہيں رہے گى درحقيقت قريش نے لشكر اسلام كے لئے خود ہى حملہ كا موقعہ فراہم كرديا تھا لہذا وہ لوگ فوراً ہى مدينہ پہنچے كہ شايد معاہدہ كى تجديد ہو جائے_
ابوسفيان مدينہ ميں اپنى بيٹى ، رسو ل خدا(ص) ا كى زوجہ " اُمّ حبيبہ" كے گھر پہنچا چونكہ باپ اور بيٹى نے كئي سال سے ايك دوسرے كو نہيں ديكھا تھا _ اس لئے باپ كا خيا ل تھا كہ بيٹى بڑے اچھے انداز سے استقبال اور پذيرائي كرے گى اور اس طرح وہ اپنے مقصد كو عملى جامہ پہنانے ميں كامياب ہو جائے گا _ ليكن جب رسول (ص) خدا كے گھر ميں وارد ہوا اور چاہا كہ بستر پر بيٹھ جائے تو بيٹى نے بے اعتنائي كے ساتھ بستر كو لپيٹ ديا _ ابو سفيان نے تعجب سے پوچھا كہ " تم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نے اس کو لپیٹ کیوں دیا _؟ " بیٹی نے جواب دیا کہ " آپ مشرك اور نجس ہیں ،

201

میں نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ آپ ،رسول خدا(ص) کی جگہ بیٹھیں_
ابو سفیا ن نے صلح نامہ کی مدّت بڑھانے کےلئے رسول (ص) خدا سے رجوع کیا آپ(ص) نے کوئي جواب نہیں دیااور صرف خاموش رہے_ ابوسفیان نے بزرگوں میں سے ہر ایك سے وساطت کےلئے رابطہ قائم کیا مگر نفی میں جواب ملا _حضرت علی (ع) کی راہنمائي میں ابوسفیان مسجد کی طرف آیا اور یك طرفہ صلح نامہ کی مدّت میں اضافہ کا اعلان کیا پھر غصّے اور مایوسی کے عالم میں بغیر کسی نتیجہ کے مکّہ واپس پلٹ گیا _(3)
ستم رسیدہ قبیلہ " خزاعہ" کے افراد نے اپنی صدائے مظلومیت پیغمبراسلام (ص) کے کانوں تك پہنچانے کے لئے عمروابن سالم کو رسول خدا (ص) کی خدمت میں بھیجا وہ مدینہ میں وارد ہوا اور سیدھا مسجد کی طرف گیا اور لوگوں کے در میان کھڑے ہو کر مخصوص انداز سے ایسے دردناك اشعار پڑھے جو قبیلہ خزاعہ کے استغاثہ اور مظلومیت کی حکایت کررہے تھے اس نے پیغمبر اسلام(ص) کو "خزاعہ" کیساتھ کئے جانے والے معاہدے کی قسم دلائي اور فریادرسی کا طلب گار ہوا اس نے کچھ اشعار پڑھے جن کا مطلب یہ تھا _
اے رسول خدا (ص) آدھی رات کو ہم جب وَتیْرَہ(4) کے کنارے تھے اور ہم میں سے کچھ لوگ رکوع و سجود کی حالت میں تھے تو مشرکین نے ہم پر حملہ کیا ،جبکہ ہم مسلمان تھے ، انہوں نے ہمارا قتل عام کیا (5)_
عمرو کے جاں گداز اشعار سے رسول (ص) خدا کا مہر و محبت سے لبریز دل درد سے تڑپ اٹھا_ لہذا آپ(ص) نے فرمایا" اے عمرو ہم تمہاری مدد کریں گے" (6)

202

لشکر اسلام کی تیاري

رسول خدا (ص) نے روانگی کا مقصد بتائے بغیر لشکر اسلام کو تیار ہونے کا حکم دیا اور قریبی قبائل اور مدینہ والوں نے لشکر مینشرکت کی _مجموعی طورپر دس ہزار جانبازوں نے خود کو روانگی کے لئے تیار کر لیا ،کسی کو خبر نہیں تھی کہ اس تیاری کا مقصد کیا ہے ؟ اور لشکر کا آخری ہدف کہاں جا کر تمام ہوگا ؟ اس لئے کہ کچھ لوگوں کا یہ خیا ل تھا کہ حدیبیہ کا معاہدہ ابھی تك باقی ہے_

راستونکو کنٹرول کرنے کیلئے چیك پوسٹ
رسول خدا (ص) دشمن کو غافل رکھنے کے لئے نہایت خفیہ طریقہ سے قدم اُٹھار ہے تھے اور بہت باریك بینی سے کام لے رہے تھے اس کام کے لئے ان کے حکم سے مدینہ کے تمام راستوں پر پہرے بیٹھادیئےئے تھے اور مشکوك افراد کی رفت و آمد پر کڑی نگاہ رکھی جارہی تھی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ قریش کے جاسوس لشکر اسلام کی روانگی سے آگاہ ہوجائیں_آنحضرت(ص) نے دعا کی ،خدایا آنکھوں اور خبروں کو قریش سے پوشیدہ کردے تا کہ ہم اچانك ان کے سروں پر پہنچ جائیں_(7)

ایك جاسوس کی گرفتاري
سخت حفاظتی تدابیر کے با وجود ، حاطب ابن ابی بلتعہ نامی ایك مسلمان نے اس لالچ میں آکر کہ اگر اس نے قریش کی کچھ خدمت کردی تو اس کے وابستگان ،مکہ میں گزند سے محفوظ رہیں گے اور یہ سمجھ کر کہ رسول خدا(ص) شاید مکہ کاہی قصد رکھتے ہوں ، ایك خط قریش کو لکھا تا کہ ان کو خبر کردے اور یہ خط سارہ نامی ایك عورت کے حوالے کیا جو پہلے گا نے

203

بجانے والی عورت تھی اوراسے کچھ پیسے بھی دیئےا کہ وہ غیر معروف راستہ سے مدینہ سے مکہ جائے اور یہ خط قریش کے سر کردہ افردا تك پہنچا دے _

جبرئيل امين (ع) نے آكر پيغمبر اسلام (ص) كو يہ خبر پہنچا دی اور رسول خدا(ص) نے بلا تاخير على ابن ابی طالب(ع) كو زبير كے ساتھ اس عورت كو گرفتار كرنے كے لئے روانہ كيا_ يہ لوگ نہايت تيزی كے ساتھ مكہ كی طرف چلے اور راستہ ميں مقام خُلَيْقَہ ميں اس عورت كو گرفتار كركے اس كے سامان كی تلاشی لی ليكن كوئي خط نہيں ملا ، سارہ نے بھی كسی خط يا كسی خبر كے اپنے ساتھ ركھنے كا شدّت سے انكار كيا _ ليكن على (ع) نے بہ آواز بلند كہا كہ " خدا كی قسم پيغمبر(ص) كبھی بھی غلط بات نہيں كہتے لہذا جتنی جلد ی ہو سكے خط نكال دے ورنہ ميں تجھ سے خط نكلوالوں گا "
عورت نے جب دھمكی كو يقينی سمجھا توكہنے لگی " آپ لوگ ذرا دور ہٹ جائيں ميں خط دے رہی ہوں اس وقت اس نے اپنے جوڑے (سر كے بندھے ہوے بالوں) ميں سے ايك خط نكالا اور على (ع) كے حوالہ كرديا_
رسول خدا (ص) نے خط لكھنے والے كو طلب كيا اور بازپرس كی اس نے خدا كی قسم كھائي اور كہا كہ اس كے ايمان ميں كسی طرح كی تبديلی نہيں ہوئي ہے ليكن چونكہ ميرے بيوی بچّے مشركين قريش كے ہاتھوں ميں اسير ہيں اس لئے ميں نے چاہا كہ اس خبر كے ذريعہ ميرے گھر والوں كی تكليف ميں كچھ كمی ہو جائے (8)_
اس غرض سے كہ ايسا واقعہ پھر نہ دہرا يا جائےچند آيتيں نازل ہوئيں ايك آيت ميں ارشاد ہوتا ہے _" اے ايمان والو ميرے دشمن اور اپنے دشمن كو دوست نہ بناؤ اور ان كے ساتھ محبت اور دوستی كی پينگيں نہ بڑھاؤ"(9)
پيغمبر اسلام (ص) نے اس كی جاہلانہ خطا كو معاف كرديا اور اس كی توبہ قبول كرلي_

204

مكّہ كی جانب

كہاں جانا ہے اور كس مقصد سے جاناہے يہ تو معلوم نہ تھا اس كے علاوہ حكم صادر ہونے كے وقت تك يہ بھی معلوم نہ تھا كہ كس وقت جانا ہے _ رمضان المبارك كی دسويں تاريخ 8 ھ ق كو روانگی كا حكم صادر ہوا_
رسول خدا (ص) نے مدينہ كے باہر لشكر اسلام كا معائنہ كيا پھر روانگی كا حكم ديا اور مدينہ سے تھوڑے سے فاصلہ پر(حد ترخّص سے نكلنے كے بعد) پانی مانگ كر روزه افطار كيا اور سب كو حكم ديا كہ روزه افطار كرليں _ بہت سے لوگوں نے افطار كر ليا ليكن ايك گروه نے يہ سوچا كہ اگر روزه كی حالت ميں جہاد كريں تو اس كا زياده اجر ملے گا _
رسول الله(ص) اس گروه كی حكم عدولی سے ناراض ہوئے اور فرمايا كہ يہ لوگ گنہگار اور سركش ہيں _(10)
لشكر اسلام بغير كسی توقف كے تيزی سے بڑھتا رہا _ دس ہزار جانبازوں نے مدينہ سے مكہ كا راستہ ايك ہفتہ ميں طے كيا اور رات كے وقت مكہ سے 22 كيلوميٹر شمال كی جانب " مرّ الظہران" پہنچ كر خيمہ زن ہو گيا_(11)

دشمن كو ڈرانے كيلئے عظيم جنگی مشق
پيغمبر اسلام (ص) نے مرّ الظہران ميں حكم ديا كہ دس ہزار كا لشكر پورے ميدان ميں بكھر جائے او ر ہر آدمی آگ جلائے تا كہ لشكر اسلام كی عظمت نماياں ہو اور مشركين قريش كے دل ميں زياده سے زياده خوف پيدا ہو اور وه سمجھ ليں كہ اب اس عظيم لشكر سے مقابلہ كی طاقت ان ميں نہيںہے اور ہر طرح كے مقابلہ سے نا اميد ہو جائيں ، تا كہ مكہ بغير كسی خونريزی كے فتح ہو جائے اور حرمت خانہ خدا محفوظ ره جائے_

205

رات كے اندھيرے ميں آگ كے شعلے لپك رہے تھے_ صحرا آگ كا ايك وسيع و عريض خرمن نظرآرہا تھا _ لشكر اسلام كے ہمہمہ كی آواز دشت ميں گونج رہی تھي_
ابوسفيان ، حكيم بن حزام اور بديل بن ورقائ، ديكھنے اور پتہ لگانے كے لئے مكّہ سے باہر نكلے (12)_دوسری جانب عباس ابن عبدالمطلب نے جو مقام حجفہ سے پيغمبر اسلام (ص) كے ہمركاب تھے_ دل ميں سوچا كہ كيا ہی بہتر ہو اگر طرفين كے فائده كے لئے كام كيا جائے تا كہ خونريزی نہ ہو _ لہذا سفيد خچّر پر سوار ہو كر مكّہ كی طرف چلے كہ شايد كسی كے ذريعہ لشكر اسلام كے حملہ اور محاصره كی خبر قريش كے سر بر آورده افراد كے كانوں تك پہنچا سكيں اور ان كو دلاور ان اسلام كی عظيم طاقت اور بے پناه جرا ت و ہمت سے آگاه كركے ہر طرح كے مقابلہ كی بات سوچنے سے باز ركھيں_
جناب عباس نے رات كی تاريكی ميں ابوسفيان كی آواز سنی وه كہہ رہا تھا " ميں نے ابھی تك اتنی زياده آگ اور اتنا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

باعظمت لشکر نہيں ديکھے"_
ابوسفيان کا ساتھی کہہ رہا تھا "يہ قبيلہ خزاعہ والے ہيں جو جنگ کے لئے جمع ہوئے ہيں "
ابوسفيان نے کہا کہ " ايسی آگ روشن کرنا اور اس طرح لشکر تشکيل دينا خزاعہ کے بس کی بات نہيں"_
عباس نے ان کی بات کاٹی اور کہا کہ ابوسفيان
ابوسفيان نے عباس کی آواز پہچان لی اور فوراً کہا " عباس تم ہو" کيا کہہ رہے ہو _ عباس نے جواب ديا " خدا کی قسم يہ آتش رسول خدا(ص) کے لشکر نے روشن کی ہے وہ ايك طاقتور اور نہ ہارنے والا لشکر لے کر قريش کی طرف آئے ہيں اور قريش ميں ان سے مقابلہ کرنے کی ہرگز طاقت نہيں ہے _

206

عباس کی باتوں سے ابوسفيان کے دل ميں اور زيادہ خوف پيدا ہوا، خوف کی شدّت سے کا نپتے ہوئے اس نے کہا " عباس ميرے ماں باپ تم پر فدا ہوں بتاؤ ميں کيا کروں؟ عباس نے جب ديکھا کہ ان کی بات مؤثر ثابت ہوئي تو فرمايا " اب صرف چارہ يہ ہے کہ تم ميرے ساتھ رسول خدا(ص) کی ملاقات کےلئے آؤ اور ان سے امان طلب کرو ورنہ سارے قريش کی جان خطرہ ميں ہے " _
اس کے بعد آپ نے اس کو اپنی سواری پر سوار کيا اور لشکرگاہ اسلام کی طرف لے چلے"(13)

مشرکين کا پيشوا ، مومنين کے حصار ميں

عباس نے ابوسفيان کو سپاہ اسلام کی عظيم لشکر گاہ سے گزارا، سپاہيوں نے عباس اور پيغمبر اسلام (ص) کی مخصوص سواری کو ، جس پر عباس سوار تھے، پہچانا اور ان کے گزر نے سے مانع نہيںہوئے بلکہ ان کے لئے راستہ چھوڑ ديا راستے ميں عمر کی نظر ابوسفيان پر پڑی تو انہوں نے چاہا کہ اسی جگہ اس کو قتل کرديں ليکن چونکہ عباس نے اسے امان دی تھی اس لئے وہ اپنے ارادہ سے باز رہے يہاں تك کہ عباس اور ابوسفيان رسول خدا(ص) کے خيمہ کے پاس پہنچ کر سواری سے اترے_ عباس اجازت لينے کے بعد پيغمبر اسلام (ص) کے خيمہ ميں آئے _ پيغمبر (ص) کے سامنے عباس اور عمر ميں کچھ لفظی جھڑپ ہوئي ، عمر يہ اصرار کررہے تھے کہ ابوسفيان دشمن خدا ہے اور اس کو اسی وقت قتل ہو نا چاہئے ليکن عباس کہہ رہے تھے کہ ميں نے اسے امان دی ہے _ پيغمبر اسلام (ص) نے حکم ديا کہ ابوسفيان کو ايك خيمہ ميں رکھا جائے اور صبح کو آپ (ص) کے پاس لايا جائے _ صبح سويرے عباس ، ابوسفيان کو پيغمبراسلام (ص) کے حضور ميں لائے _ جب

207

آنحضرت(ص) کی نظر ابوسفيان پرپڑی تو آپ(ص) نے فرمايا" کيا ابھی وہ وقت نہيں آيا ہے کہ تو يہ سمجھے کہ خدا ئے يکتا کے سوا اور کوئي خدا نہيں ہے ؟ "ابوسفيان نے جواب ديا ميرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ، آپ(ص) کتنے بردبار ، کريم اور وابستگان کے اوپر مہربان ہيں،_ ميں نے اب سمجھ ليا کہ اگر خدائے واحد کے علاوہ کوئي اورخدا ہوتا تو ہماری مدد کرتا _
جب اس نے خدا کے يگانہ ہونے کا اعتراف کر ليا تو آنحضرت (ص) نے فرمايا کہ " کيا ابھی وہ وقت نہيں آيا ہے کہ تم جانو کہ ميں خدا کا پيغمبر ہوں"_
ابوسفيان نے کہا مجھے آپ کی رسالت ميں تردد ہے " عباس تردد سے ناراض ہوئے اور اس سے کہا " اگر تم اسلام قبول نہيں کروگے توتمہاری جان خطرہ ميں ہے" _ابوسفيان نے خدا کی يگانگی اور پيغمبر اسلام (ص) کی رسالت کی گواہی دی _(14) اور بظاہر مسلمانوں کی صف ميں داخل ہوگيا _اگر چہ کبھی بھی حقيقی مومن نہيں ہوا _
رسول خدا(ص) جانتے تھے کہ ابوسفيان کو ابھی رہا کرنے کا وقت نہيں ہے _ ہوسکتا ہے کہ وہ مکّہ جا کر کوئي سازش کرے اس لئے مناسب ہے کہ وہ اسلام کی طاقت کا بخوبی مشاہدہ کرلے اور فتح مکّہ کے سلسلے ميں سپاہ اسلام کے ارادہ کو مکمل طور پر محسوس کرلے اور اس خبر کو تمام مشرکين قريش تك پہنچادے تا کہ تمام سر کردہ افراد مقابلہ کا خيال اپنے دل سے نکال ديں اس وجہ سے ابوسفيان کو ايك درّہ ميں کھڑا کيا گيا ، سپاہ اسلام اسلحہ ميں غرق منظم دستوں کی صورت ميں اس کے سامنے سے گزرنے لگی ، جنگی مشق کے دوران مجاہدين اسلام کی تکبير کی آواز کوہ و دشت مکہ ميں گونج اٹھتی اور مجاہدين کے دل وفور شوق سے لبريز ہو جاتے تھے_
لشکر اسلام کے مسلح دستوں کی عظمت نے ابوسفيان کو اتنا ہر اساں کرديا کہ اس نے بے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

208

اختیار عباس کی طرف مخاطب ہو کر کہا " کوئي بھی طاقت ان لشکروں کا مقابلہ نہیں کر سکتی سچ مچ تمہارے بھتیجے نے بڑی زبردست سلطنت حاصل کرلی ہے "_

عباس نے غصّہ میں کہا " یہ سلطنت نہیں بلکہ خداوند عالم کی طرف سے نبوت و رسالت ہے _(15)

عباس نے پیغمبر اسلام (ص) سے کہا " اے اللہ کے رسول(ص) ، ابوسفیان جاہ پرست آدمی ہے اس کو کوئي مقام عطا فرمائیں"_

رسول خد ا(ص) نے فرمایا کہ " ابوسفیان لوگوں کو اطمینان دلا سکتا ہے کہ جو کوئي اس کی پناہ میں آجائے گا امان پائے گا _ جو شخص اپنا ہتھیار زمین پر رکھ کر اس کے گھر میں چلا جائے اور دروازہ بند کرلے یامسجد الحرام میں پناہ لے لے وہ سپاہ اسلام سے محفوظ رہے گا_(16)

مکہ میں نفسیاتی جنگ

ابوسفیان مکمل طور پر حواس باختہ اور لشکر اسلام کی جنگی طاقت سے ہراساں تھا رسول خدا(ص) نے مصلحت اسی مینسمجھی کہ اس کو رہا کردیں _ تا کہ وہ اپنی قوم میں جا کران کے حوصلوں کو متزلزل کرے یہ وہی مقصد تھا جو پیغمبر اسلام (ص) چاہتے تھے _

ابوسفیان نے اس کام کو بخوبی انجام دیا _ اس نے مکہ میں نفسیاتی دباؤ بڑھا کر قریشیوں کو ہراساں کرنے اور بغیر خونریزی کے ہتھیا ر ڈال دینے میں بڑا اہم کردار ادا کیا _ (17)

شہر کا محاصرہ

رسول خدا (ص) نے سپاہیوں کو چار دستوں میں تقسیم فرمایا اور ہر دستہ کو ایك سمت سے شہر کے اندر روانہ کیا _ اور فوج کے کمانڈروں کو حکم دیا کہ جو تم سے لڑے (صرف اسی سے لڑنا)اس

209

کے علاوہ کسی سے جنگ نہ کرنا _ چنانچہ آپ(ص) نے صرف چند مفسدین کو جن کی خیانت کی سزا موت سے کم نہ تھی مستثنی رکھا(اور ان سے جنگ کا حکم دیا)_(18)

رسول خدا (ص) نے چاروں طرف سے شہر کے محاصرہ کی ترکیب اپنا کر مشرکین کے فرار کو ناممکن بنادیا اور ان کے لئے صرف ایك ہی راستہ باقی چھوڑاکہ ہتھیار ڈال دیں _

ایك فوجی دستہ کے ساتھ مشرکین کی جھڑپ

لشکر اسلام کے شہر میں داخل ہوتے وقت مشرکین متعرض نہیں ہوئے _ صرف قریش کا ایك افراطی گروہ" صفوان ابن امیّہ ابن خلف "اور عکرمۃبن اَبيْ جہل کی رہبری میں خالد ابن ولید والے دستہ سے ٹکرا گیا _ اس جھڑپ میں دشمن کے 28_ افراد نہایت ذلت سے مارے گئے اورباقی لوگ مکہ سے بھاگ گئے_(19)

210

سوالات

1_ قریش نے صلح حدیبیہ کے معاہدہ کی خلاف ورزی کس طرح کي؟
2_ اپنی عہد شکنی پر قریش کا رد عمل کیا رہا؟
3_ جاسوس جال میں کیسے پھنسا؟
4_ فتح مکہ میں کون سے ترکیبیں استعمال کی گئیں؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حوالہ جات

1_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 31
2_ اتبا ع الاسماع ج1 ص 357 _ سیرت ابن ہشام ج 3 ص 32_
3_سیرت ابن ہشام ج 4 ص 38 _39
4_ وتیرہ ، مکہ سے جنوب مغرب کی طرف 16 کیلومیٹر کے فاصلہ پر واقع تھا
5_ قبیلہ خزاعہ کے افراد اسلام سے پہلے بنی ہاشم کے ہم پیمان تھے اس لئے کہ عبد المطلب نے ان سے معاہدہ کیا تھا _ عمروابن سالم جو مدد طلب کرنے کے لئے آیا تو اس نے اسی قدیم معاہدہ کو بنیاد قرارد یکر کہا _
یا ربّ انّی ناشدٌ محمداً حلْفَ ابینا وابیہ الْاَتْلدا (ای القدیم)
انّ قریشاً اخلفو ك المَوْعدَا وقتلونا رُكَّعاً وَ سُجَّدَاً (سیرت ابن ہشام ج 4 ص 36)
6_سیرت ابن ہشام ج 4 ص 37_
7_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 39_
8_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 40 _41
9_ یا ا َیُها الَّذینَ آمَنُوا لا تَتَخذُوا عَدُوی وَ عَدُوّ کُم ا َولیاء تَلْقون الَیہم بالْمَوَدَة ... (ممتحنہ/1) ''سیرة ابن ہشام '' ج 4 ص 41_
10_مغازی واقدی ج 2 ص 802 _
11_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 42_
12_مغازی واقدی ج 2 ص 814_
13_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 44_45
14_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 45 _46
15_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 46_47
16_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 46
117_ پیامبر و آئین نبرد جنرل طلاس ص 462_
18_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 48_ 51 مغازی واقدی ج 2 ص 825_
19_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 49 _ مغازی واقدی ج 2 ص 825 _

گیارھواں سبق

شہر مکہ میں داخلہ
صدائے اتحاد
اذان بلال
بت شکن، بت پرست
آزاد شدہ شہر "مکہ" کیلئے والی اور معلم دین کا تقرر
اسلام کے نام پر خونریزی اور جرائم
جنگ حنین
دشمن کی سازش سے پیغمبر اسلام(ص) کی آگاہي
حنین کی طرف روانگي
دشمن کی اطلاعات اور تیاري
درہ حنین میں
فرار
واپسی مقابلہ، کامیابي
عورتوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کرو
آغاز جنگ میں مسلمانوں کی شکست کاتجزیہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سوالات
حوالہ جات

215

شہر مکہ میں داخلہ

رسول خدا (ص) لشکر اسلام کے ساتھ فاتحانہ انداز میں شہر مکّہ میں داخل ہوئے آپ کے چہرہ اقدس پر ایسار عب و دبدبہ اور ہیبت و جلال تجلی ریز تھا جو تعریف کی حد سے باہر ہے _
اسلام کو بہت بڑی فتح نصیب ہوئي تھی آپ اہل مکہ کے گھروں میں نہیں گئے آپ(ص) نے اپنے جان نثار اور مہربان چچا ابوطالب(ع) کے مزار کے پاس مقام حَجونؔ میں خیمہ لگا یاگیا_
رسول خدا (ص) کچھ دیر تك خیمہ میں آرام فرماتے رہے پھر غسل کے بعد جنگی لباس پہن کر مرکب پر سوار ہوئے مجاہدین بھی تیار ہوگئے اور پھر سب مسجد الحرام کی طرف روانہ ہوئے _ جب آپ(ص) کی نگاہ کعبہ پر پڑی تو آگے بڑھے اور حجر اسود کواستلام کیا (1)حالانکہ آپ(ص) مرکب پر سوار تھے_اسی حالت میں تکبیر کہتے جاتے تھے اور لشکر اسلام آپ(ص) کے جواب میں صدائے تکبیر بلند کرتا جاتا تھا_(2) " حق آیا اور باطل ختم ہو گیا اور باطل تو ختم ہونے والا ہی تھا_(3)

صدائے اتحاد
آنحضرت(ص) نے کعبہ کی کنجی عثمان ابن طلحہ سے لی اور دروازہ کھول دیا _ تمام مسلمانوں نے مل کر دعائے وحدت پڑھی _
"لا الہ الا اللّٰہ وَحدَہ لا شَریكَ لَہ ، صدق وَعْدَہ ،

216

ونصر عبدہ و ہزم الاحزاب وحدہ"(4)
آنحضرت(ص) کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور جناب ابراہیم (ع) اور دوسرے افراد کی جو تصویریں مشرکین نے بنا رکھی تھیں ان کو دیوار کعبہ سے مٹا دیا اور اسی حالت میں فرمایا "خدا ان لوگوں کو قتل کرے جو ان چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جن کو انہوں نے پیدا نہیں کیا"(5)_
رسول خدا (ص) اور بتوں کو توڑ نے کے لئے ان کے کاندھے پر سوار حضرت علی نے تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور خانہ توحید کو تمام کفر و شرك کی علامتوں سے پاك کردیا _ (6) اس کے بعد آپ(ص) نے لوگوں کے سامنے جن کی آنکھیں فرمان پیغمبر اسلام (ص) کی منتظر تھیں " مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا _
" اس خدا کی تعریف جس نے اپنا وعدہ سچ کردکھایا اور اپنے بندہ کی مدد کی ، جس نے تنہا ،احزاب (گروہوں) کو شکست دی ، تم کیا کہتے ہو اور کیا تصوّر کرتے ہو؟ " مکہ والوں نے کہا کہ " خیر و نیکی اور نیکی کے سوا ہمیناور کوئي گمان نہیں ہے کہ آپ(ص) بزرگورا بھائي اور صاحب اکرام بھتیجے ہیں "_ رسول خدا (ص) نے فرمایا " میں وہی بات کہتا ہوں جو ہمارے بھائي یوسف نے کہی تھی : قال لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم و ہو ارحم الراحمین(7) آج تمہارے اوپر کوئي ملامت نہیں ہے خدا تم کو بخش دے وہ رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ مہربان ہے _
اس کے بعد آپ(ص) نے فرمایا کہ ہر وہ ربا(سود) جو جاہلیت میں معمول بن گیا تھا اور ہر وہ خون اور مال جوتمہاری گردن پر تھا اور فضول فخر و مباہات ، پا مال اور ختم کردیئےئے ہیں_ لیکن کعبہ کی نگہبانی ، پردہ داري، کلید برداری اور حاجیوں کو سیراب کرنے کا افتخار باقی

217

ہے _ جو لوگ تازیانہ یا غلطی و خطا سے قتل کردیئےائینان کے لئے سوا یسی اونٹنیاں دیت کے طور پر دی جائیں جن میں چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں _ خدا نے جاہلیت کے کبر و غرور اور آباؤ اجداد پر افتخار کو ختم کردیا تم آدم(ع) کی اولاد ہو اور آدم (ع) مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں اور تم میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیك قابل عزت وہ ہے جو تم میں سب سے

زیادہ پر ہیزگار ہے _ بے شك خدا نے مکّہ کوز مین و آسمان کی پیدائشے کے وقت حرم امن قرار دیا ہے اور اللہ کی عطا کی ہوئي حرمت کی بنا پر یہ ہمیشہ حرم الہی رہے گا_
ہم سے پہلے اور ہمارے بعد کسی کے لئے بھی اس کی حرمت پامال کرنا نہ جائز تھا اور نہ جائز ہے_ اور میرے لئے بھی اس کی حرمت صرف ایك دن تھوڑی دیر کے لئے اٹھائي گئي (اور آپ (ص) نے اپنے ہاتھ سے تھوڑی مدّت کی طرف اشارہ فرمایا) مکہ کے جانوروں کا نہ شکار اور نہ ان کو مکہ سے ہنکانا چاہیئےہاں کے درختوں کو کاٹنا نہیں چاہیئےور اس سرزمین پر پڑی ہوئي گم شدہ چیز کو اٹھانا جائز نہیں ہے _ مگر اس کے لئے جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو_ اور مکّہ کے سبزے کو اکھاڑنا بھی جائز نہیں ہے _" عباس نے کہا اے اللہ کے رسول(ص) سوائے "اذخر"(8)کے پودوں کے کہ قبروں اور گھروں کو صاف کرنے کے لئے جس کو اکھاڑ پھینکنے کے علاوہ کوئي چارہ ہی نہیں ہے _" رسول خدا (ص) تھوڑی دیر تك چپ رہے پھر فرمایا سوائے اذخر کے کہ اس کا اکھاڑنا حلال ہے _ وار ث کے بارے میں وصیت صحیح نہیں ہے ... اور کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کی دولت سے اجازت کے بغیر بخشش وعطا کرے _مسلمان ، مسلمان کا بھائي ہے اور تمام مسلمان آپس میں بھائي ہیں ، مسلمانوں کو چاہیئےہ دشمن کے مقابل متحد اور ہم آہنگ رہیں ، ان کا خون محفوظ رہے، ان میں دور و نزدیك سب برابر ہیں_جنگ میں ناتوان اور توانا برابر مال غنیمت سے بہرہ مند

ہوں _ لشکر کے میمنہ اور میسرہ میں شرکت کوئي معیار نہیں ، مسلمان کافر کے خون کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا اور کوئي صاحب پیمان ، معاہدہ میں قتل نہیں کیاجائے گا _ دو مختلف دین رکھنے والے ایك دوسرے کی میراث نہیں پائیں گے _ مسلمان اپنے علاقہ والوں کو ہی صدقات و زکوة دیں گے دوسری جگہ والوں کو نہیں ، عورت اپنی پھو پھی اور خالہ کی سوتن نہ بنے ، مدعی کو دلیل اور شاہد پیش کرنا چاہیئےور منکر کے ذمّہ قسم ہے _
کوئي عورت بغیر محرم کے ایسے سفر پر نہ جائے جس کی مدّت تین روز سے زیادہ ہو_عید الفطراور عید قربان کے روزں سے منع کرتا ہوں _ اور ایسا لباس پہننے سے منع کرتا ہوں جس سے تمہاری شرمگاہ کھلی رہے یا ایسا لباس پہننے سے منع کرتا ہوں کہ جس سے تمہاری شرمگاہ کھلی رہے یا ایسا لباس پہنتے سے منع کرتا ہوں کہ جب تمہارے لباس کا کنارہ ہٹ جائے توتمہاری شرمگاہ نظر آنے لگے _ مجھے امید ہے کہ تم نے یہ سارے مطالب سمجھ لئے ہوں گے_(9)

اذان بلال
ظہر کا وقت آن پہنچا ، رسول خدا (ص) نے بلال کو حکم دیا کہ کعبہ کی چھت پر جا کر اذان دیں جس وقت بلال بلند آواز میں اشہد انَّ محمداً رسول اللہ" پر پہنچے تو گھروں مینخوفزوہ دبکے ہوئے مشرکین کے سر کردہ افراد نے باتیں بنائیں اور توہین آمیز جملے کہے _ابو سفیان نے کہا " لیکن میں کچھ نہیں کہتا اس لئے کہ اگر میں کوئي بات کہوں گا تویہی ریت کے ذرّے محمد(ص) کو خبر پہنچا دیں گے اور ہر ایك کی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تك پہنچ جائے گی _

بت شکن ، بت پرست

رسول خدا (ص) نے ان بت پرستوں سے بیعت لی جواب مسلمان ہوگئے تھے اورعورتوں کے لئے بھی پانی کا ایك برتن لا یا گیا اور اس میں تھوڑا سا عطر ملا یاگیا _ عورتوں نے اپنے ہاتھ بیعت کی غرض سے پانی کے اندر ڈالے آنحضرت (ص) نے ان سے یہ عہد و پیمان لیا کہ وہ شرك، زنا اور چوری نہ کریں ...
پھر رسول خدا (ص) نے سب کو حکم دیا کہ جو بت ان کے پاس ہیں ان کو توڑڈالیں یہاں تك کہ آپ(ص) نے بڑے بڑے مشرکین کو بتوں کے توڑنے کے لئے قرب و جوار میں بھیجا _یہ لوگ بتوں پر اعتقاد رکھتے تھے اور اپنے مفادات کے لئے بتوں کی حمایت کرتے تھے اب خود ہی بت شکنی میں مصروف ہوگئے_

آزاد شدہ شہر "مکہ "کے لئے والی اور معلم دین کا تقرر
مشرك قبیلے " ہوازن اور ثقیف" کی سازشوں کی خفیہ خبریں پیغمبر اسلام (ص) تك پہنچ چکی تھیں_ اب ان کے علاقوں

میں پہنچ کر سازشوں کو کچل دینا پیغمبر اسلام (ص) کے لئے ضروری تھا _ آپ(ص) نے بیس سالہ لائق اور مدبّر جوان "عتّاب بن اسید" کو شہر مکہ کا والی بنایا (11) اور معاذ ابن جبل کو جو معارف اسلام سے واقف فقیہ تھے ، تبلیغ اسلام اور مکہ والوں کو احکام دین سے آشنا کرنے کے لئے معلّم کے عنوان سے معیّن فرمایا_(12) فتح مکہ کے سلسلہ میں سورہ نصر نازل ہوا _ (13)

اسلام کے نام پر خونریزی اور جرائم
فتح مکہ کے بعد ر سول خدا (ص) نے خالدبن ولید کو بت شکنی اور تبلیغ اسلام کے لئے 350 ، مہاجرین و انصار کے ساتھ قبیلہ بنی جذیمہ کی طرف بھیجا _خالد نے وہاں پہنچنے کے بعد بنی

220
جذیمہ کو کسی قسم کا حملہ نہ کرنے کا یقین دلا کر غیر مسلح کردیا اور پھر زمانہ جاہلیت میں بنی جذیمہ کے ہاتھوں قتل ہوجانے والے چچا کا بدلہ لینے کے لئے فرمان رسول خدا کی مخالفت کرتے ہوئے ان کو اسیر بنالیا اور پھر قتل کا حکم دیدیا_ مہاجرین و انصار نے خالد بن ولید کے حکم پر عمل کئے بغیر اسیروں کو آزاد کردیا جبکہ خالد کے قبیلہ ، بنی سلیم نے بعض اسیروں کو قتل کرڈالا اور اس طرح کچھ بے گناہوں کو موت کے گھاٹ اتاردیاگیا_
جب یہ خبر رسول خدا (ص) تك پہنچی تو آپ(ص) نے فرمایا " خدایا خالدنے جو کیا ہے اس کے لئے میں تیری بارگاہ میں بیزاری کا اظہار کرتا ہوں"_پھر آپ(ص) نے حضرت علي(ع) کو معین فرمایا کہ مقتولین کا خون بہا اور ستم رسیدہ افراد کو ہر جانہ ادا کریں _
جو مال رسول (ص) خدا نے دیا تھا حضرت علي(ص) اسے اپنے ساتھ لے کر بنی جذیمہ کے پاس پہنچے ،مقتولین کا خوں بہا اور نقصانات کا ہر جانہ ادا کیا _ یہاں تك کہ لکڑی کے اس برتن کا بھی حساب ہوا جس میں کتّا پانی پیتا تھا جب آپ اس بات سے مطمئن ہوگئے کہ اب کوئي خون بہا اور ہر جانہ باقی نہیں رہا تو جو مال باقی بچا تھا اس کو بھی آپ(ع) نے ان کے درمیان تقسیم کردیا تاکہ مصیبت زدہ افراد رسول خدا (ص) سے راضی ہوجائیں _(14)
حضرت علی (ع) واپس پلٹے تو اپنے کام کی رپورٹ آنحضرت(ص) کی خدمت میں پیش کی آپ(ص) نے فرمایا" میرے ماں باپ فداہوں" تم نے بڑا عمدہ کام کیا _ تم نے جو کیا وہ میری نظر میں سرخ بالوں والے اونٹ رکھنے سے بہتر ہے (15)_

جنگ حنین
5 /شوال 8 ھ بمطابق 29 جنوری 629 ء بروز جمعة المبارك

221
مشرکین کے اہم مرکز مکہ کی فتح نے اطراف مکہ کے مشرك قبیلوں کے دلوں میں شدید رعب ووحشت پیدا کردیا _ ان قبیلوں نے تحریك اسلام کی موج کو روکنے کے لئے ارادہ کیا کہ تمام قبائل کے اتحاد اور وحدت سے ایك وسیع منصوبہ کے تحت غفلت کے عالم میں مسلمانوں کے حملہ سے پہلے ہی حملہ کردیا جائے_
ہوازن ، ثقیف ، نضر ، سعد اور چند دوسرے قبیلوں نے مل کر اسلام کے خلاف ایك مشترکہ محاذ بنا یا اور قبیلہ ہوازن کے دلیر اور شجاع سردار مالك بن عوف کو لشکر کا سپہ سالار چناگیا _(16)

دشمن کی سازش سے پیغمبر اسلام (ص) کی آگاہي
جنگی محاذکی تشکیل اور دشمن کی سازشوں کی خبر رسول خدا (ص) کے کانوں تك پہنچی آنحضرت(ص) نے سرا غرساں دستہ کے ایك آدمی کو دشمن کے جنگی راز حاصل کرنے کے لئے متحدہ قبائل کے درمیان بھیجا _ پیغمبر اسلام (ص) کا فرستادہ دشمن کے لشکر میں گھس کر ان کے منصوبوں اورخفیہ جنگی ارادوں سے باخبر ہوگیا اور لشکر کا تجزیہ کرنے کے بعد مکّہ واپس آیا اور جو کچھ دیکھا اور سنا تھا آنحضرت (ص) کی خدمت میں بیان کردیا_(17)

حنین کی طرف روانگي
دشمن کے حالات سے مکمل آگاہی کے بعد رسول خدا (ص) "12 ہزار "سپاہیوں کے ہمراہ "دس ہزار فتح مکہ میں شرکت

کرنے والے مہاجرین و انصار اور دوہزار ان دلیران مکہ کے ساتھ جو اسلامی تحریك سے آملے تھے " مکّہ سے دشمن کی طرف روانہ ہوئے _(18) یہ لشکر

222
جزیرة العرب کی تاریخ میں بے نظیر تھا ساتھیوں میں سے ایك شخص نے سفر کی ابتدا میں جب جاں بازوں کی کثرت اور لشکر اسلام کے جنگی سازو سامان کو دیکھا تو کہا کہ " اب مسلمان ، سپاہ کی کمی کی بنا پر مغلوب نہیں ہونگے " (19) وہ اس بات سے غافل تھا کہ صرف افراد اور ساز و سامان ہی کامیابی کا سبب نہیں ہوتے _

دشمن کی اطلاعات اور تیاري
دشمن کے لشکر کے سپہ سالار مالك بن عوف نے تین آدمیوں کو جاسوسی اور لشکر اسلام کا تجزیہ کرنے کے لئے بھیجا وہ لوگ لشکر اسلام کو دیکھنے اور اس کی عظمت و ہیبت کا مشاہدہ کرنے کے بعد وحشت زدہ ہو کر واپس گئے اور لشکر اسلام کی عظیم طاقت کی خبر سپہ سالار کو پہنچائي _ اس خبر سے مالك کو احساس ہو گیا کہ آمنے سامنے کی جنگ میں اس کا لشکر ، لشکر اسلام کا مقابلہ نہیں کرسکے گا _ لہذا اس نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ حنین کی بلندیوں پر جنگی اعتبار سے مناسب جگہوں ، پتّھروں کے پیچھے اور پہاڑ کی بلندیوں پر مورچہ سنبھال لیں اور اس تنگ جگہ پر لشکر اسلام کے آتے ہی یکبار گی حملہ کردیں _ جنگجو افراد کو جنگ میں زیادہ استقامت کرنے پر مجبور کرنے کے لئے اس نے حکم دیا کہ عورتوں ، بچّوں ، چوپایوں اور دیگر اموال کو بھی اپنے ساتھ لے لیں تا کہ ان (مال و غیرہ)کے دفاع کی زیادہ کوشش کریں_(20)

درہ حنین میں
مکہ سے 28 کیلومیٹر شرق میں واقع درّہ حنین کے نزدیك لشکر اسلام منگل کی رات 10/شوال 8 ھ کو پہنچ گیا _ رسول اسلام (ص) کے حکم کے مطابق لشکر اسلام رات کو سوگیا اور صبح
223
سویرے خالد ابن ولید کی کمان میں لشکر کا ہر اول دستہ تیارکرکے آگے بھیج دیا گیا_
خالد مکہ کے شمال مشرق میں 12 کیلومیٹر دور مقام جعّرانہ تك بڑھے_ 10شوال کی صبح ،دونوں لشکرآپس میں ملے اور درّہ حنین میں داخل ہوگئے _(21)

فرار
دشمن ،لشکر اسلام کے لئے آمادہ اور منتظر تھا لہذایکبار گی مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا، صبح کی تاریکی ان کی مددگار اور سنگلاخ چٹانیں پناہ گاہ تھیں _ ان پناہ گاہوں سے لشکر اسلام پر تیر بارانی ہور ہی تھی اور گھوڑے بدك رہے تھے_
مسلمان فوج بھاگنے لگی ، سب سے پہلے بنی سلیم کے سواروں نے جو خالد کی کمان میں تھے فرارکو قرار پر ترجیح دی اس کے بعد دوہزار مکّی بھاگنے والوں کے ساتھ ہوگئے پھر تو باقی افراد بھی بھاگنے لگے _ رسول خدا (ص) کے پاس صرف دس آدمی رہ گئے آنحضرت(ص) دشمن کے نرغے میں گھرے نہایت دلیری سے مقابلہ کررہے تھے اور اردگرد جو لوگ تھے وہ مردانہ وار جنگ میں مصروف تھے _ اس مقابلہ میں "ایمن" نامی لشکر اسلام کا سپاہی ،اپنے رہبر اور مقصد کا دفاع کرتے ہوئے خاك و خون میں غلطاں ہو کر شہادت پر فائز ہو گیا_(22)

واپسی ،مقابلہ ،کامیابي
پیغمبر اسلام (ص) نے اس حساس موقع پر مخصوص انداز سے متفرق اور بھا گے ہوئے لشکر کو جمع کیا جب آپ(ص) نے لشکر کو فرار کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا " لوگو کہاں بھاگے جارہے ہو؟ اس کے بعد پیغمبراسلام (ص) نے اپنے چچا عباس سے " جن کی آواز بلند تھي" کہا آواز دیں کہ " اے

224
گروہ انصار اے اصحاب بیعت رضوان ، پیغمبر اسلام (ص) کی طرف پلٹ آؤ" پیغمبر اسلام (ص) کی استقامت و پائیداری اور عباس کی آواز سے مسلمان ہوش میں آگئے اور ایك کے بعد ایك پلٹ آئے _ مقابلہ کرنے والے لشکر کی تعداد سو تك

پہنچ گئي اور بہادروں کی زبردست جنگ شروع ہوئي جنگ کی تپش میں پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا کہ "اب جنگ کا تنور دہك اٹھا ہے"_
میدان رزم و پیکار کے شجاع ترین بہادر حضرت علی علیہ السلام شروع ہی سے شمع نبوت کے اردگر د پروانہ وار چکر لگاتے ہوئے ، جان کی بازی لگا کر پیغمبر اسلام (ص) کا دفاع کررہے تھے_ اس عرصہ میں آپ نے بنی ہوازن کے 40 جیالوں کو جہنّم رسید کیا_
رسول خدا(ص) نے دشمن کے ناگہانی حملہ کے خلاف اپنی حکیمانہ اور دقیق رہبری کے ذریعہ ایك نئے طریقہ کار کا انتخاب فرمایاآپ(ص) بہ نفس نفیس رجز پڑھتے اور ایسی شجاعت کے ساتھ دشمن سے مقابلہ کرتے جو تعریف سے باہر ہے _ دشمن اپنی فتح کو بچانے کی کوشش کررہے تھے لیکن لحظہ بہ لحظہ کمزور ہوتے جارہے تھے اور سامنے لشکر اسلام کی تعداد ہر لحظہ بڑھتی جارہی تھی _
آخر کار دشمن کا دفاعی حصار ٹوٹ گیا ، مال وزن اور اولاد کی محبت ،دشمن کی پائیداری کے لئے مضبوط سہارا نہ بن سکی _لشکر اسلام کے واپس پلٹ آنے اور شجاعانہ جنگ کی بدولت نیز دن کی روشنی پھیلتے ہی دشمن کی شکست کے آثار نمایاں ہوئے اور اسلام کو کامیابی ملی (23)_ دشمن چھ ہزار اسیر اور بہت زیادہ مال غنیمت جو چوبیس ہزار اونٹوں چالیس ہزار گوسفند اور تقریباً آٹھ سو پچاس کلو گرام چاندی پر مشتمل تھا چھوڑ کر میدان جنگ سے بھاگ گئے_(24)

عورتوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کرو

جنگ کی آگ بھڑك رہی تھی تواس وقت رسول(ص) خدا ایك عورت کی لاش کے پاس سے گزر ے لوگوں نے آنحضرت(ص) کو بتایا کہ یہ وہ عورت ہے جس کو خالد بن ولید نے قتل کیا ہے_ پیغمبراسلام (ص) نے مجاہدین میں سے ایك شخص کے ذریعہ حکم بھیجا کہ خالد کے پاس پہنچ کر کہو کہ رسول خدا (ص) تمہیں عورتوں اور بوڑھوں کو قتل کرنے سے منع فر ما رہے ہیں _ (25)
چند قدم آگے بڑھ کر آپ نے ایك دوسری عورت کی لاش دیکھ کر فرمایا _" اس کو کس نے قتل کیا ہے ؟" ایك شخص نے آگے بڑھ کر کہا" اے اللہ کے رسول(ص) میں نے اسے قتل کیا ہے میں نے اس کو اپنی سواری کی پشت پر بٹھایا تھا اس نے مجھے مار ڈالنا چا ہاتو میں نے اس کو قتل کردیا " آنحضرت(ص) نے فرمایا _" اس کو سپرد خاك کردو"_(26)
دشمن کے فرار کے بعد آنحضرت(ص) نے حکم دیا کہ تمام مال غنیمت " بدَیل بن وَرْقائ" کی نگرانی میں مقام "جعّرانہ" میں جمع کیا جائے اور لشکر کے چند دستے مشرکین کے تعاقب میں جائیں جو مقام ْنخْلہ اور اوطاس کی طرف بھاگ گئے تھے_تعاقب کرنے والے دستے دشمن کو مکمل شکست دیکر اپنے مرکز پر پلٹ آئے_

آغاز جنگ میں مسلمانوں کی شکست کا تجزیہ
1_ غرور، کثرت اور جنگی سازو سامان پر اعتماد اور نتیجہ میں خود فریبی اور غیبی امداد سے غفلت آغاز جنگ میں مسلمانوں کی شکست و فرار کے اہم اسباب تھے_
جیسا کہ خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے_
" خدا نے بہت سے جگہوں پر تمہاری مدد کی من جملہ جنگ حنین مینتمہاری مدد کی ، اس وقت جب تمہیں تمہاری کثرت نے تعجب میں ڈال دیا _ لیکن اس نے ذرا سا بھی فائدہ نہیں

پہنچایا اور زمین اپنی تمام وسعتوں کے با وجود تم پر تنگ ہوگئي پھر تم روگرداں ہو کر بھاگ گئے پھر خدا نے پیغمبر اسلام (ص) اور مومنین پر سکینہ (اطمینان) نازل کیا اور ایسا لشکر نازل کیا جس کو تم دیکھتے نہ تھے اور کافروں کو ذلت و عذاب میں ڈال دیا _(27)
2_ دوسرا سبب ،لشکر اسلام میں ابوسفیان و غیرہ ایسے منافقین کا وجود تھا جو دشمن کے پہلے ہی حملہ سے بھاگ کھڑے ہوئے اور نتیجہ میں دوسرے سپاہیوں کے حوصلوں کی کمزوری کا سبب بنے اور وہ لوگ بھی بھاگ گئے_
3_ شب کی تاریکی اور جغرافیائي حالات بھی دشمن کے لئے معاون ثابت ہوئے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سوالات

1_ فتح مکہ کے موقع پر رسول خدا(ص) کی تاریخی تقریر کا کچھ حصّہ بیان کیجئے _
2_ رسول خدا (ص) نے فتح مکہ کے بعد اہل مکہ کے ساتھ کیا سلوک کیا ؟
3_ خالد بن ولید " بنی جذیمہ" کے ساتھ مجرمانہ سلوک کا مرتکب کیوں ہوا؟
4_ مسلمانوں کے ساتھ ،قبیلہ ہوازن اور ثقیف کے لڑنے کا محرک کیا تھا؟
5_ دشمن کے ارادوں سے لشکر اسلام کیوں کر آگاہ ہوا؟
6_حملہ کے آغاز میں مسلمانوں کے فرار و شکست کے اسباب کیا تھے؟

حوالہ جات

1_ استلام یعنی حجر اسود پر ہاتھ پھیرنا_
2_ امتاع الاسماع ج 1 ص 378 مطبوعہ قاہرہ _
3_ جاء الحق و ذہق الباطل ان الباطل کان زہوقاً(اسرائ/81)_
4_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 54_
5_مغازی واقدی ج 2 ص 834_
6_اعیان الشیعہ ج 1 ص 358_
7_ (سورہ یوسف /92)_
8_ اذخر ایک خوشبو دار گھاس ہے جو اطراف مکہ میں اگتی ہے_
9_مغازی واقدی ج 2 ص 836_
10_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 56_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 137_
11_سیرت ابن ہشام ج 4 ص 83_
12_ مغازی واقدی ج 3 ص 889_
13_ مغازی واقدی ج 3 ص 889_
14_ تاریخ یعقوبی ج 2 ص 61_سیرت ابن ہشام ج 4 ص73،70_ مغازی واقدی ج 3 ص 875سے 882_طبقات ابن سعد ج 2 ص 147_
15_تاریخ یعقوبی ج 2 ص 61 _
16_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 82_
17_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 82_
18_ سیرت ابن ہشام ج4 ص 83_
19_ مغازی واقدی ج 3 ص 889_

20_مغازی واقدی ج 3 ص 888_سیرت ابن ہشام ج 4 ص 81_
21_مغازی واقدی ج 3ص 89_
22_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 85 _ 86_
23_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 87 _88 _ارشاد شیخ مفید ص 74_
24_ تاریخ پیغمبر(ص) ڈاکٹر آیتی مرحوم ص 552_
25_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 100_ مغازی واقدی ج 3 ص 912_
26_مغازی واقدی ج 3 ص 912_
24_لَقَدْنَصَرَكُم اللّهُ فی مَواطنَ كَثیرَة وَ یَوْمَ حُنَیْن اذَا اَعْجَبَتْكُم كَثْرَتُكُم فَلَمْ تُغْن عَنْكُم شَیْئاً وَضَاقَت عَلَیْكُم اْلارْضُ بمَا رَحُبَتْ ثُمَ وَلَّیْتُمْ مُدْبرینَ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّهُ سَكینَتَہُ عَلَی رَسُولہ وَ عَلَی الْمُؤمنین وَ اَنْزَلَ جُنُوداً لَمْ تَرَوْہَا وَ عَذَّبَ الّذینَ كَفَرُوا وَ ذلكَ جَزَائُ الْكافرین (سورہ توبہ/24/25)_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

231

بارھواں سبق

طائف کی جنگ
جدید جنگی ہتھیاروں کی ٹیکنالوجي
واپسي
ہوازن کے اسیروں کی رہائي
مال غنیمت کی تقسیم
وہ افراد جن کی دلجوئي کی گئي
منافقین کا اعتراض
دوستوں کے آنسو
مدینہ واپسي
غزوہ تبوك
ایك ہولناك خبر
منافقین کی حرکتیں
بہانے تراشیاں
منافقین کے خفیہ مرکز کا انکشاف
جنگی اخراجات کی فراہمي
اشك حسرت
سوالات

233

طائف کی جنگ

شوال 8 ھ بمطابق جنوری ، فروری 629 ئ
لشکر اسلام کی کامیابی کے ساتھ حنین کی جنگ ختم ہوگئي _ دشمن کے لشکر کا سردار مالك بن عوف اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھا گ کر مکہ سے 75 کیلومیٹر دور طائف میں پناہ گزیں ہوا_ رسول خدا (ص) کچھ مجاہدین اسلام کو ساتھ لے کر طائف کی طرف روانہ ہوئے تا کہ حجاز میں مشرکین کی آخری پناہ گاہ کو بھی ختم کردیا جائے_
لشکر اسلام طائف پہنچا ، مشرکین بلند دیواروں والے مضبوط قلعہ میں بے پناہ کھانے پینے کے سامان اور قلعہ کے اندرہی پانی کے انتظام کے ساتھ نہایت اطمینان کے ساتھ مقابلہ کرنے لگے اور قلعہ کی دیواروں کے اوپرسے لشکر اسلام پر تیروں کی بارش شروع کردي_(1)

جدید جنگی ہتھیاروں کی ٹیکنالوجي
طائف کے مستحکم قلعہ کو فتح کرنے کے لئے حضرت سلمان نے ایك تجویز رسول خدا (ص) کی خدمت میں عرض کی کہ منجنیق اور پتّھر و گولہ باری سے محفوظ کرنے والی گاڑیوں کو کام میں لا کر قلعوں کو فتح کیا جا سکتاہے رسول خدا (ص) نے حضرت سلمان کو حکم دیا کہ اس قسم کا اسلحہ مہیّا

234

کرو _حضرت سلمان اس کام میں مشغول ہوگئے اور قلعہ کی دیواروں کے پار بڑے بڑے پتھّر پھینکنے کے لئے منجنیق(جیسے آجکل کاٹینك) اور قلعہ کی تباہی کی خاطر دیواروں کے نزدیك پہنچنے کے لئے مخصوص گاڑی کو میدان

جنگ ميں پہنچايا_
گاڑى كى چھت موٹے اور سخت چمڑے كى بنى ہوئي تھى جس پر دشمنوں كے تير اثر انداز نہيں ہو سكتے تھے_(2)(جيسے آجكل كى بكتر بندگاڑياں) اسى طرح پيغمبر اسلام (ص) كے حكم سے بہت زيادہ مقدار ميں خاردار شاخيں" خار خسك" قلعہ كے اطراف ميں بكھيردى گئيں (يہ كانٹے گويا بارودى سر نگوں كى مانند تھے جو دشمن كے سپاہيوں گھوڑوں اور اونٹوں كے پيروں ميں چبھ جاتے تھے)_(3)
مخصوص گاڑى كے ذريعہ مجاہدين اسلام قلعہ كى ديوار تك پہنچ گئے اور ديوار كے كچھ حصّہ كو گرانے اور قلعہ كو فتح كرنے ميں دير نہ تھى كہ دشمن نے آگ اور پگھلے ہوئے لوہے كے ذريعہ حملہ كركے گاڑى كى چمڑے كى چھت كو جلا كر تہس نہس كرڈالا جس كے نتيجہ ميں بعض مجاہدين اسلام شہيد يا زخمى ہوئے اور قلعہ فتح كر نے كى كوشش با ر آورنہ ہو سكى _

واپسي
طائف 20 دن سے زيادہ لشكر اسلام كے محاصرہ ميں رہا _ قبيلہ ثقيف كے افراد بڑى پامردى سے مقابلہ كررہے تھے ،قلعہ كے اندر غذائي اور ديگر ضروريات كے سامان كى وافر موجود گى كى بنا پر محاصرہ بے معنى تھا اور قلعہ فتح كرنے كے لئے ايك طولانى محاصرے كى ضرورت تھى _ايك طرف مدينہ سے دورى ،غذا اور جانوروں كے چارے كى كمى كا خطرہ ، اس كے علاوہ حرمت كا مہينہ اور حج كا زمانہ نزديك تھا_

رسول خدا (ص) نے اعلان كيا كہ غلاموں ميں سے جو كوئي بھى قلعہ سے باہر آجائيگا وہ آزاد ہے چنانچہ چند لوگوں نے خود كو لشكر اسلام كے حوالہ كرديا اور رسول خدا (ص) كے پاس آكر دشمن كے حالات كى اطلاع ديدى _ رسول اللہ(ص) نے ان لوگوں كو آزاد كرديا اور اس كے بعد اعلان كيا كہ طائف كا محاصرہ ختم كيا جائے اور سب واپس لوٹ جائيں_(4)

ہوازن كے اسيروں كى رہائي
رسول خدا (ص) درہ "جعّرانہ" يا جَعْرانہ (يہى زيادہ مشہور ہے) لوٹ آئے تا كہ اسيروں اور مال غنيمت كے بارے ميں فيصلہ كيا جائے _ يہاں اسارى سائبان كے نيچے ٹھہرے ہوئے تھے_قبيلہ ہوازن كے بعض افراد جو جنگ ميں شريك نہيں تھے يا اسير نہيں ہوئے تھے _ رسول خدا (ص) كى خدمت ميں حاضر ہوئے اور اسيران ہوازن كى رہائي كى درخواست كى پيغمبر رحمت (ص) نے ان كى خواہش كو قبول فرمايا اور چھ ہزار اسيران ہوازن كو آزاد كرديا_(5) اس طرح جزيرة العرب كابہت بڑا اور خطرناك قبيلہ اسلام كى طرف مائل ہو گيا _
جنگ كى آگ بھڑ كانے والوں كے رہبر مالك بن عوف كو رسول خدا (ص) نے پيغام بھجوايا كہ ہتھيار ڈال دو تو مال اور خاندان كى واپسى كے علاوہ سو اونٹ بھى عطا كئے جائيں گے_قبيلہ ہوازن كے سلسلہ ميں پيغمبر اسلام (ص) كى رحمت اور جواں مردى نے مالك ابن عوف جيسے سركش كو رام كرديا اوروہ راتوں رات طائف سے بھاگ كر رسول(ص) خدا كى خدمت ميں پہنچ كر مسلمان ہوگيا_ اس طرح فتنہ كے اہم سبب ، قبيلہ ہوازن كا خطرہ ٹل گيا_(6)

مال غنيمت كى تقسيم

اسيروں كى آزادى كے بعد كچھ سپاہى رسول خدا (ص) كے گردجمع ہوئے اور نہايت اصرار كے ساتھ مال كى تقسيم كے خواستگار ہوئے _ آنحضرت(ص) نے فرمايا_
" خدا كى قسم اگر تہامہ كے درختو نكے برابر بھى گوسفند اور اونٹ تمہارے لئے ہوں تو ميں ان سب كو تمہارے ہى در ميان تقسيم كروں گا _ تم ميرے اندر خوف ، بخل اور جھوٹ نہيں پاؤگے _ مال غنيمت ميں ميرا حق پانچويں (خمس) حصّے سے زيادہ نہيں ، ميں اسے بھى تمہيں دے دوں گا لہذا اگر كسى نے ايك سوئي اور دھاگہ بھى اٹھايا ہو تو لوٹا دے اس لئے كہ غنيمت ميں خيانت كى سزا قيامت كے دن رسوائي ، بدنامى اور آتش كے سوا كچھ نہيں ہے _"
اس وقت انصار ميں سے ايك شخص ايك دھاگے كا گھچا لے آيا اور كہا " ميں اس كو اپنے اونٹ كا سامان سينے كے لئے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لے گیا تھا _"
آنحضرت(ص) نے فرمایا کہ اس دھاگہ میں سے میں نے اپنا حق تمہیں بخشا(اب باقی مسلمانوں کا مسئلہ ہے اگر وہ بھی اپنا حق تمہیں بخش دیں تو لے لو)مرد انصاری نے کہا کہ اگر اتنا سخت مسئلہ ہے تو مجھے دھاگے کی کوئي ضرورت نہیں ہے _ اور دھاگے کا گچھا مال غنیمت کے ڈھیر میں لے جا کرر کھ دیا_(7)

وہ افراد جن کی دلجوئي کی گئي
جب مال غنیمت کی تقسیم شروع ہوئي اور تمام افراد کا حصّہ دیدیا گیا ، تو رسول خدا(ص) نے مال غنیمت کے خمس کو سرداران قریش کے درمیان تقسیم کردیا اور ابوسفیان، اس کے بیٹے معاویہ، حکیم ابن حزام ، حارث بن حارث اور حارث بن ہشام اور ..."جوکل تك گروہ

شرك و کفر کے سردار تھے" ان میں سے ہر ایك کو سو اونٹ اورعظمت و مرتبت کے لحاظ سے معمولی افراد کو پچا س یا پچاس سے کم اونٹ عطا فرمائے_(8)
رسول خدا (ص) کی بخشش کے دو سبب تھے ایك تو یہ کہ یہ لوگ رسول خدا (ص) کی عطوفت و محبت سے متاثر ہو کر اسلام کی طرف مائل ہوںتا کہ کینہ ختم ہوجائے ، اصطلاح میں اس عمل کو "تالیف قلوب" کہتے ہیں اور فقہ اسلام میں زکات کے مصارف میں سے ایك مصرف یہ بھی ہے_دوسری بات یہ تھی کہ جزیرة العرب کے مشرك قبائل کے سربرآوردہ افراد اسلام قبول کرلیںتا کہ کم سے کم لڑائي ہو اور جزیرة العرب کے باقی افراد حلقہ بگوش اسلام ہوجائیں_

منافقین کا اعتراض
رسول خدا (ص) کی بخششیں بہت سے سپاہیوں کے اعتراض کا سبب بنیں اسی درمیان ان افراد نے سب سے زیادہ اعتراض کی آواز بلند کی جو بظاہر احکام دین پر توجہ دیتے تھے مگر باطن میں ان کو دین سے کوئي سروکار نہ تھا کوردل ذوالخویصرہ نے عتاب آمیز لہجہ میں رسول خدا (ص) سے کہا " اے محمد(ص) خدا سے ڈریں اور عدل و انصاف سے کام لیں"_ رسول خدا(ص) ، اس شخص کی باتوں سے برہم ہوئے اور فرمایا " اگر انصاف و عدالت سے کام نہیں لوں گا تو پھر عدالت کس کے پاس ملے گی "؟ اصحاب میں سے ایك صحابی نے عرض کی کہ حضور (ص) اگر اجازت ہو تو جسارت کے جواب میں اسکا سرتن سے جدا کردوں ؟ آنحضرت(ص) نے اجازت نہیں دی اور فرمایا کہ :"ج ی اس شخص کو ایسے پیرو ملینگے جو دین میں اتنی باریك بینی سے کام لیں گے کہ دین سے خارج ہوجائیں گے"_(9)

دوستوں کے آنسو

رسول خدا (ص) کی بخششوں نے قریش اور قبائل کے سر برآوردہ افراد یہاں تك کہ انصار کو بھی رنجیدہ کردیا اور وہ یہ سوچنے لگے کہ یہ بخششیں خاندان اور رشتہ داریوں کی بناپر ہیں_
رسول خدا (ص) کو انصار سے یہ امید نہ تھی ، آپ رنجیدہ ہوئے اور ان سے فرمایا: " کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے افراد گوسفندوں اور اونٹوں کے ساتھ اپنے گھر کوجائیں اور تم رسول خدا (ص) کے ہمراہ اپنے گھروں کو واپس جاؤ"(10)
انصار، رسول خدا (ص) کی بات سن کر شدّت سے روئے اور عرض کیا:" ہمارے لئے یہی کافی ہے کہ رسول خدا(ص) ہمارے حصّہ میں ہوں ، ہم اسی پر راضی ہیں"(11)

مدینہ واپسي
مال غنیمت کی تقسیم تما م ہوئي ، رسول خدا (ص) نے عمرہ کے قصد سے مقام جعرانہسے احرام باندھا اور زیارت خانہ خدا کے لئے مکّہ کی سمت روانہ ہوئے_
عمرہ کی ادائیگی کے بعد آپ(ص) نے عتّاب بن امید اور معاذبن جبل " جنہیں مکّہ کا امیر اور معلّم دین بنا یا گیا تھا" کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ماموریت کی مدّت بڑھادی _اس کے بعد ذی القعدہ کے مہینہ میں مہاجرین اور انصار کے ساتھ مدینہ لوٹ آئے_(12)

غزوہ تبوك (13)
ایك ہولناك خبر

9 ھ ،رجب کا مہینہ بڑی گرمی کا مہینہ تھا ، شدید قحط اور گرانی کے زمانہ کے بعد کہ

239
جس سے لوگ حد درجہ پریشان ہو چکے تھے _ پھلوں اور کھجور کے چننے کا زمانہ آگیا _ لوگوں نے ذرا اطمینان کا سانس لینے کا سوچا ہی تھاکہ ہولناك قسم کی خبریں پیغمبر اسلام (ص) کے پاس آنے لگیں کہ مسلمانوں کو جزیرة العرب کی شمال مشرقی سرحدوں پر رومی بادشاہ کی طرف سے خطرہ ہے _
میدہ اور زیتون کا تیل فروخت کرنے کے لئے مدینہ آنے والے نبطی تاجروں نے بتایا کہ " بادشاہ روم "ہرقل "(14)نے بلقاء کے علاقہ میں ایك عظیم لشکر جمع کررکھا ہے اور لشکر کے کھانے پینے کا انتظام اور ایك سال کی تنخواہ کی ادائیگی کے علاوہ سرحدی قبائل لخم اور جذام کو بھی اپنے ساتھ ملالیا ہے اور اسلامی سرزمین پر حملہ اور اسلامی تحریك کو مٹا دینے کا ارادہ رکھتا ہے _
رسول خدا (ص) ایك ایسا عظیم لشکر جمع کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے جو روم ایسی بڑی طاقت کے لشکر سے مقابلہ کی طاقت رکھتا ہو _
پیغمبر اسلام (ص) جنگوں میں منزل مقصود معین نہیں فرماتے تھے_اس کے بر خلاف اس بار لشکر جمع کرنے کے آغاز ہی میں آپ(ص) نے منزل مقصودکا اعلان کردیا _ تا کہ لشکر ، دشت سوزاں میں دور دراز کے راستہ کو طی کرنے ، دشوار کام کے انجام دینے اور نہایت طاقتور دشمن سے جنگ کرنے کے لئے تما م تیاریوں کے ساتھ ضروری سازوسامان اور غذا لے کر روانہ ہو_(15)

منافقین کی حرکتیں
منافقین نے لشکر اسلام کی تیاری کے آغاز میں ، حکومت اسلامی میں دی گئي آزادی

240
سے سوء استفادہ کرتے ہوئے ، حساس ترین لمحات میں مایوس کن پروپیگنڈہ اور نفسیاتی جنگ کے ذریعہ مسلمانوں کو راہ خدا میں جہاد سے باز رکھنے کی کوشش کی ،یہ لوگ در حقیقت استکباری طاقتوں کے مفادات کے لئے قدم اٹھارہے تھے _ اسلام کے خلاف منافقین کی خیانت آمیز تحریك تاریخ اسلام میں " مسجد ضرار" کے واقعہ کے نام سے مشہور ہے _ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے _
منافقین میں سے ایك سر کردہ " ابوعامر" نامی فاسق ، رسول خدا (ص) کی مدینہ ہجرت کے بعد اپنی خیانتوں کی بدولت بھاگ کر مکہ اور طائف چلا گیا او ر ان کے فتح ہونے کے بعد وہاں سے بھاگ کر روم چلا گیا اور وہاں سے مدینہ کے منافقین سے رابطہ اور فکری امداد کرتا رہتا تھا _ اس نے اپنے ہواخواہوں کو خط میں لکھا کہ " میں قیصر روم کے پاس جارہاہوں اور اس سے فوجی مداخلت کی درخواست کروں گا تا کہ اس کی مدد سے مدینہ پر حملہ کریں اب تم "قبا" کے دیہات میں مسلمانوں کی مسجد کے مقابلہ میں ایك مسجد بناؤ اور نماز کے موقع پر وہاں جمع ہو ، فریضہ کی ادائیگی کے بہانے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اپنے منصوبوں کو کس طرح عملی جامہ پہنایا جائے کے موضوع پر گفتگو کیا کرو_
یہ مسجد ، لشکر اسلام کے تبوك روانہ ہونے سے پہلے بن کر تیار ہوگئي _ منافقین اس مسجد کی آڑمیں اپنی کارکردگی کو منظم شکل دے سکتے تھے ، لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے ان لوگوں نے رسول خدا (ص) سے درخواست کی کہ آپ مسجد میں نماز ادا کریں اور مسجد کا افتتا ح فرمائیں_
رسول '(ص) خدا نے جواب میں فرمایا " ابھی میں سفرکا ارادہ رکھتا ہوں اور سفر کی تیاری میں مصرف ہوں اگر خدا نے چاہا تو واپسی پر آؤنگا "_(16)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

241

بہانے تراشیاں

منافقین جنگ میں شرکت نہ کرنے کے لئے بڑے لچر بہانے تراشتے رہتے تھے_رسول(ص) خدا نے " جدّ ابن قیس" نامی ایك منافق سے کہا_
" کیا تم رومیوں کے ساتھ لڑنے کے لئے خود کو آمادہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے؟"جدّا بن قیس نے جواب دیا " اے اللہ کے رسول(ص) مجھے آپ(ص) اس بات کی اجازت دیں کہ میں شہر ہی میں رہوں مجھے فتنہ میں نہ ڈالیں _ اس لئے کہ میرے قبیلہ کے لوگ جانتے ہیں کہ کوئي مرد بھی میری طرح عورتوں کا دیوانہ نہیں ، مجھے ڈر ہے کہ اگر میں روم کی عورتوں کو دیکھونگا تو فتنہ (وگناہ) میں پڑ جاؤں گا"_
رسول خدا(ص) نے منہ پھیر لیا اور فرمایا" جہاں جانا چاہتے ہو جاؤ"(17)
قرآن اس منافق کی بہانہ بازی کے بارے میں فرماتا ہے:
" ان میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم کوجہاد میں شرکت کرنے سے معاف رکھیں اور فتنہ میں نہ ڈالیں آگاہ ہو جاؤ کہ یہ لوگ خود فتنہ میں پڑے ہوئے ہیں اور بے شك دوزخ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے "_(18)
منافقین کام میں رخنہ ڈالنے اور جنگ کے بارے میں لوگوں کے حوصلے پست کرنے کے لئے کہتے تھے اس گرمی کے موسم میں جنگ کے لئے نہ جاؤ یہ موسم جنگ کے لئے مناسب نہیں ہے _خدا ان لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے :
" جن لوگوں نے رسول خدا (ص) کی رکاب میں حکم جہاد سے روگردانی کی وہ خوش ہیں اور راہ خدا میں جان و مال کے ساتھ جہاد کرنے کوناگوار جانتے ہیں (اور مومنین کو بھی جہاد سے منع کرتے ہیں)وہ لوگ کہتے ہیں کہ اس گرمی میں کوچ نہ کرو _ ان سے کہہ دیجئے کہ دوزخ

242

کی آگ زیادہ جلانے والی ہے اگرلوگ سمجھ لیں _(19)
منافقین، آرام طلب ثروت مندافراد اور کچھ ناواقف اعراب نے مختلف بہانوںسے جنگ میں شرکت کرنے سے گریز کیا_
خداوند عالم اعراب کے بارے میں فرماتا ہے :
" بادیہ نشینوں (اعراب) میں سے کچھ لوگ آپ(ص) کے پاس عذر کرتے ہوئے آئے اور جہاد سے معافی چاہ رہے تھے اور کچھ لوگ جو خدا و رسول(ص) کی تکذیب کرتے تھے_ جہاد سے بیٹھ رہے کافر ج ہی دردناك عذاب میں مبتلا ہوں گے"_(20)

منافقین کے خفیہ مرکز کا انکشاف
رسول خدا(ص) کو خبر ملی کہ منافقین کا ایك گرو ہ سُوَیْلَمْ یہودی کے گھر ایك انجمن بنا کر سازشوں اور لوگوں کو جہاد میں شرکت کرنے سے روکنے کی پلا ننگ میں مصروف ہے _ رسول خدا (ص) جانتے تھے اگر ان کے ساتھ کوئي عبرتناك اور فیصلہ کن سلوك نہ کیا گیا تو یہ مکارانہ سازشوں سے اسلام کو نقصان پہنچائیں گے_آپ(ص) نے حکم دیا کہ اس گروہ کے مرکز کو گھیر کر آگ لگادی جائے _ آنحضرت(ص) کے حکم سے اسلام کے چند محافظین نے اس گھر کو آگ لگادی اور منافقین کے فرار کے نتیجہ میں یہ گروہ ختم ہو گیا اور فرار کے دوران چھت سے گرنے کی وجہ سے ایك منافق کی ٹانگ ٹوٹ گئي_(21)

جنگی اخراجات کی فراہمي
مضبوط لشکر مرتب کرنے کے لئے مخیّر اور ثروت مند مسلمانوں نے جاں بازان اسلام

243

کی مالی امداد کی اور مسلمانوں نے اخراجات جنگ مہیا کرنے میں بے مثال دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا _ مسلمان عورتوں نے اپنے زیورات رسول خدا (ص) کے پاس بھیج دیئےا کہ جنگ کے اخراجات میں کام آئیں _ ہر شخص اپنی طاقت کے مطابق مدد کرنے میں کو شاں تھا_ مثال کے طور پر ایك غریب مزدور ایك صاع (تین کیلو) خرما پیغمبر اسلام (ص) کی

خدمت میں لایا اور عرض کرنے لگا" _ اے اللہ کے رسول(ص) میں نے نخلستان میں کام کیا تو دو صاع خرما مزدوری ملی ایك صاع میں نے اپنے گھر کے لئے رکھ لیا اور ایك صاع جنگ کے اخراجات جمع کرنے کے لئے لایا ہوں"_
منافقین نے یہاں بھی غلط پرو پیگنڈہ جاری رکھا _ اگر کوئي دولت مند مالی امداد کرتا تو کہتے " ریا کاری کررہا ہے "_ اور اگر کوئي غریب خلوص کی بناپر تھوڑی سی مدد کرتا تو کہتے کہ " "خدا کو اس مددکی ضرورت نہیں "(22)
منافقین کی ان باتوں کے بارے میں قرآن مجید میں خدا فرماتا ہے:
" جو لوگ مدد کرنے والے مومنین اور اپنی استطاعت کے مطابق عطا کرنے والوں کے صدقہ میں عیب نکالتے اور مذاق اڑاتے ہیں خدا ان کا تمسخر کرتا ہے اور ان کے لئے دردناك عذا ب ہے" _(32)

اشك حسرت
منافقین کی سازشوں ،پروپیگنڈوں اور افواہوں کے بالمقابل پاکیزہ دل مومنین کا ایك گروہ جنگ میں شرکت کے شوق میں رسول خدا (ص) کی خدمت میں حاضر ہوا چونکہ یہ لوگ غریب تھے اور سواری کا انتظام نہ تھا لہذا انہوں نے رسول خدا (ص) سے خواہش کی کہ ان کو

مرکب عطا کیا جائے تا کہ آنحضرت(ص) کی رکاب میں صحراؤں کا سفر کرکے جہاد مقدس میں شرکت کریں_
رسول خدا(ص) نے فرمایا _ میرے پاس کوئي ایسی سواری نہیں ہے جس پر تم کو سوار کروں _ یہ لوگ اس وجہ سے افسوس اور گریہ کرتے ہوئے رسول خدا (ص) کے پاس سے نکلے کہ ان کو جہاد میں شرکت کی توفیق حاصل نہ ہو سکی _ یہ جماعت تاریخ میں گروہ " بكّاؤون"(24) کے نام سے مشہور ہوئي _ (یعنی بہت رونے والے) خدا قرآن مجید میں ان کو اس طرح یاد کرتا ہے_
" ای پیغمبر(ص) ،مومنین جہاد کے لئے تیار ہو کر آپ(ص) کے پاس آئیں تا کہ آپ(ص) ان کو کسی مرکب پر سوار کردیں (اور میدان جہاد لے جائیں) اور آپ نے جواب میں فرمایا کہ میرے پاس مرکب نہیںہے جس پر میں تم کو سوار کروں اور وہ لوگ اس حالت میں واپس چلے گئے کہ غم کی شدت سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے کہ اخراجات سفر کیوں نہ فراہم کر سکے _ ایسے لوگوں پر جہاد ترك کردینے میں کوئي گناہ نہیں ہے "(25)

سوالات

1_ طائف کی جنگ میں کس قسم کا اسلحہ استعمال ہوا؟
2_ ہوازن کے اسیروں کی رہائي نے ان کے اسلام کی طرف میلان پر کیا اثر ڈالا_
3_رسول خدا (ص) کی بخششینکن وجوہات کی بناء پر تھیں؟
4_ لشکر کے چند افراد کا اعتراض کس چیز پر اور کس تصوّر کے زیر اثر تھا؟
5_ روم کی بڑی طاقت کے حملہ کے ارادہ اور ان کے فوجی نقل و حمل سے رسول خدا (ص) کس طرح آگاہ ہوئے؟
6_ جنگ سے فرار کیلئے منافقین کیا بہانے تراش رہے تھے؟
7_ رسول خدا (ص) نے منافقین کے گروہ کے گھر کے لئے کیاحکم دیا؟

حوالہ جات

1_سیرت ابن ہشام ج 4 ص 121_125
2_مغازی واقدی ج 3 ص 927
3_ پیامبری و حکومت ص 376
4_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 158

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

5_سيرت ابن ہشام ج 4 ص 130_131
6_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 133_
7_ سيرت ابن ہشام ج 4ص 134_ 135
8_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 135
9_سيرت ابن ہشام ج 4 ص 139_ انجام كار وه زمانہ امام على عليہ اسلام ميں خوارج كے رہبروں ميں سے ايك رہبر بنا اور نہروان كى جنگ ميں حضرت على (ص) كے سپاہيوں كے ہاتھوں قتل ہو گيا_
10_ يہ ياد دلانا ضرورى ہے كہ رسول خدا (ص) كى گفتگو كاصرف كچھ حصّہ يہاں پر نقل ہوا ہے _
11_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 141_142
12_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 143 _
13_ شام كى سر حد پر حجر سے جو راستہ شام كو جاتا ہے اس كے درميان تبوك ايك مضبوط قلعہ تھا اور آج كل سعودى عرب ميں مدينہ سے 778 كيلوميٹر دور ايك فوجى شہر ہے_
14_ ہر اكيلو س بھى لكھا گيا ہے_
15_امتاع الاسماع ج 1 ص 445_446 _طبقات ابن سعد ج 2 ص 165_ سيرت حلبى ج 3 ص 141_سيرت ابن ہشام ج 4 ص 159

16_ سيرت حلبيہ ، مطبوعہ بيروت ج 3 ص 144 _ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 173 _امتاع الاسماع ج 1 ص 480
17_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 159_
18_ وَ منْہُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ ليْ وَلاَ تَفْتنّى اَلاَ فى الْفتْنَة سَقَطوُا وَ اَنَّ جَہَنَّمَ مُحيطَةٌ بالْكَافرين _(سوره توبہ آيت 49)
19_ فرحَ الْمُخَلَّفُونَ بمَقْعَدہِمْ خلاَفَ رَسُول اللّہ وَ كَرہوُا اَنْ يُجَاہدوُا باَمْوالہِمْ وَ اَنْفُسہِمْ فى سبيل اللّہ وَ قَالُوا لاَتَنْفَروُا فى الْحَر قُلْ نَارُ جَہَنَّمَ اَشَدُّ حَراً لَوْ كَانوُا يَفْقَہُون_(توبہ/81)_
20_ وَ جَاءَ الْمُعَذِّرُونَ منَ الْاَعْرَاب ليُؤْذَنَ لَہُمْ وَ قَعَدَ الَّذينَ كَذَّبُوا اللّہ وَ رَسُولَہُ سَيُصيبَ الَّذين كَفَرُوا منْہُمْ عَذَابٌ اَليم (توبہ/90)_
21_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 160_
22_ تفسير مجمع البيان ج 5ص 257_اسباب النزول واحدى ص 172_
23_اَلَّذيْنَ يَلْمزُونَ الْمُطَّوعين منَ الْمُؤْمنَيْن فى الصَّدَقَات وَالَّذين لاَ يَجدُوْنَ الاَّ جُہْدَہُمْ فَيَسْخَرُونَ منْہُمْ سَخرَ اللّہُ منْہُمْ وَ لَہُمْ عَذَابٌ اَليم(توبہ/79)_
24_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 161_
25_ وَ لاَ عَلَى الَّذين اذَا مَا اَتَوْكَ لتَحْملَہُمْ قُلْتَ لاَ اَجدُ مَا اَحْملُكُمْ عَلَيْہ تَوَلَّوْا وَ اَعيُنہِمْ تَفيضُ منَ الدَّمْع حُزْناً الاّ يَجدوُا مَا يُنْفقُون(توبہ/92)

تيرھواں سبق

بے نظير لشكر
منافقين كى واپسي
شخصيت پر حملہ
تپتا صحرا
حضرت ابوذر كا واقعہ
لشكر اسلام تبوك ميں
دومة الجندل كے بادشاه كى گرفتاري
پيغمبر اسلام(ص) پر حملہ كى سازش
مسجد ضرار كو ويران كردو
اسلحہ فروخت نہ كرو
جنگ ميں دعا كى تاثير
غزوه تبوك سے ماخوذ نتائج
سوالات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

251

بے نظیر لشکر

منافقین کی رخنہ اندازی اور پروپیگنڈے ، راستہ کی دوری ، شدید گرمی ، خشك سالی ، دشمن کا بے شمارلشکر،ان میں سے کوئي چیزبھی مسلمانوں کو وسیع پیمانہ پر جنگ میں شرکت سے نہ روك سكي_
تقریباً تیس ہزار افراد نے آمادگی کا اعلان کیا اور" ثنية الوداع "کی لشکر گاہ میں خیمہ زن ہوگئے اس مسلح لشکر کے پاس دس ہزار گھوڑے اور بارہ ہزار اونٹ تھے_
رسول خدا(ص) نے لشکر گاہ میں سپاہیوں کا معائنہ کیا ، پرچم ان کے حوالے فرمایا اور روانگی کے لئے آمادہ ہوگئے_(1)

منافقین کی واپسي
منافقین کے سر براہ عبداللہ ابن ابی نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ " ذباب "کے علاقہ میں _ ثنية الوداع میں جو لشکر گاہ تھی اس سے ذرا پیچھے_ خیمے نصب کئے اور وہیں سے مدینہ لوٹ گئے اور کہا " محمد اس گرمی ، دوری ، اور سختی میں رومیوں سے لڑنے جارہے ہیں ، وہ سمجھتے ہیں کہ رومیوں کے ساتھ جنگ ایك کھیل ہے خدا کی قسم میں دیکھ رہا ہوں کہ کل ان کے اصحاب اسیر اور گرفتار ہوجائیں گے_(2)

252
منافقین چاہتے تھے کہ عین روانگی کے موقع پر نفسیاتی حربوں کے ذریعہ لشکر اسلام کے حوصلوں کو کمزور کردیا جائے _ لیکن ان کی یہ چال کارگر نہ ہوئي _(3)

شخصیت پر حملہ
رسول خدا (ص) کی رکاب میں حضرت علی (ع) کو ہر جنگ میں شرکت کا افتخار حاصل تھا لیکن اس جنگ میں رسول خدا (ص) کے حکم سے شریك نہیں ہوئے اور آنحضرت (ص) کے حکم کے مطابق مدینہ کی دیکھ بھال کے لئے مدینہ میں ہی رك گئے _ رسول اللہ (ص) منافقین کی سازشونسے آگاہ تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ شرك پر باقی رہ جانے والے اعراب کی مدد سے منافقین ، شہر مدینہ پر مجاہدین سے خالی ہو جانے کی بنا پر حملہ کردیں اور کوئي ناگوار حادثہ پیش آجائے_ پریشان کن سیاسی حالات میں سازشوں کا مقابلہ کرنے کیلئے اسلام کے مرکز کی دیکھ بھال صرف علي(ع) کر سکتے ہیں_ رسول خدا (ص) نے حضرت علی (ع) کو اپنی جگہ پر اس لئے بٹھایا تا کہ اطمینان سے جہاد کے لئے جا سکیں _ منافقین نے علي(ع) کو اپنی سازشوں میں رکاوٹ محسوس کیا تو ان کو میدان سے ہٹانے کے لئے ما حول بنانا ، افواہیں پھیلانا اور در حقیقت ان کی شخصیت پر حملہ کرنا شروع کردیا _ انہوں نے یہ افواہ پھیلائي کہ " رسول خدا (ص) ،علی (ع) سے افسردہ خاطر ہوگئے تھے اس لیے آپ(ص) نے ان سے بے اعتنائي کی اور اپنے ساتھ نہیں لے گئے " یہ باتیں علی (ع) کے کانوں تك پہنچیں تو آپ(ع) نے اسلحہ اٹھایا اور مدینہ سے تین میل دور مقام " جرف" میں رسول خدا(ص) سے جا ملے اور عرض گیا: اے اللہ کے رسول(ص) منافقین کہتے ہیں کہ آپ (ص) مجھ سے تنگ آگئے ہیں اس لئے مدینہ چھوڑ ے جارہے ہیں ، آنحضرت(ص) نے فرمایا :

253
" وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں _ میں نے اپنے بعد تمہیں مدینہ میں حفاظت اور نگہبانی کے لئے چھوڑا ہے _اس وقت آپ(ص) نے وہاں موجود بہت سارے اصحاب کے سامنے حضرت علی (ع) سے فرمایا _
" میرے بھائي مدینہ واپس جاؤ، مدینہ کے لئے میرے یا تمہارے علاوہ کوئي مناسب نہیں، تم ہی میرے خاندان ، مقام ہجرت (مدینہ) اور میری قوم کے در میان میرے جانشین ہو ، کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تم میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے موسي(ع) کےلئے ہارون(ع) مگر یہ کہ میرے بعد کوئي پیغمبر نہیں ہوگا"_
حضرت علی (ع) مدینہ لوٹ آئے اور رسول خد ا(ص) اپنے مقصد کے لئے روانہ ہوگئے _(4)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تپتا صحرا
سختیوں میں گھرے ہوئے لشکر " جیش العُسْرَہ" کی کمان 61 سالہ با ہمت و جری رہبر یعنی رسول خدا(ص) کے ہاتھ میں تھی _دشمن تك پہنچنے کے لئے سپاہیوں کو 778 ، کیلومیٹر کے گرم ریگستان کو عبور کرنا تھا _لشکر چل پڑا ، آفتاب آگ بر سارہا تھا _ شدید گرمی کا خطرہ دشمن سے کم نہ تھا_ لیکن لشکر اسلام بھی استقامت و مقاومت کا پیکر تھا _ صرف چند منافقین تخریب کاری اور اذیت رسانی کے ارادے سے ساتھ ہوگئے تھے_ یہ لوگ راستہ میں خیانت آمیز حرکتیں اور زہر یلے پروپیگنڈے کررہے تھے_ لشکر اسلام کا گزر اصحاب " حجر" (5) کے علاقہ سے ہوا، اصحاب حجر کے ویران شہر میں ایك کنواں تھا سپاہیوں نے کنویں سے پانی کھینچا اور ظروف بھر لئے _ جس وقت یہ لوگ اترے اور سپاہی آرام کرنے لگے تو رسول خدا (ص) نے فرمایا کہ نہ کنویں کا پانی پینا اور نہ آٹا گوندھنا اور اگرآٹا گوندھ لیا ہے تو اس کو نہ

254

کھانا بلکہ چوپایوں کو دیدینا "_
اسی طرح آپ(ص) نے فرمایا کہ " آج رات کوئي لشکر گاہ سے باہر نہ نکلے" اس رات لشکر گاہ سے کوئي باہر نہیں گیا سوائے دو افراد کے اور ان کے ساتھ ناگوار حادثات پیش آئے_
صبح سویرے لشکر اسلام رسول خدا (ص) کے پاس طلب آب کے لئے پہنچا آنحضرت(ص) نے دعا فرمائي ، بارش ہوئي اور پانی گڑھوں میں بھر گیا _ جان بازوں نے بارش کے پانی سے مشکیں بھر لیں _ ایك منافق نے کہا " ایك گذر تا ہوا بادل تھا جو اتفاقاً برس گیا_(6)ایك جگہ رسول خدا (ص) کا اونٹ گم ہو گیا کچھ لوگ ڈھونڈھنے کے لئے نکلے منافقین میں سے ایك شخص نے کہا کہ یہ کیسے پیغمبر اسلام (ص) ہیں جو آسمانوں کی خبر دیتے ہیں لیکن یہ نہیں معلوم کہ ان کا اونٹ کہاں ہے _ یہ باتیں پیغمبر اسلام (ص) تك پہنچائي گئیں تو آپ(ص) نے فرمایا" خدا جو بتادیتا ہے میں غیب کی وہی باتیں جانتا ہوں " اسی وقت جبرئیل نازل ہوئے اور آنحضرت(ص) کو اونٹ کی جگہ سے با خبر کیا آنحضرت(ص) نے فرمایا میرااونٹ فلاں وادی میں ہے اور اس کی مہار فلاں درخت میں الجھ گئي ہے جاؤ اس کو پکڑ لاؤ"_(7)

حضرت ابوذر کا واقعہ
چلتے چلتے راستہ مینحضرت ابوذر کا اونٹ بیٹھ گیا انہوں نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح قافلہ تك پہنچ جائیں _ لیکن کامیاب نہ ہو سکے _ چنانچہ اونٹ سے اتر پڑے _ سامان پیٹھ پر لادا اور پیدل ہی چل پڑے _ آفتاب شدت کی گرمی بر سارہا تھا _ابوذر پیاس سے نڈھال چلے جارہے تھے _ اپنے آپ کو بھلا چکے تھے اور صرف لشکر رسول خدا (ص) تك پہنچنے کے علاوہ کوئي مقصد نہ تھا_ پیاس سے تپتے ہوئے جگر کے ساتھ پیدل ، پستیوں اور بلندیوں کو پیچھے

255

چھوڑتے ہوئے چلے جارہے تھے_ کہ دور سے آپ کی نگاہیں لشکراسلام پر پڑیں ، آپ نے اپنی رفتار بڑھادی اس طرف ایك سپاہی کی نظر ایك سیاہی پر پڑی اس نے رسول خدا(ص) سے عرض کی کہ " کوئي شخص ہماری طرف آرہا ہے "_ آنحضرت (ص) نے فرمایا " اچھی بات ہے وہ ابوذر ہونگے " آنے والی سیاہی اور قریب ہو گئي ایك شخص نے چلّا کر کہا " وہ ابوذر ہیں" خدا کی قسم وہی ہیں " آنحضرت نے فرمایا:
خدا ابوذر پر رحمت نازل کرے وہ اکیلے راستہ طے کرتے ہیں ، تنہا مریں گے اور تنہا اٹھائے جائیں گے _(8)

لشکر اسلام تبوك میں
لشکر اسلام نے اپنا سفر جاری رکھا اور تبوك پہنچ گیا _ لیکن رومیوں کو اپنے سامنے نہیں پایا اس لئے کہ رومی ، لشکر اسلام کی کثرت سے واقف ہو چکے تھے اور لشکر اسلام کی شجا عت اور بلند حوصلوں کی اطلاع ان کو پہلے سے تھی _(9) اس بنا پر انہوں نے جان بچانے ہی میں عافیت سمجھی اور شمال کی طرف عقب نشینی اختیار کرلی _(10)
تبوك میں لشکر اسلام نے اپنا پڑاؤ ڈال دیا _ رسول خدا (ص) نے لشکر کے سامنے تقریر کی _ (11) مسلمان بیس دن تك تبوك میں رہے_(12) رسول اللہ(ص) نے وہاں چند گروہوں کو اپنے زیر اثر قبیلوں سے عہد و پیمان باندھنے کے لئے مختلف سرحدی علاقوں میں روانہ فرمایا، سرحدی علاقوں میں بسنے والے قبیلوں سے عہد و پیمان کے بعد جزیرۃ العرب کی سرحدیں محفوظ ہوگئیں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

256

دومة الجندل کے بادشاہ کی گرفتاري

رسول خدا(ص) نے سواروں کے ايك دستہ کو خالدبن وليد کی سربراہی ميں دومة الجندل روانہ کيا _ خالد اور اس کے سپاہيوں نے وہاں کے بادشاہ اُکيدر اور اس کے بھائي حسان پر جب وہ ايك وحشی گائے کا پيچھا کررہے تھے غفلت کے عالم ميں حملہ کرديا _ حسان ماراگيا اور اُکيدر گرفتار ہو گيا _ خالد نے اُکيدر کو گرفتار کرنے کے بعد دُومۃُ الجندل کو فتح کيا اور مال غنيمت کے ساتھ واپس پلٹا _ اُکيد ر کو پيغمبر اسلام (ص) کی خدمت ميں پيش کيا گيا _ رسولخدا (ص) نے اس سے صلح کا معاہدہ کيا اور جزيہ ادا کرنا ضروری قرار دے کر آزاد فرما ديا _(13)
تبوك ميں شہر اَيْلَہ ، جہاں عيسائي آباد تھے ، کے رئيس يوحَنّا ابن رُوْبہَ نے دومة الجندل کے واقعات سننے کے بعد پيش قدمی کی اور پيغمبر اسلام (ص) کی خدمت ميں آکر اپنے آپ کو اور اپنے قبيلہ کو اسلام کی حمايت کے سايہ ميں پہنچا ديا _ وہاں يہ طے پايا کہ اہل اَيلہ سالانہ تين سو طلائي دينا ربعنوان جزيہ ادا کرينگے _(14)

پيغمبر اسلام (ص) پر حملہ کی سازش

مقام تبوك ميں بيس دن قيام کے بعد ، لشکر اسلام نے رسول خدا(ص) کے حکم کے بموجب واپسی کا ارادہ کيا _ منافقين نے ديکھا جنگ يا لشکر اسلام کے قتل اور زخمی ہونے کی نوبت ہی نہيں آئي تو انہوں نے رسول خدا (ص) کے قتل کا منصوبہ بنايا کہ واپسی کے دوران گھاٹی ميں چھپ جائيں اور آنحضرت(ص) کے اونٹ کو بھڑ کا ديں تا کہ آپ(ص) اونٹ سے گر کر درّوں ميں لڑھك کر ختم ہو جائيں_
جب آنحضرت (ص) اس گھاٹی پر پہنچے تو خدا نے آپ(ص) کو منافقين کے ارادوں سے آگاہ

257

کرديا_ آنحضرت(ص) نے اصحاب سے فرمايا کہ وہ لوگ درّہ کے نيچے سے گزريں اورآنحضرت(ص) خود گھاٹی کے اوپر روانہ ہوئے _ عمار ياسر سے فرمايا کہ اونٹ کی مہار کھينچتے ہوئے لے چليں اور حذيفہ بن يمان سے فرمايا کہ اونٹ کو پيچھے سے ہانکتے رہيں _ جب آنحضرت(ص) گھاٹی کے اوپر پہنچے تو منافقين نے چاہا کہ حملہ شروع کريں رسول خدا (ص) نے غصّہ کے عالم ميں حذيفہ کو حکم ديا کہ ان کو بھگادو جب حذيفہ نے ان پر حملہ کيا تو منافقين رسوائي کے ڈرسے فوراً ہی بھاگ کھڑے ہوئے اور شب کی تاريکی ميں لشکر سے جاملے _ دوسرے دن صبح اُسيد ابن حضير نے پيغمبر اسلام (ص) سے ان لوگوں کو قتل کر ڈالنے کی اجازت مانگی ليکن رسول خدا(ص) نے اجازت نہيں دی _(15)

مسجد ضرار کو ويران کردو

رسول خدا (ص) تبوك سے واپسی پر جب منزل ذی آوان پر پہنچے تو آپ(ص) وحی اور مندرجہ ذيل آيات کے نزول کے ذريعہ مسجد ضرار کے بانيوں کے منصوبہ سے باخبر ہوگئے قرآن مجيد ميں ارشاد ہوتا ہے_
" جن لوگوں نے ضرر پہنچانے ،کفر اختيا رکرنے ، مسلمانوں کے درميان تفرقہ ڈالنے اور ان لوگوں کے لئے مرکز بنانے کے لئے جو اس سے پہلے خدا اوررسول(ص) سے جنگ کرتے تھے _ مسجد بنائي ہے _ البتہ يہ لوگ قسم کھاتے ہيں کہ سوائے نيکی کے اور کچھ نہيں چاہتے اور خدا گواہی ديتا ہے کہ يہ لوگ جھوٹے ہيں آپ(ص) ہرگز اس مسجد ميں نماز کے لئے نہ کھڑے ہوں _ وہ مسجد جو پہلے ہی دن سے اساس تقوی پر بنی ہے زيادہ بہتر ہے کہ آپ اس ميں کھڑے ہوں اس مسجد ميں وہ لوگ ہيں جو خود کو پاك و پاکيزہ رکھنے کو دوست رکھتے ہيں

258

اور خدا بھی مطہرين کو دوست رکھتا ہے "_(16)
ان آيات کے نزول کے بعد آنحضرت (ص) نے چند مسلمانوں کو حکم ديا کہ " جاؤ اور اس مسجد کو کہ جس کو ستم گروں نے بناياہے ، ويران کردو اور جلاڈالو "رسول خدا (ص) کے حکم پر فوراً عمل ہوا اور مسجد کی چھت کو جو کھجور کی لکڑی سے بنائي گئي تھی آگ لگادی گئي ، منافقين بھاگ کھڑے ہوئے اور آگ بجھنے کے بعد مسجد کی ديواروں کو ملبا

میٹ کردیا گیا _(17)

اسلحہ فروخت نہ کرو
تبوک کے واقعہ کے بعد بہت سے جانبازوں نے یہ سمجھ کر کہ جہاد کا کام اب تما م ہوگیا اپنے اسلحہ کو بیچنا شروع کردیا _ دولت مند اسلحہ خرید نے لگے تا کہ اپنی قوت میں اضافہ کریں جب یہ خبر پیغمبر اسلام (ص) کو ملی تو آپ(ص) نے اس کام سے منع کیا اور فرمایا: " ہماری امت سے کچھ لوگ اسی طرح اپنے دین کا دفاع کرتے رہیں گے_ یہاں تك کہ دجال ظہور کرے"_ (18)

جنگ میں دعا کی تاثیر
تبوک کے واقعہ کے بعد رسول خدا (ص) نے خدواند عالم کی بارگاہ میں شکر ادا کیا اور فرمایا
" خدایا اس سفر میں جو اجر ملا اور جو کچھ پیش آیا ہم اس پر تیری بارگاہ میں شکریہ ادا کرتے ہیں اس اجر و پاداش میں وہ لوگ بھی ہمارے شریك ہیں جو عذر شرعی کی وجہ سے یہاں رك گئے تھے" حضرت عائشےہ نے کہا " اے اللہ کے رسول(ص) آپ لوگوں کو سفرکی تکلیفیں

اور سختیاں جھیلنا پڑیں ایسے میں جو لوگ گھروں میں رہ گئے کیا وہ بھی آپ کے ساتھ شریك ہیں ؟ " رسول خد ا(ص) نے فرمایا " ہم نے جہاں کہیں بھی سفر کیا ، جہاں کہیںبھی خیمہ زن ہوئے، جو لوگ مدینہ میں رہ گئے تھے وہ ہمارے ساتھ تھے _ لیکن چونکہ یہ لوگ بیمارتھے اس لئے عملی طور پر ہمارے ساتھ نہ آسکے ، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے _ ان کی دعا ہمارے ہتھیاروں سے زیادہ دشمن پر انداز ہوئي _(19)

غزوہ تبوك سے ماخوذ نتائج
1_غزوہ تبوك موجب بنا کہ تاریخ اسلام میں پہلی بار مسلمانو7ں میں سے ہر وہ شخص جو اسلحہ اٹھانے پر قادر تھا ، میدان میں آجائے (20) اس طرح کہ مومنین میں سے کسی نے بھی اس حکم کو ماننے سے انکار نہیں کیا مگر تین آدمیوں نے کہ جنکی توبہ خدا نے بعد میں قبول کرلی در حقیقت اس لشکر کشی نے مسلمانوں کی جنگی صلاحیتوں کو آشکار کیا _
2_ تبوك کی جنگی مشق ، لشکر اسلام کے مضبوط ارادے اور جسمانی و روحانی طاقت کا مظاہرہ تھی اس لئے کہ نہایت نظم و نسق کے ساتھ ، اس دور کے ابتدائي وسائل کے ذریعہ انتہائي دشوار گزار اور طولانی راستہ طے کرنا ، لشکر اسلام کے حوصلوں کی بلندی اور تجربہ کاری کا ثبوت ہے _
3_ غزوہ تبوك ، اعراب کی نظر میں مسلمانوں کی عسکری و معنوی عظمت بڑھانے کا موجب بنا _وہ اعراب جوابھی شرك پر باقی تھے اس حقیقت کو سمجھ گئے کہ جو لشکر نہایت سختی برداشت کرکے رومیوں سے لڑنے کے لئے سینکڑوں میل کی مسافت طے کرسکتا ہے تو وہ بڑی آسانی سے مشرکین عرب کا بھی مقابلہ کر سکتا ہے اور اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ تبوك

کے واقعہ کے بعد جزیرة العرب کے مختلف قبائل کی طرف سے مدینہ میں وفود آنا شروع ہوگئے تا کہ اپنے قبیلہ کے مسلمان ہو جانے کا اعلان کریں اسی وجہ سے ہجرت کے نویں سال کو"و فود کا سال" کہا جاتا ہے_
4_ جزیرة العرب کی سرحدوں کا سرحدی قبائل سے معاہدہ کے بعد محفوظ ہو جانا _
5_ منافقین کے مکروہ کردار کاپردہ فاش ہو جانا _ جو اس واقعہ میں بے حد رسوا ہوئے_
6_ غزوہ تبوك اس بات کا سبب بنا کہ مسلمان ،رسول خدا (ص) کی رحلت کے بعد بڑی آسانی سے شام اور روم کے مختلف علاقوں کو آزاد کرالیں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سوالات

1_ روم کی بڑی طاقت کے استکباری لشکر سے لڑنے کے لئے کتنے مسلمان تیار ہوئے ؟
2_رسول خدا (ص) نے راستہ میں حضرت ابوذر کے بارے میں کیا فرمایا؟
3_ مدینہ سے تبوك کا فاصلہ کتنے کلو میٹر ہے اور رسول خد ا(ص) کی عمرمبارك اس سال کتنی تھی ؟
4_ منافقین نے یہ کیوں چاہا کہ علی (ع) مدینہ میں نہ رہیں؟
5_ منافقین نے کن مقاصد کیلئے مسجد ضرار کو تعمیر کیا تھا؟
6_کونسی آیات مسجد ضرار کے بارے میں نازل ہوئیں پیغمبر اسلام(ص) نے اس مسجد کے بارے میں کیا فرمان جاری کیا؟
7_ غزوہ تبوك کے کیا نتائج رہے؟
8_ پیغمبر اسلام (ص) کو ختم کردینے کی سازش والا واقعہ کیا تھا؟

حوالہ جات

1_ مغازی واقدی ج 3 ص 996_1002_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 162_
2_مغازی واقدی ج 3 ص 995_
3_امتاع الاستماع ج 1 ص 450_
4_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 163 _ارشاد شیخ مفید ص 83_امتاع الاسماع مقر یری ج 1 ص 450_ انساب الاشراف ج 1 ص 94_96 _صحیح بخاری ج 5 (کتاب المغازی باب تبوك) ص 129 _ صحیح مسلم ج 2ص360 _مسند احمد ابن حنبل ج 3 ص 50 _مستدرك حاکم ج 3 ص 109 _ سنن ابن ماجہ ج 1 ص 42 _ الاستیعاب ج 3 ص 34 ، 35 بر حاشیہ الاصابہ_
5_''اصحاب حجر'' قوم ثمود کے معذب افراد تھے جنہوں نے ناقہ صالح کوپئے کردیا تھا اور خدا نے ان کو ان کے گناہ کے جرم میں سخت عذاب میں مبتلا کیا _ ان کا ویران شہر مدینہ اور دمشق کے درمیان واقع ہے _ چونکہ ان لوگوں نے پہاڑ کے دامن میں اپنے گھر بنائے تھے اس لئے اصحاب حجر کے نام سے پکارے گئے _ یہ علاقہ مدینہ منورہ سے 344 کیلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے_
6_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 164_166_ امتاع الاسماع ج 1 ص 456_
7_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 166 _ امتاع الاسماع ج 1 ص 456_
8_ رَحمَ اللّهُ اَبَاذَر یَمْشی وَحْدَہ وَ یَموُت وَحَدہ وَ یَبْعَثُ وَحْدَہ _'' رسول خدا (ص) کی یہ غیبی پیش گوئي پوری ہو کررہی کئي برس بعد جب عثمان نے ابوذر کو جلا وطن کیا تو وہاں آپ نے فقر ور نج کی بناء پر تنہائي اور غربت کے عالم میں دم توڑا _ عبداللہ ابن مسعود نے رسول خدا (ص) سے یہ بات خودسنی تھی آپ ان کے جنازہ پر پہنچے دوستوں کے ساتھ انکے دفن میں شرکت کی پھر وہیں آپ نے رسول خدا (ص) کی اس بات کو یاد کیا اور روئے _ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 167 _

9_ رومیوں نے جنگ موتہ میں لشکر اسلام کے بلند حوصلوں کو دیکھا تھا اور سپاہ اسلام کی فتوحات پر مشتمل خبریں سننے کے بعد انہوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ مسلمانوں سے روبرو ہوکر مقابلہ کی ان میں طاقت نہیں ہے _
10_ پیامبرو آئین نبرد جنرل مصطفی طلاس ص 483 _
11_پیغمبر اسلام (ص) کی تقریر کامتن مغازی واقدی ج 3 ص1015و 1016 پر موجود ہے _
12_ ابن اسحاق کے قول کے مطابق 10 سے 15 دن تك _سیرت ابن ہشام ج 4 ص 170_
13_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 169_مغازی واقدی ج 3 ص 1025_
14_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 169_ مغازی واقدی ج 3 ص 1042_
15_سیرت حلبی ج 3ص 143 _ مغازی واقدی ج 3 ص 1043_
16_وَالَّذینَ اتَّخَذوُا مَسْجداً ضرَاراً وَ کُفْراً وَ تَفْریقاً بَیْنَ الْمُؤْمنیْنَ وَ ارْصَاداً لمَنْ حَارَبَ اللّهَ وَ رَسوُلَہُ منْ قَبْلُ و لَیَحْلفنَّ انْ اَرَدْنَا الاَ الْحُسْنی وَاللّه یَشْہَدُ اَنَّہُمْ لَکَاذبُونَ لاَ تَقُمْ فیہ اَبَداً لَمَسْجدٌ اُسّسَ عَلَی التَّقْوی منْ اَوَّل یَوْم: اَحَقُّ اَنْ تَقُومَ فیہ ، فیہ رجَالٌ یُحبُّونَ اَنْ یَتَطَہرُوا وَ اللّهُ یُحبُّ الْمُطَّہّریْنَ _(توبہ /106و107)_
17_ سیرت حلبی ج 3 ص 144_ سیرت ابن ہشام ج 4 ص 174_ مغاز واقدی ج 3 ص 1046_ امتاع الاسماع ج1 ص 480_ تفسیر التاویل و حقائق التنزیل نسخہ خطي، واقعہ مسجد ضرار از ص 473 تا 475_
18_ مغازی واقدی ج 3 ص 1056،1057_
19_ مغازی واقدی ج 3 ص 1056 _ 1057_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

265

چودھواں سبق

منافقين كے سربراہ كى موت
مدينہ ميں مختلف قبائل كے نمائندہ و فود كى آمد
وہ دين جس ميں نماز نہيں اس كا كوئي فائدہ نہيں
ابراہيم كا سوگ
خرافات سے جنگ
مشركين سے بيزاري
حضرت على (ع) اہم مشن پر
مباہلہ
حضرت على (ع) كى يمن ميں ماموريت
سوالات

267

منافقين كے سربراہ كى موت

واقعہ تبوك كے بعد مسلمانوں كى كاميابيوں ميں سے ايك كاميابى منافقين كے فتنہ پرور سربراہ عبداللہ ابن ابى كى موت ہے وہ تھوڑ ے عرصہ تك بيمار رہ كر مر گيا اور اس طرح تحريك اسلامى كے ايك سخت ترين داخلى دشمن كا شر برطرف ہو گيا_(1)

مدينہ ميں مختلف قبائل كے نمائندہ وفود كى آمد

فتح مكہ اور تبوك پر لشكر كشى كے بعد، ہر طرف سے مختلف قبائل كى نمائندگى كرنے والے وفود مدينہ ميں آئے _ چنانچہ اسى لئے سنہ 9 ھ كو" عام الوفود" (وفود كا سال) كہا جاتا ہے _ اعراب اس بات كے منتظر تھے كہ اسلام اور قبيلہ قريش كى باہمى چپقلش كا كيا نتيجہ نكلتا ہے ؟ اس لئے كہ قريش عرب كے پيشوا اور خانہ كعبہ كے متولى تھے_ جب مكہ فتح ہو گيا اور قريش مغلوب ہوگئے تو دوسرے عرب قبائل يہ سمجھ گئے كہ ان ميں اسلام سے مقابلہ كى طاقت نہيں ہے _ غزوہ تبوك سے يہ حقيقت اور زيادہ روشن ہوگئي تھى _ لہذا ناچار گروہ در گروہ دين خدا ميں داخل ہونے لگے_

268

وہ دين جس ميں نماز نہيں اس كا كوئي فائدہ نہيں

عرب كے سخت ترين قبيلہ ، ثقيف كى جانب سے چھ سركردہ افراد پر مشتمل ايك وفداسلام قبول كرنے كے بارے ميں مذاكرہ كرنے كے لئے مدينہ آيا اور مغيرہ ابن شعبة ثقفى كے گھر ٹھہرا ، پذيرائي كا سامان رسول اللہ(ص) كے گھر سے مغيرہ كے گھر بھيجا گيا انہوں نے اسلام قبول كرنے كے سلسلے ميں كچھ تجويزيں ركھيں منجملہ ان كے ايك يہ تھى كہ "لات" كے بتخانہ كو تين سال تك ويران نہ كريں_ دوسرے يہ كہ ان سے نماز معاف ہوجائے ، جب رسول خدا (ص) نے ان كى تجويزوں كو قبول نہيں كيا تو وہ ترك نماز پر اصرار كرنے لگے _ آنحضرت(ع) نے فرمايا " جس دين ميں نماز نہيں اس كا كوئي فائدہ نہيں"_ آخر كار انہوں نے اسلام قبول كيا اور نماز پڑھنے اور شرعى احكام پر عمل كرنے كے لئے آمادہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہوگئے_(2)

ابراہیم كا سوگ

پیغمبر اسلام (ص) كى بیوى ماریہ قبطیہ (3) سے ايك بيٹا پیدا ہوا _ ولادت كى صبح پيغمبر اسلام (ص) نے اپنے اصحاب كو يہ خوش خبرى سنائي كہ كل رات خدا نے مجھے بيٹا عطا كيا ہے جس كا نام ميں نے اپنے جد ا،براہيم (ع) كے نام پر ابراہيم (ع) ہى ركھاہے _ ولادت كے ساتويں دن آپ(ع) نے عقيقہ ميں ايك گوسفند ذبح كيا اورمولود كے سر كے بال تراش كر اس كے برابر چاندى مسكينوں ميں صدقہ كے طور پر تقسيم كي_ پيغمبر اسلام (ص) كى دوسرى بيويوں نے جب يہ ديكھا كہ ماريہ كے ذريعہ پيغمبر اسلام (ص) صاحب اولاد ہوگئے ہيں تو ان كو ماريہ پررشك ہوا_(4)

18/ مہينہ كے بعد پيغمبر اسلام (ص) كا اكلوتا بيٹا بيمار پڑا اور انتقال كر گيا _پيغمبر اسلام (ص) اس كے انتقال سے غم و اندوہ مينمبتلا ہوئے_

269

خرافات سے جنگ

جس دن ابراہيم كا انتقال ہوا اس دن آفتاب كو گہن لگا _ لوگوننے يہ سوچا كہ پيغمبراسلام (ص) كے بيٹے كے غم ميں آفتاب كو گہن لگا ہے _ پيغمبراسلام (ص) نہيں چاہتے تھے كہ لوگ خرافات كى طر ف مائل ہوں اس لئے آپ(ص) منبر پر تشريف لے گئے اور فرمايا " آفتاب و ماہتاب قدرت كى نشانى ہيں وہ سنت الہى كے مطابق خاص راستے پر گردش كرتے ہيں اور انہيں ہرگز كسى كى ولادت ياموت پر گہن نہيں لگتا ، سورج گہن كے موقع پر تمہارا فريضہ يہ ہے كہ تم نماز پڑھو_(5)

مشركين سے بيزاري

10/ذى الحجہ 9 ھ بمطابق 22 مارچ 631 ئ

حج كا زمانہ آگيا _ ابھى تك مشركين حج كے مراسم ميں گذشتہ لوگوں كے طريقہ كے مطابق شركت كرتے تھے_اس سال مشركين سے بيزارى (سورہ برائت)(6) والى آيتيں نازل ہوئيں رسول خدا (ص) نے ابتدا ميں ابوبكر كو امير الحاج كے عنوان سے مكہ روانہ كيا اور حكم ديا كہ ان آيات كو لوگوں كے مجمع ميں پڑھيں_ابوبكر اور ديگر مسلمان حج كے لئے مكہ كى طرف جادہ پيما ہوئے _

حضرت على (ع) اہم مشن پر

ابھى تھوڑى دير نہ گزرى تھى كہ جبرئيل نازل ہوئے اور خدا كى طرف سے پيغام لے كر آئے كہ " مشركين سے بيزارى والے پيغام كو يا آپ خود پہنچا ئيں يا وہ شخص پہنچائے جو

270

آپ(ص) كے اہل بيت (ع) سے ہو" رسول خدا(ص) نے اپنى اونٹنى "' ناقہ عضبائ" كو على (ع) كے حوالہ كيا اور فرمايا ابوبكر سے جا كر وہ آيتيں لے لو جو مشركين سے بيزارى و برائت كے سلسلہ ميں نازل ہوئي ہيں اور زائرين خانہ خدا كے مجمع ميں خود پڑھو_ بروايت شيخ مفيد ،ابوبكر نے آيا ت كو على (ع) كے حوالہ كيا اور مدينہ لوٹ آئے _(7) اور پيغمبر اسلام (ص) كى بارگاہ ميں پہنچ كر كہا " كيا ميرے بارے ميں وحى نازل ہوئي ہے ؟" رسول خدا(ص) نے نہايت اطمينان سے فرمايا" جبرئيل (ع) تشريف لائے اور خدا كا پيغام پہنچايا كہ اس كام كو ميرے يا ميرے اہل بيت كے فرد كے علاوہ كوئي دوسرا انجام نہيں دے سكتا _(8)

حضرت على (ع) حج كے دوران مجمع كے درميان كھڑے ہوئے اور رسول خدا (ص) كے فرمان كے مطابق اعلان كيا كہ " اے لوگو كوئي كافربہشت ميں نہيں جائے گا اور اس سال كے بعد كسى مشرك كو حج نہيں كرنے ديا جائے گا اور نہ ہى كعبہ كا برہنہ طواف كرنے كى اجازت ہوگى _ جس كى رسول خدا (ص) سے كوئي قرار داديا معاہدہ ہے تو وہ معاہدہ اپنى مدت تك باقى ہے اور دوسروں كو بھى آج سے چارمہينے كى مہلت ہے كہ ہر گروہ اپنے مسكن اور اپنى سرزمين كو پلٹ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جائے _ چار مہینے کے بعد کسی بھی مشرك کے لئے کوئي عہد و پیمان نہیں رہ جائے گا مگر ان لوگوں کے لئے جنہوں نے خدا اور اس کے رسول(ص) سے ایك مدت تك کے لئے عہد و پیمان کیا ہے _ اس سال کے بعد مشرکین نہ حج بجالائیں گے اور نہ کعبہ کے گرد برہنہ طواف کریں گے _(9)

مباہلہ

رسول خدا (ص) نے دنیا کے سر کردہ افراد کو خط لکھنے کے بعد ایك خط اسقف "نجران" (مکہ کے جنوب مشرق میں 910 کیلومیٹر کے فاصلہ پر ایك شہر ہے)کو لکھا اور اس دیار کے عیسائیوں کو اسلام کی دعوت دی _
خط میں کہا گیا تھا کہ اگر اسلام قبول نہیں کرتے تو جزیہ دو تا کہ تمہیں اسلامی حکومت کی حمایت حاصل ہوجائے یا پھر جنگ کے لئے تیار ہوجاؤ_اسقف نے حضرت عیسی (ع) کے بعد ایك پیغمبر اسلام (ص) کے ظہور کی بشارت آسمانی کتابوں میں پڑھ رکھی تھی اس لئے اس نے اپنے نمائندوں کو مدینہ بھیجنے کا ارادہ کیا _عیسائیوں کا ایك عالی مرتبہ وفد مذاکرہ اور اسلام کے مسائل کے بارے میں تحقیق کے لئے مدینہ پہنچا اور یہاں پہنچنے کے بعد انہوں نے مکمل آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی مراسم مسجد مدینہ میں انجام دیئے_ اس کے بعد حضرت عیسی (ع) کے بارے میں ایك تفصیلی بحث شروع ہوئي _ رسول خدا (ص) نے حضرت عیسی (ع) کے بارے میں فرمایا" وہ خدا کی مخلوق اور اس کے بندے ہیں جن کو خدا نے مریم کے رحم میں رکھا_(10)
عیسائي نمائندے کہہ رہے تھے کہ " عیسی (ع) خدا کے بیٹے ہیں اس لئے کہ مریم نے بغیر کسی مرد کی قربت کے ان کو جنا ہے _ جواب میں آیت نازل ہوئي اور رسول خدا (ص) نے اس کو پیش کیا کہ عیسی (ع) کی خلقت آدم (ع) کی تخلیق کی طرح ہے خدا نے ان کو خاك سے پیدا کیا _ (11) یعنی اگر باپ کا نہ ہونا خدا کا بیٹا ہونے کی دلیل ہے تو آدم کا نہ باپ تھا اور نہ ماں لہذا وہ خدا کا بیٹا ہونے کے زیادہ سزاوار ہیں_
مذاکرات اور بحثیں جاری رہیں ، عیسائي مذہبی نمائندے پیغمبراسلام (ص) کی منطق کے سامنے خاموش ہوگئے ، لیکن ان کا بے جا تعصب حقیقت و ایمان کو ماننے سے رکاوٹ بنا رہا_

فرشتہ وحی نازل ہوا اور پیغمبر اسلام (ص) کو حکم ملا کہ ان لوگوں کو مباہلہ کے لئے بلائیں_
یعنی دونوں گروہ صحرا میں جائیں اور ایك معین وقت پر خدا کی بارگاہ میں دعا کریں اور جھوٹے پر لعنت بھیجیں_(12)
مباہلہ کے بارے میں علامہ طباطبائي مرحوم فرماتے ہیں کہ " مباہلہ"، اسلام کے زندہ معجزات میں سے ہے ، ہر با ایمان شخص اسلام کے پہلے پیشوا کی پیروی میں حقائق اسلام میں سے کسی حقیقت کے اثبات کے لئے مخالف سے مباہلہ کر سکتا ہے اور خداوند عالم سے درخواست کر سکتا ہے کہ مخالف کو کیفر کردار تك پہنچائے اور شکست دے "(13)
مباہلہ کا وقت قریب آیا رسول خدا (ص) نے مسلمانوں اور اپنے وابستگان کے درمیان سے صرف چار افراد کا انتخاب کیا جو اس تاریخی واقعہ میں شریك ہوئے اور وہ ہیں حضرت علی (ع) پیغمبر اسلام (ص) کی باعظمت بیٹی فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا اور حسن و حسین (ع) اس لئے کہ تمام مسلمانوں کے درمیان ان چار افراد سے زیادہ پاکیزہ اور با ایمان انسان موجود نہ تھے_
رسول خدا (ص) نے اپنے ساتھ جانے والوں سے کہا کہ جب ہم وہاں پہنچیں تو ہماری دعا پر آمین کہنا_
پھر بے مثال معنوی شان و شوکت کے ساتھ ، آنحضرت(ص) حسین(ع) کو گود میں لئے حسن (ع) کا ہاتھ پکڑے اور فاطمہ (ع) و علی (ع) ان کے پیچھے اس مقام کی طرف چلے جہاں مباہلہ ہونا قرار پایا تھا_ جب عیسائیوں کی منتظر نگاہیں رسول خدا (ص) اور ان کے ساتھ آنے والے نورانی اور ملکوتی چہروں پر پڑیں تواسقف اعظم نے کہا _" میں ایسے دیکھ رہاہوں کہ اگر یہ شخصیات بارگاہ الہی میں دعاکریں تو بیابان دیکھتے دیکھتے جہنم میں بدل جائے اور عذاب کی چادر سرزمین نجران کو اپنے دامن میں لپیٹ لے_اس بات کا خطرہ ہے کہ تمام عیسائي ختم

ہوجائیں"(14)

آخر کا وہ جزیہ دینے پر تیار ہوگئے اور طے پایا کہ ہر سال دو ہزار حلے اور تیس آہنی زرہیں بطور جزیہ دیا کریں گے (15)_

حضرت علی (ع) کی یمن میں ماموریت

جب یمن کے فرماں روا اور کچھ لوگ اسلام کے گرویدہ ہوگئے تو رسول اللہ(ص) نے ایك دانش مند صحابی معاذبن جبل کو قرآن کی تعلیم اور تبلیغ اسلام کے لئے اس علاقہ میں بھیجا _وہ کچھ دنوں کے بعد لوٹ آئے_ پھر چند دنوں کے بعد پیغمبر اسلام (ص) نے خالد ابن ولید کو روانہ کیا _ خالد اپنی خشونت اور سلوك کی بنا پر لوگوں کے دلوں میں ایمان کی لونہ بڑھا سکے_

اس وجہ سے رسول خدا (ص) نے حضرت علی علیہ السلام کو حکم دیا کہ یمن جا کر اس علاقہ کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں ،احکام دین سکھائیں اور واپسی پر نجران کے لوگوں سے جزیہ وصول کرتے ہوئے آئیں_

رسول خدا (ص) کے حکم کے مطابق حضرت علی علیہ السلام چند مسلمانوں کے ساتھ یمن کی طرف روانہ ہو گئے _وہاں آپ(ع) نے حیرت انگیز فیصلوں اور پر زور تقریرونسے شیفتگان حق کو اسلام کی طرف مائل کیا _قبیلہ ہمدان کے درمیان آپ کی صرف ایك تقریر اور رسول خدا(ص) کے خط کے پڑھنے سے اس قبیلہ کے لئے وہ مثل ثابت ہو گئي کہ " دل سے جو بات نکلتی ہے اثر کرتی ہے" اور اس طرح ایك دن سے بھی کم مدت میں یہ عظیم قبیلہ حلقہ بگوش اسلام ہو گیا _(16)
قبیلہ ہمدان کے مسلمان ہو جانے سے پورے یمن میں اسلام کی اشاعت پر بہت اچھا اثر پڑا_

274

سوالات

1_مشرکین سے بیزاری والی آیات کو کس نے لوگوں کے سامنے پڑھا؟
2_ مباہلہ کیا ہے؟
3_ مباہلہ میں شرکت کے لئے رسول خدا (ص) نے علی (ع) ، فاطمہ (ع) ، اور حسن (ع) و حسین (ع) ہی کو کیوں منتخب فرمایا؟
4_ نجران کے عیسائیوں نے آخر میں کیا کیا؟
5_ حضرت علي(ع) نے یمن میں اپنی ذمہ داری کو کیسے ادا کیا؟

275

حوالہ جات

1_مغازی واقدی ج 3 ص 1057_
2_ مغازی واقدی ج 3 ص 965_سیرت النبویہ ابن کثیر ج 4 ص 56_
3_ماریہ قبطیہ ایك کنیز تھیں جنکو " مقوقس" بادشاہ مصر نے پیغمبراسلام (ص) کو ہدیہ دیا تھا اور آپ(ص) نے ان سے نکاح کرلیا تھا_
4_طبقات ابن سعد ج 1 ص 134، 135_
5_ فروغ ابدیت ج 2 ص 803_محاسن ص 313 _ سیرت حلبی ج 3 ص 310_311_
6_ سورہ توبہ کی آیت اسے 5 تك _البتہ بعض افراد بعد کی آیا ت کو بھی اس کا جزء سمجھتے ہیں _
7_ چونکہ اہل سنت نے انکے پلٹ آنے کو اہانت سمجھا اس لئے انکی کتابوں میں یہ نقل بہت عام ہے کہ ابوبکر اپنی امارت پر باقی رہے اور مکہ چلے گئے لیکن علی (ع) نے آیات برائت کو مشرکین کے سامنے پڑھا _ملاحظہ فرمائیں تفسیر ابن کثیر ج 2 ص 333 _ مسند احمد بن حنبل ج 2 ص 332 _ مجمع الزوائد ج 7 ص 29 _ الدر المنثور ج 3 ص 209 _ لیکن نسائي و طبری لکھتے ہیں کہ ابوبکر پریشانی کے ساتھ مدینہ پلٹے _رجوع کریں خصائص ص 20 تفسیر طبری ج 10 ص 46_
8_ بحار الانوار ج 21 ص 275_
9_سیرت ابن ہشام ج 4 ص 190 _ امتاع الاسماع ج 1 ص 498 _ مجمع البیان ج 5 ص 3 _تفسیر تبیان ج 5 ص198_
10_ انَّمَا الْمَسیْحُ عیْسَى بْنَ مَرْیَمَ رَسُولُ اللّهِ وَ كَلمَتُہُ اَلْقي ہا مَرْیَمَ وَ رُوحٌ منْہُ (نسائ/171)_
11_انَّ مَثَلَ عیسَى عنَْدَ اللّه كَمَثَل آدَمَ خَلَقَہُ منْ تُرَاب: ثُمَّ قَالَ لَہُ كُنْ فَیَكُون (آل عمران/59)_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

12_فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَائَنَا وَ اَبْنَائَكُمْ وَ نسَائَنَا وَ نسَائَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَہلْ فَنَجْعَلْ

لَعْنَةَ اللّه عَلَی الْكَاذبینَ(آل عمران/61) بحار الانوار ج 21/ص 340 و353_تفسیر المیزان ج 3 ص 228_
13_فروغ ابدیت ج 2 ص 821 _
14_سیرت نبویہ بر حاشیہ سیرت حلبی ج 3 ص 4_
15_ آیت مباہلہ، اہل بیت (ع) كی شان میں نازل ہونے كے سلسلہ میں اہل سنت كی كتابوں میں بہت سی اسناد موجود ہیں _ ملاحظہ ہو _ صحیح مسلم ج 7 ص 120_ سنن ترمذی ج 4 ص 293 _ مسند احمد ج 1 ص 185 _ تفسیر طبری آیہ مباہلہ كے ذیل میں _ احكام القران جصاص ج 2 ص 14_مستدرك حاكم ج 3 ص 150_معرفتہ علوم الحدیث حاكم ص 50_ دلائل النبوة ابی نعیم ص 297 _ مصابیح السنة ج 2 ص 304_معالم التنزیل ج 1 ص 302بر حاشیہ المخازن _اسباب النزول واحدی ص 75_ الكشاف زمخشری ج 1 ص 368 _عمدہ بطریق ص 95_تفسیر كبیر فخر رازی ج 8ص 85_جامع الاصول ابن اثیر ج 9 ص 470_الشفا قاضی عیاض ج 2 ص 36_مناقب خوارزمی ص 96_كامل ابن اثیر ج 2 ص 200_ذخائر العقبی محب الدین طبری ص 25 _ انوار التنزیل بیضاوی ص 74_ كفایة الطالب ص 55_مطالب السئول ص 7_ تذكرة الخواص سبط ابن جوزی ص 8_تفسیر قرطبی ج 4 ص 104_سیرت احمد زینی دحلان سیرت الحلبیہ كے حاشیہ پر ج 3 ص 5 _ تفسیر كشف الاسرار و عدة الابرار ج 2 ص 147_
16_بحار الانوار ج 21 ص 360 _ 363كامل ابن اثیر ج 2 ص 305_

تاریخ اسلام (2)پیغمبر اكرم (ص) كی زندگي

پندرھواں سبق

حجة الوداع
جہان عدالت باعث عداوت ہے
حجة الوداع كے موقعہ پر رسول خدا(ص) كی پرجوش تقریر
غدیر خم
رسول خدا(ص) كی تقریر كا ترجمہ
سوالات

حجة الوداع

روانگی كی تاریخ : 25 ذی القعدہ 10 ھ بمطابق 26 فروری 631 ء بروز ہفتہ
رسول خدا (ص) كے حكم سے اعلان كیا گیا كہ اس سال رسول خدا(ص) حج بیت اللہ كیلئے مكہ تشریف لے جائیں گے _
اس خبر نے لوگوں كے اشتیاق كو بھڑ كا دیا اور ہزاروں مسلمان آنحضرت(ص) كے ساتھ چلنے كے لئے تیار ہوگئے_
رسول خدا (ص) نے ابودجانہ كو مدینہ میں اپنا جانشین معین فرمایا اور ساٹھ قربانی كے جانور لے كر 25/ ذی القعدہ كو حج ادا كرنے كے لئے تمام ہمراہیوں كے ساتھ مكہ كی طرف روانہ ہوگئے_(1)
اس سفر میں پیغمبر آنحضرت(ص) كی بیویاں آپ(ص) كے ساتھ تھیں جب آنحضرت(ص) مدینہ سے 9 كیلومیٹر جنوب میں مقام ذوالحلیفہ پر پہنچے تو آپ نے لباس احرام پہنا اور " لَبَّیْكَ اَللَّہُمَّ لَبَّیْكَ ، لَبَّیْكَ لاَ شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ، انَّ الْحَمْدَ وَ الْنّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ، لاَ شَریكَ لَكَ " كی آواز بلند كی _ روانگی كے دس دن بعد آپ(ص) مكہ پہنچ گئے مسجد الحرام میں وارد ہوئے، كعبہ كا طواف كیا ، حجر اسود كو بوسہ دیا اور مقام ابراہیم (ع) پر دو ركعت نماز پڑھی ، پھر صفا و مروہ كے درمیان سعی فرمائي _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

280

جہان عدالت باعث عداوت ہے

علی (ص) یمن میں تبلیغ اسلام میں مشغول تھے کہ رسول خدا (ص) کے سفر حج سے آگاہ ہوئے تو اپنے ماتحت افراد کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہو گئے آدھے راستہ میں ہمراہیوں کی کمان ایك افسر کے سپرد کی اور تیزی سے پیغمبر اسلام (ص) کے پاس مکہ پہنچے اور آپ(ص) کی خدمت میں اپنی کارگزاری کی رپورٹ پیش کی _جب یمن کی طرف سے آنیوالاکاروان مکّہ سے نزدیك ہوا تو علی (ع) ان کے استقبال کے لئے بڑھے لیکن امید کے برخلاف آپ نے دیکھا کہ انہوں نے بیت المال کے کپڑوں اور چادروں کو جو نجرانیوں نے جزیہ کے طور پر دیئے تھے، اپنے درمیان تقسیم اور لباس احرام بنا کر پہن لیا ہے _ حضرت علي(ع) اس ناشائستہ حرکت پر اپنے ماتحت افسر پر سخت ناراض ہوئے اور اس سے کہا " تم نے کپڑوں کو کیوں تقسم کیا؟
اس نے جواب میں کہا کہ " جانبازوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ میں کپڑوں کو امانت کے طور پر انہیں دیدوں اور حج کے مراسم ادا کرنے کے بعد ان سے واپس لے لوں"_ علي(ص) نے فرمایا کہ " تم کو یہ اختیار نہیں تھا" پھر آپ(ع) نے تمام کپڑے واپس لے لئے اور رسول خدا (ص) کی تحویل میں دینے کے لئے تہہ کر کے رکھ دئے_ایك گروہ رسول خدا (ص) کی خدمت میں پہنچا اور علي(ص) کی سخت گیری کی شکایت کی ،رسول خدا (ص) نے ناراض ہونے والوں سے کہا کہ "علی (ع) پر تنقید نہ کرو وہ خدا کا حکم جاری کرنے میں قاطع اور سخت گیر ہیں_(2)

حجة الوداع کے موقعہ پررسول خدا (ص) کی پر جوش تقریر
پیغمبر اسلام (ص) نے حج کے دوران عرفہ کے دن نماز سے پہلے خطبہ پڑھا اور اس کے دوسرے دن منی میں آپ(ص) کی تقریر کچھ اس طرح کی تھي(3)

281
خداوند عالم اس بندہ کے چہرہ کو منور اور شاداب رکھے جو میر ی بات کو سنے ، یاد رکھے، محفوظ کرے اور پھر ان لوگوں تك پہنچائے جنہوں نے نہیں سنی ، بہت سے فقہ کے حامل ایسے ہیں جو خود فقیہ نہیں ہیں اور بہت سے فقہ کے پہنچانے والے ایسے ہیں کہ جو ایسے شخص تك پہنچا تے ہیں جو ان سے زیادہ عقلمند ہیں _ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے مرد مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا ، عمل کو خالص خدا کے لئے انجام دینا ، رہبروں کے لئے بھلائي چاہنا ، یك رنگی اختیارکرنا اور مومنین کی جماعت سے جدا نہ ہونا اس لئے کہ ان کی دعا ہر ایك کو گھیرے رہتی ہے "_
پھر فرمایا_" اے لوگوں تم شاید اب اس کے بعد مجھے نہ دیکھو آیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا شہر ، کو ن سا مہینہ اور کون سا دن ہے؟"
لوگوں نے کہا " ہاں یہ حرمت کا شہر ، حرمت کا مہینہ اور حرمت کا دن ہے "_ آپ(ص) نے فرمایا" خدا نے تمہارے خون تمہارے مال کی حرمت کو اس شہر ، اس مہینہ اور اس دن کی حرمت کی طرح قرار دیا ہے _ کیا میں نے (پیغام) پہنچا دیا "_ مجمع نے کہا "ہاں" آپ(ص) نے فرمایا " خدا یا تو گواہ رہنا"_
پھر آپ(ص) نے ارشاد فرمایا" خدا سے ڈرتے رہو اور کم نہ تولو ، زمین مینتباہی نہ پھیلاو اور ہر وہ شخص جس کے پاس کوئي امانت ہو وہ اسے (اس کے مالك تك) پہنچائے، اسلام میں سب لوگ برابر ہیں اس لئے کہ سب آدم (ع) و حوا کی اولاد ہیں _ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پرسوائے پرہیزگاری کے اور کوئي برتری حاصل نہیں" کیا میں نے (پیغام) پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا" ہاں" آپ(ص) نے فرمایا" خدایا گواہ رہنا"_
آنحضرت(ص) نے فرمایا " اپنے نسب کو میرے پاس نہ لانا بلکہ اپنے عمل کو میرے پاس لانا

282
، جو میں لوگوں سے کہتا ہوں تم بھی یہی کہو ، کیا میں نے (پیغام)پہنچا دیا ؟ لوگوں نے کہا "ہاں" فرمایا " خدایا تو گواہ رہنا"_
پھر آپ(ص) نے فرمایا وہ خون جو جاہلیت میں بہایا گیا ہے میرے پیر کے نیچے ہے (یعنی اس کی کوئي حیثیت نہیں) اور پہلا خون جس کو میں اپنے پیر کے نیچے قرار دیتا ہوں وہ آدم ابن ربیعہ ابن حارث (4)(رسول خدا (ص) کے وابستگان میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے ایك شیر خوار بچہ جسے بنی سعد بن بکر نے مارڈالا تھا) کا خون ہے_کیا میں نے (پیغام)پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا" جی ہاں" فرمایا" خدایا گواہ رہنا"_
پھر فرمانے لگے" ہر وہ سودجو جاہلیت کے زمانہ میں تھا میرے پیروں کے نیچے ہے پہلاسود جو میں اپنے پیروں کے نیچے رکھتا ہوں وہ عباس ابن عبدالمطلب کا رہا ہے " کیا میں نے (پیغام) پہنچا دیا؟ " مجمع نے کہا" ہاں" فرمایا خدا یا تو گواہ رہنا _ پھر فرمایا بے شك ماہ حرام میں تاخیر، کفر میں زیادتی کا باعث ہے اور کافرین اس سے گمراہ ہوں گے (کیونکہ وہ) ایك سال کو حلال اور ایك سال کو(اپنے فائدہ کیلئے) حرام شمار کرتے ہیں تا کہ جس مہینہ کو خدا نے حرام کیا ہے اپنے مفاد کے موافق بنالیں_ آگاہ ہو جاؤ کہ زمانہ ،گزشتہ صورتحال کی طرف پلٹ گیا ہے کہ جس دن خدا نے آسمان اور زمینوں کو پیدا کیا ، بیشك خداوند عالم کے نزدیك اس کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں ان میں سے چار مہینے حرمت کے ہیں _" رجب "جو کہ جمادی او ر شعبان کے درمیان ہے اوراس کو " رجب مضر" کہتے ہیں اور پھر پے در پے تین مہینے ذی القعدہ ، ذی الحجة اور محرم ہیں"بتاؤ میں نے تمہیں خبردار کردیا؟ لوگوں نے جواب دیا؟ " ہاں" آپ(ص) نے فرمایا " خدایا توگواہ رہنا"_ پھر فرمایا میں تم کو عورتوں کے ساتھ نیکی کرنے کیلئے کہتا ہوں اس لئے کہ ان کو تمہارے سپر د کیا گیا ہے وہ

283

اپنے امر میں سے کوئي چیز اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتیں تم نے انہیں خدا سے بطور امانت لیا ہے_ خدا کے حکم کے مطابق تم نے ان سے قربت کی ہے تمہارا ان پر کچھ حق ہے ، ان کی معمول و رائج غذا اور لباس تم پر لازم ہے اور تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ کسی کا پیر تمہارے بستر تك نہ پہنچنے دیں _تمہاری اطلاع اور اجازت کے بغیر تمہارے گھروں میںکسی کو داخل نہ ہونے دیں _ پس اگر ان میں سے کوئي چیز انجام نہ دیں تو ان کی خواب گاہ سے دوری اختیار کرواور نہایت نرمی سے تنبیہ کرو_
کیا میں نے تبلیغ کردي؟ "لوگوں نے کہا "ہاں" حضرت (ص) نے فرمایا "خدا یا گوہ رہنا"_ پھر آپ(ص) گویا ہوئے " اب میں تم سے غلاموں کے بارے میں کچھ کہتا ہوں جو کھانا تم کھاتے ہو وہی ان کو بھی کھلاؤ، جو تم پیتے ہو وہی ان کو بھی پلاؤ ،اگر یہ خطا کریں تو سزا کو معاف کردینا _ کیا میں نے تبلیغ کردي؟ " سب لوگ بولے "ہاں" حضرت نے فرمایا" خدایا تو گواہ رہنا" پھر فرمانے لگے _" مسلمان، مسلمان کا بھائي ہے ، ان کے ساتھ حیلہ اور خیانت نہ کرو، ان کی پیٹھ پیچھے بد گوئي نہ کرو نہ ان کا خون حلال ہے اور نہ مال، مگر ان کی رضایت سے ، کیا میں نے تبلیغ کردي؟ " لوگوں نے کہا ہاں_ فرمایا "خدا یا تو گواہ رہنا"_
پھر آپ(ص) نے کہا " شیطان آج کے بعد اس بات سے نا امید ہو گیا کہ ا س کی پرستش ہوگی _لیکن پرستش کے علاوہ جن کاموں کو تم چھوٹا سمجھتے ہو ان پر عمل ہوگا اور وہ (شیطان) اسی پر راضی اور خوش ہے _ کیا میں نے بتادیا؟ لوگوں نے کہا ہاں آپ(ص) نے فرمایا " خدا یا گواہ رہنا" پھر آپ(ص) نے فرمایا "دشمن خدا میں سب سے زیادہ گستاخ وہ ہے جو اپنے قتل کرنے والے کے علاوہ کسی کو قتل کرے اور اپنے مارنے والے کے علاوہ کسی کو مارے _ جو اپنے آقا کی نافرمانی کرے اس نے اس چیز کا انکار کردیا جو خدا نے محمد(ص) پر نازل کی ہے اور جو

284

کوئي اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت دے اس پر خدا ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے _ کیا میں نے بتادیا ؟ مجمع بولا " ہاں" فرمایا" خدایا گواہ رہنا" _پھر آپ(ص) نے ارشاد فرمایا " میں مامور ہوں کہ جہاد کروں تا کہ لوگ خدا کی یکتائي اور میری رسالت کے معتقد ہوجائیں _ جب اس کا اقرار کرلیں گے توگویاانہوننے ا پنے مال اور خون کو محفوظ کرلیا سوائے ان حقوق کے جو انکی گردنوں پر ثابت ہیں اور ان کا حساب خدا پر ہے "کیا میں نے بتادیا؟ " لوگوں کے کہا " ہاں" فرمایا " خدایا گواہ رہنا" _پھر آپ(ص) نے فرمایا کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے بعد تم گمراہ کرنے والے کافر ہو جاؤ کہ تم میں سے بعض ، بعض کی گردنوں کے مالك (مالك الرقاب) ہو جائیں_ میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جارہاہوں کہ اگر تم اس سے متمسك رہے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے _
کتاب خدا اور میری عترت و خاندان _(5) کیا میں نے تبلیغ کردی لوگوں نے کہا _ "بے شك" فرمایا" خدایا گواہ رہنا"_ اس کے بعد فرمایا _ البتہ تم سے سوال ہو گا لہذا تم میں جو حاضر ہے وہ غائب تك (یہ پیغامات) پہنچادے_(6)

غدیر خم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

18 /ذی الحجہ 10 ھ بمطابق 19 مار چ 631ء بروز اتوار
اتوار 18 ذی الحجہ کو جب پیغمبر اسلام (ص) حجفہ سے غدیر خم کے پاس پہنچے تو امین وحی حضرت جبرئیل ،خدا کی جانب سے یہ پیغام لائے کہ " اے پیغمبر(ص) خدا کی طرف سے جو پیغام آپ(ص) پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تك پہنچادیں ، اور اگر آپ(ص) نے نہیں پہنچا یا تو رسالت کومکمل نہیں کیا _ خدا آپ(ص) کو لوگوں سے بچائے گابے شك خدا کافروں کو ہدایت نہیں کرتا_(7)

285

اس طرح خدا کی جانب سے پیغمبر اسلام (ص) کو حکم دیا گیا کہ لوگوں کے درمیاں کھلم کھلا حضرت علی (ع) کا تعارف کروائیں اور انکی ولایت و اطاعت (جو مسلمانوں پر فرض ہے) کا اعلان کردیں _ حجاج کا کاروان جحفہ (8)پہنچا _ پیغمبر اسلام (ص) نے حکم دیا کہ وہ لوگ جو آگے بڑھ گئے ہیں لوٹ آئیں اور باقی ٹھہر جائیں تمام مسلمان جمع ہوگئے ان کی تعداد ایك لاکھ بیس ہزار سے زیادہ تھی _ اس روز سخت گرمی کے عالم میں لوگ پیروں کے نیچے عبا بچھائے ، دامن کو سائبان بنا کر سروں پر رکھ رہے تھے _ نماز جماعت ادا گئي ،پیغمبر اسلام (ص) نماز کے بعد اس بلند منبر پر جلوہ افروز ہوئے جو اونٹوں کے پالانوں سے بنا یا گیا تھا اور ایك تقریر فرمائي_

رسول خدا (ص) کی تقریر کا ترجمہ ملاحظہ ہو
حمد و ثنا خداسے مخصوص ہے ہم اس سے مدد چاہتے اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اس پر توکل کرتے اور نامناسب عمل سے اس کی پناہ چاہتے ہیں وہ خدا جس کے سوا کوئي ہادی اور رہنما نہیں ، جس کی وہ ہدایت کرے اس کو کوئي گمراہ کرنے والا نہیں ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئي معبود نہیں ہے اور محمد(ص) اس کے بندہ اور پیغمبر اسلام (ص) ہیں _ اے لوگو عنقریب میں دعوت حق کو لبیك کہنے والا اور تمہارے درمیان سے جانے والا ہوں _ میں بھی جوابدہ ہوں اور تم بھی جواب دہ ہو تم میرے بارے میں کیا کہتے ہو ؟ لوگوں نے بہ آواز بلند کہا _
" ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ(ص) نے اپنی رسالت کو پہنچا دیا، نصیحت اور کوشش کی ،خدا آپ(ص) کو نیك جزا دے "_
پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا " کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا اورکوئي خدا نہیں ہے _اور محمد(ص) اس کے بندہ اور فرستادہ ہیں اور یہ کہ بہشت ، دوزخ ، موت حق ہے اور قیامت کے دن میں کوئي شك و شبہ نہیں ہے اور خدا قبروں سے تمام سونے

286

والوں کو اٹھائے گا؟
لوگوں نے کہا " جی ہاں" ہم شہادت دیتے ہے"_
آنحضرت(ص) نے فرمایا " خدایا گواہ رہنا" بیشك میں دوسرے جہان میں جانے اور حوض کوثر کے کنارے پہنچنے میں تم پر سبقت لے جاؤں گا _ اور تم حوض پر میرے پاس حاضر ہوگے _ وہاں ستاروں کی تعداد میں چاندی کے جام اور پیالے ہوں گے _ دیکھنا یہ ہے کہ تم میرے بعد ان دو گراں بہا چیزوں سے کیا سلوك کرتے ہو جو میں تمہارے درمیان چھوڑے جارہا ہوں؟
مجمع میں سے ایك شخص نے بلند آواز سے کہا " اے اللہ کے رسول(ص) وہ دو گراں قدر چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا جو بزرگ ہے وہ کتاب خدا ہے جو تمہارے درمیان اللہ کی مضبوط رسی ہے اور دوسرے میرے اہل بیت (ص) عترت ہیں _ خدائے مہربان اور عالم نے مجھے بتایا ہے کہ یہ دونوں ہر گز ایك دوسرے سے الگ نہیں ہوں گے یہاں تك کہ حوض (کوثر) پر میرے پا س پہنچیں گے قرآن و عترت سے آگے نہ بڑھنا اور ان دونوں کی پیروی سے منہ نہ موڑنا ورنہ ہلا ك ہوجاؤ گے_
اس کے بعد آپ(ص) نے حضرت علي(ع) کے ہاتھ کو پکڑا اور اتنا بلند کیا کہ دونوں کی بغل کی سفیدی نمایاں ہوگئي اور لوگوں نے ان کو دیکھا اور پہچانا_
پھر آپ(ص) نے فرمایا " اے لوگو اہل ایمان پر خود ان سے زیادہ حقدار کون ہے؟" لوگوں نے کہا " خدا اور اس کا رسول(ص) بہتر جانتا ہے _" آپ(ص) نے فرمایا:
"بیشك خدا ہمارا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور مومنین کے نفسوں سے اولی اور زیادہ حقدار ہوں _ لہذا جس کا میں مولا ہوں علی (ع) اس کے مولا ہیں _(9) آنحضرت(ص)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

287

نے اس بات کو تین بار اور حنبلی حضرات کے پیشوا ، احمد بن حنبل کے قول کے مطابق چار بار تکرار فرمایا اس کے بعددعا کے لئے ہاتھ بلند کرکے فرمایا

" بارالہا تو اس کو دوست رکھ جو اسے (علي) دوست رکھے اور اس کو دشمن رکھ جو اس سے دشمنی کرے اس سے محبت فرما جو اس (علی (ع)) سے محبت کرئے اور اس کو مبغوض قرار دے جو اس (علی (ع)) سے بغض کرئے، اس کے دوستوں کی مدد فرما او رجو اس کو رسوا کرے اسے ذلیل فرما اور اسے حق کا مدار و محور قرار دے "(10)

پھر آپ(ص) نے فرمایاکہ" حاضرین غائبین تك یہ پیغام پہنچادیں" ابھی مجمع پراگندہ بھی نہیں ہوا تھا کہ جبرئیل امین ، وحی الہی لے کر آپہنچے اور آیہ کریمہ " الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً" (11)نازل ہوئي_ " آج میں نے تمہارے دین کو کامل کردیا ، تم پر اپنی نعمتیں تمام کردیں اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے "_اس موقعہ پر آنحضرت(ص) نے فرمایا: دین کے کمال ، نعمت کے اتمام اور میری رسالت و علی کی ولایت پر خداوند متعال کے راضی ہوجانے کے پر مسرت موقعہ پر ، " اللہ اکبر" (اور آپ(ص) نے بلند آواز سے تکبیر کہي) اس کے بعد مسلمانوں نے علی ابن ابیطالب(ع) کو امیر المومنین کے عنوان سے مبار ك باد دی اور سب سے پہلے ابوبکر و عمر ، حضرت علی (ع) کی پاس آئے اور کہا " مبارك ہو مبارك ہو ، اے ابوطالب (ع) کے بیٹے آج سے آپ(ع) ہمارے اور تمام مومنین کے مولا ہوگئے "_

پھر شاعر انقلاب اسلام ، حسان بن ثابت نے کہا یارسول اللہ(ص) اگر جازت ہو تو میں اس سلسلہ میں کچھ اشعار پڑھوں _ رسول خدا (ص) نے فرمایا خدا کی برکت سے پڑھو_ اور حسان نے فی البدیہہ واقعہ غدیر خم کو

288

اشعار میں بیان کیا _ ہم یہاں ان کے اشعار مینسے تین شعر نقل کررہے ہیں _

ینادیہم یوم الغدیر نبیّہُم
بخُم فَاسْمَع بالرّسول منادیا
فقال لہم: قم یا علی فَانَّنی
رضیتك من بعدی اماماً "و ہادیا"
فمن کنت مولاہ فہذا ولیّہ
فکونوا لہ اتباعَ صدْق موالیّا

یعنی غدیر کے دن پیغمبر اسلام (ص) نے لوگوں کو آواز دی ، کیا آواز رسا تھی علی (ع) سے فرمایا کہ اٹھو میننے تمہیں اپنے بعد لوگوں کی ہدایت اور امامت کے لئے منتخب کیا _

میں جس کا مولا ہوں علی اس کے ولی ہیں ، لہذا از روئے صدق و راستی ان کے پیرو اور دوست بن کر رہو _(12)

289

سوالات

1_ کو ن سی تاریخ کو رسول خدا (ص) حجة الوداع کے لئے تشریف لے گئے؟
2_ غدیر کے دن مسلمانوں کا کتنا مجمع تھا؟
3_ رسول خدا (ص) نے قافلہ روکنے کا حکم کیوں دیا؟
4_ رسول خدا (ص) نے غدیر کے دن حضرت علی (ع) کے بارے میں کیا فرمایا؟
5_ غدیر کے واقعہ کے بعد کون سی آیت نازل ہوئي؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حوالہ جات

1_مغازی واقدی ج 3ص 1089 _سیرت ابن ہشام ج 4ص248_
2_اہل سنت کی چند دوسری کتابوں میں اس طرح لکھا ہے کہ ''نبی اکرم (ص) نے فرمایا تم علی (ص) سے کیا چاہتے ہو؟علی (ص) مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی وسرپرست و صاحب اختیار ہیں _ ترمذی ج 5 ص 632_ مستدرك حاكم ج 3ص 110_111_البداية والنہاية ج 7 ص 345_اسد الغابہ ج 4 ص 107_108 _ مسند احمد ابن حنبل ج 5 ص 356_سیرت ابن ہشام ج 4 ص 250 ، تاریخ طبری ج 3 ص 149
3_ یہ تقریر سیرت کی مختلف کتابوں میں دو طریقوں سے نقل کی گئي ہے ایك '' عرفہ میں تقریر'' کے عنوان سے اور دوسری '' منی میں تقریر'' کے عنوان سے تفصیلات کیلئے رجوع کریں: مغازی واقدی ج 3 ص 1103_سیرت ابن ہشام ج4 _ تاریخ یعقوبی ج2 ص 110 طبری ج 3 ص 150_
4_ مغازی واقدی میں '' ایاس بن ربیعة بن حارث '' ذکر ہوا ہے_
5_ انّی تَارِكٌ فِیْکُمُ الثِّقْلَیْن کتَاب اللّہ وَ عِتْرَتی انْ تَمَسَّکْتُمْ بہما لَنْ تَضّلُوا _ یہ عبارت اہل سنت کی جن معتبر کتابوں میں مختصر انداز سے ذکر کی گئي ہے ان میں سے چند کے نام مندرجہ ذیل ہیں _ صحیح مسلم ج 7 ص 122 _ سنن ترمذی ج 2 ص 307_ سنن دارمی ج 2 ص 14و17و26و59_ خصائص نسائي ص 30_مستدرك حاكم ج 3 ص 109_ کفاية الطالب ج 1 ص 11_ طبقات ابن سعد ج 4 ص 8 _ عقد الفريد ج 2 ص 326و 158_ اسد الغا بة ج 2 ص 12_ حلية الاولیا ج 1 ص 355_ تذکرة الخواص ص 332_ منتہی الارب _ مصابیح السنة ج 2 ص 205_206
6_ سیرت ابن ہشام ج 4،3، ص 603 _تاریخ یعقوبی ج 2 ص 110 _ مغازی واقدی ج 3 ص 1103_طبری ج 3 ص 150 _
7_ یَا اَیُّہَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اَلَیْكَ منْ رَّبّكَ وَ انْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رسَالَتَہُ وَ اللّہُ یَعْصمُكَ منَ النّاس انَّ اللّہَ لاَ یَہْدی الْقَوْمَ الْکَافریَن (مائده/68)

8_مکہ اور مدینہ کے راستہ میں جحفہ ایك بیابان ہے جہاں غدیر خم واقع ہے یہاں سے ہر کارواں جدا ہو کر اپنے دیار کی طرف چلا جاتا ہے_
9_من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ
10_اللّہُمَّ وَالِ مَنْ وَالاہُ وَ عَاد مَنْ عَادَاہُ وَاَحبّ مَنْ اَحَبَّہُ وَ اَبْغض مَنْ اَبْغَضَہُ وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَہْ وَ اُخْذُلْ مَنْ خَذَلَہ وَ اَدر الْحَقَ مَعَہُ حَیْثُ دَار_
11_ سورہ مائدہ آیت 3
12_ الغدیر ج 1 ص 9تا 12_ تفسیر المیزان ج 6 ص 53 تا 59 _ علامہ امینی مرحوم نے گیارہویں جلدپر مشتمل اپنی عظیم اور تحقیقی کتاب الغدیر میں حدیث غدیر کو ایك سو دس اصحاب کی زبانی نقل کیا ہے نیز آپ نے غدیر کے بارے میں اہل سنت کے محدثین ومورخین کے اقوال کو ذکر فرمایا ہے_ یہ بھی یاد دلانا ضروری ہے کہ یہ کتاب فارسی زبان میں ترجمہ ہو گئي ہے _

سولہواں سبق

شورشیں
اسود عنسی کا واقعہ
یمن میں انقلابی بغاوت
مسیلمہ کذاب کا واقعہ
جھوٹے پیغمبر کی طرف میلان کا سبب "قومی تعصب"
جھوٹوں کا انجام
رحلت پیغمبر(ص) کے وقت کے حالات کا تجزیہ
لشکر اسامہ کی روانگي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اہل بقیع کے مزار پر
واقعہ قرطاس یا نامکمل تحریر
ناتمام نماز
وداع پیغمبر(ص)
یہ نور ہرگز نہیں بجھے گا
سوالات

295

شورشیں

حجة الوداع سے واپسی کے بعد تھکن کی شدت کی بناپر رسول خدا (ص) چند دنوں تك بیمار رہے اس دوران آپ کی تھکاوٹ اور طبیعت کی ناسازی کی خبر چاروں طرف پھیل گئي اور موقعہ کی تلاش اور فائدہ کے چکر میں رہنے والے افراد نے پیغمبری کا دعوی کردیا_" مسیلمہ کذاب" نے یمامہ اور نجد میں خود کو پیغمبر اور" رحمان الیمامة "کہا _ "اسود عنسي" نے یمن میں خود کو پیغمبر کہا اور شورش کا آغاز کردیا_ اس کے علاوہ" سجاح "نامی عورت اور" طلیحہ" نامی ایك شخص نے بھی اس طرح کے دعوی سے لوگوں کو دھوکہ دینا شروع کردیا _ اس فتنہ کی جڑیں بہت پھیلی ہوئي تھیں ان دھوکہ بازوں نے قومی اور قبائلی تعصب سے فائدہ اٹھا یا اور ایك جماعت کو اپنے گرد جمع کرلیا اور جب ان کو قدرت حاصل ہوگئي تو اپنی حکومت و سلطنت کو وسعت دینے لگے_

اسود عنْسيّ کا واقعہ
نمونہ کے طور پر اَسوَد عنسی کا واقعہ پیش ہے جس کو پیغمبر اسلام (ص) کی ناسازگاری طبع کی خبر نے نبوت کے لالچ میں ڈال دیا اس نے یمن میں زمانہ جاہلیت کے طور طریقوں اور رسوم

296

کو کتب عتیق کے قوانین کے ساتھ ملاکر ایك نئے نقطہ خیال کی بنیاد رکھی وہ ایك کاہن اور شعبدہ باز تھا جو الٹی سیدھی باتوں کو مسجعّ اور مقفّی بنا کر اس طرح پیش کرتا کہ جو بھی سنتا بد دل ہو جا تا _ جنگجوئي میں بڑا سنگدل اور چالاك تھا_ظلم و ستم میں لوگوں کی جان و مال کی پروا نہیں کرتا تھا_
اَسوَدعنسيّ نے اپنے سپاہیوں کے ساتھ چند دنوں میں نجران پر قبضہ کرلیا اور بلافاصلہ یمن کے دار السلطنت صنعا ء پر حملہ کردیا_" شہر ابن باذام"(1) ایرانی جو رسول (ص) خدا کی طرف سے آزادہ شدہ اور اس علاقہ پر آنحضرت(ص) کے حکم سے حکومت کرتے تھے ، انہوں نے لشکر تیار کیا تا کہ اسود کے راستہ کو روك لیں لیکن شورشیوں کے فوری حملہ کی بنا پر شہر ابن باذام کا لشکر ، اسود کے لشکر کا کچھ نہ کر سکا اور شہر ابن باذام اس حملہ میں شہید ہو گئے_
اسود عنسيّ کامیاب اور کامیابی سے مغرور ہو کر صنعاء میں داخل ہوا _ اعرابی جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھی دوبارہ اسود کے ہاتھوں اسلام سے خارج ہونے لگے گروہ در گروہ قبائل نے اس کی بیعت کرلی اور خود کو اس کے حوالہ کردیا _ تھوڑی ہی مدت میں اسود نے تمام یمن ، طائف، بحرین اور حدود عدن پر تسلط جمالیا _ان علاقوں میں باقی ماندہ مسلمانوں نے بھی خوف سے سکوت اختیار کر لیا _اسود نے شہر ابن باذام کی بیوی "آزاد " کو زبردستی اپنی بیوی بنالیا_(2)

یمن میں انقلابی بغاوت
بستر علالت ہی سے رسول خدا (ص) نے مدعیان نبوت کے ساتھ جنگ کے لئے نمائندے بھیجنا اورخط لکھنا شروع کیئے_(3)

297

آپ(ص) نے ایك خط میں یمن کے ایرانی ، سرکردہ افراد کو حکم دیا کہ دین مقدس اسلام کے دفاع کےلئے قیام کریں اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ(ص) کے پیغام کو دینداوروں ، با حمیت و غیرت مند افراد تك پہنچائیں اور کوشش کریں کہ فساد کی جڑ اَسود عنسی کو خفیہ یا آشکار ا طور پر ختم کیا جا سکے_ (4)
یمن کے آزاد ایرانیوں نے رسول خدا (ص) کے فرمان کے مطابق اسلام پر باقی رہ جانے والے قبائل کو اپنے ساتھ تعاون کے لئے بلایا اورجب یہ معلوم ہواکہ اسود اور سپہ سالار لشکر قیس میں اختلاف ہے تو انہوں نے قیس کے سامنے نہایت خاموشی سے اس موضوع کو پیش کیا اور اس طرح سپہ سالار لشکر کو اپنے ساتھ ملالیا_(5)
اسود کے قصرکے اندرونی معلومات حاصل کرنے کے لئے "آزاد" سے رابطہ قائم کیا گیا جو شہر ابن باذام کی بیوی اور اسود کے تصرف میں تھی_
" آزاد" ایك آزادی پسند، شیر دل، مؤمنہ اور باعزت خاتون تھیں ان لوگوں کی مدد کی لئے اٹھ کھڑی ہوئیں اور مفید و قیمتی راہنمائیوں کے ذریعہ انھوں نے مومنین کو اسود کے قتل پر آمادہ کیا _ قصر مکمل طور پر نگہبانوں کی نگرانی میں تھا_ " آزاد" کی راہنمائي میں ایك سرنگ کے ذریعہ جو اَسوَد عنسی کے کمرہ میں پہنچتی تھی رات کو جب وہ نیم خوابیدگی کے عالم میں تھا ، انقلابی مومنین نے حملہ کردیا _ فیروز نے اس کا سر زور سے دیوار سے ٹکرا دیا اور اس کی گردن مروڑدی _اسود کی آواز وحشی گائے کی طرح بلند ہوئي آزاد نے فوراً ایك کپڑا اس کے منہ میں ٹھونس دیا _ پہرہ دارمحل کے اندر ہونے والی چیخ پکار سے مشکوك ہوگئے اور کمرہ کی پشت سے انہوں نے پوچھا کہ خیریت تو ہے؟ " آزاد" نے نہایت اطمینان سے جواب دیا _" کوئي بات نہیں ہے پیغمبر پر وحی آرہی ہے" اس طرح انقلابی مومنین اپنی مہم میں کامیاب ہوئے اور پیغمبری کے جھوٹے دعویدار کو دوزخ میں پہنچا دیا_دوسرے دن صبح

مسلمانوں نے اسلامی نعرے لگائے اور کلمہ شہادتین زبان پر جاری کیا _ اَشْہَدُ اَنْ لاَ الہَ الاَّ اللّٰہ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمّدا رَسُولُ اللّٰہ _ اور اعلان کیا کہ لوگو اَسوَ د ایك جھوٹے شخص سے زیادہ کچھ نہ تھا اس کے بعد اس کا سر لوگوں کی طرف پھینك دیا _ شہر میں ایك ہنگامہ شروع ہوگیا اور قصر کے نگہبانوں نے اس فرصت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے محل کو لوٹ لیا اور جو کچھ اس میں تھالے کر فرار ہوگئے _ اس وقت مسلمانوں نے آواز دی کہ نماز کے لئے لوگ صف بستہ ہوجائیں اور پھر نماز کے لئے لوگ کھڑے ہوگئے_(6)
جس رات اَسوَد مارا گیا اسی رات وحی کے ذریعہ آنحضرت(ص) کو معلوم ہوگیا آپ(ص) نے فرمایا" کل رات ایك مبارك خاندان سے ایك مبارك شخص نے عنسی کو قتل کردیا" لوگوں نے پوچھا "وہ کون تھا"_ آپ(ص) نے فرمایا _ فیروز تھا _فیروز کامیاب رہے_(7)

مسیلمہ کذاب کا واقعہ

یمامہ میں مسیلمہ کذاب نے بھی پیغمبری کا دعوی کرکے اپنا ایك گروہ بنالیا اورفتنہ پردازی میں مشغول ہوگیا _ وہ کوشش کرتا تھا کہ بے معنی سخن گوئي کے ذریعہ قرآن سے معارضہ کرے _ رسول خدا (ص) ابھی سفر حج سے لوٹے تھے کہ دو افراد مسیلمہ کذاب کا خط آپ(ص) کے پاس لے کر پہنچے _ اس میں لکھا تھا " مسیلمہ خدا کے رسول کی طرف سے محمد(ص) خدا کے رسول کے نام " میں پیغمبری میں آپ(ص) کا شریك ہوں آدھی زمین قریش سے متعلق ہے اور آدھی مجھ سے، لیکن قریش عدالت سے کام نہیں لیتے _(8)
رسول اللہ(ص) بہت ناراض ہوئے اور مسیلمہ کے نامہ بروں سے فرمایا " اگر تم سفیر اور قاصد

نہ ہو تے تو میں تمہارے قتل کا حکم دیدیتا_ تم لوگ کس طرح اسلام سے جدا ہو کر ایك تہی مغز آدمی کے پیرو ہوگئے_ پھر آپ(ص) نے حکم دیا کہ مسیلمہ کو بہت سخت جواب لکھا جائے _ "خدائے رحمن و رحیم کے نام سے محمد رسول اللہ کی طرف سے دروغ گو مسیلمہ کی طرف_ سلام ہو ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر ، زمین ،خدا کی ملکیت ہے اور وہ اپنے صالح بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے زمین کا وارث قرار دیتا ہے اور نیك انجام پرہیزگاروں کے لئے ہے_(9)

جھوٹے پیغمبر کی طرف میلان کا سبب "قومی تعصب"

طبری کا بیان ہے کہ ایك شخص یمامہ گیا اور پوچھا مسیلمہ کہاں ہے؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لوگوں نے کہا کہ " پيغمبر خدا کہو"
اس شخص نے کہا " نہيں ميں پہلے اس کو ديکھوں گا"
جب اس نے مسيلمہ کو ديکھا تو کہا کہ " تو مسيلمہ ہے"؟
" ہاں"
کيا تمہارے اوپر فرشتہ نازل ہوتا ہے؟
ہاں ،اور اس کا نام رحمن ہے_
نور ميں آتا ہے يا ظلمت ميں؟
مسيلمہ نے کہا " ظلمت ميں"
اس شخص نے کہا کہ ميں گواہی ديتا ہوں کہ تو جھوٹا ہے اور محمد(ص) سچے ہيں ليکن ميں رَبيعہ کے جھوٹے کو مُضر (حجاز) کے سچّے سے زيادہ دوست رکھتا ہوں_(10)

300

جھوٹوں کا انجام

نبوت کی جھوٹی دعويدار سجاح کے ساتھ مسيلمہ نے شادی کرلی _(11) رسول خدا (ص) کی رحلت کے بعد لشکر اسلام نے اس کی سرکوبی کی اور اس کے قتل کے بعد اس کی جھوٹی نبوت کی بساط اُلٹ گئي_(12)
رسول خدا (ص) کے زمانہ ميں مدعيان نوبت ميں طُلَيحہ نامی ايك شخص تھا جو قبيلہ طيّ، اَسد اور قبيلہ غطفان ميں ظاہر ہوا_ رسول خدا (ص) نے قبيلہ بنی اسد ميں اپنے نمائندوں کو پيغام بھيجا کہ اس کے خلاف قيام کريں _ وہ لوگ اس پر حملہ آور ہوئے اور وہ فرار کر گيا_(13) اس طرح رسول خدا (ص) کی تدبير سے آپ(ص) کی زندگی کے آخری دنوں ميں يا آپ(ص) کی وفات کے بعد جھوٹے پيغمبروں کی بساط الٹ دی گئي_

رحلت پيغمبر (ص) کے وقت کے حالات کا تجزيہ
بيماری سے نسبتاً افاقہ کے کچھ ہی دنوں بعد آنحضرت (ص) دوبارہ عليل ہوئے _ ہر چند کہ تمام جزيرة العرب، حکومت اسلامی کے زير اثر تھا ليکن ايك طرف پيغمبری کے جھوٹے دعويداروں نے سر اٹھا رکھا تھا اور بہت سے قبائل کے رؤساء کہ جن کے دلوں ميں ابھی تك اسلام کی جڑيں مضبوط نہيں ہوئيں تھيں_ اپنے سابقہ امتيازات سے ہاتھ دھو بيٹھے تھے جو کہ ان پر دشوار تھا_ وہ پيغمبری کے جھوٹے دعويداروں سے مل کر شورش پر آمادہ ہوگئے_ دوسری طرف موقعہ کی تلاش ميں رہنے والے منافقين کا مکمل پلا ننگ کے ساتھ يہ ارادہ تھا کہ اسلام کے عظيم رہبر کی آنکھ بند ہوتے ہی حکومت اسلامی پر قبضہ کرليں اور اس کو امامت وولايت کے صحيح راستہ سے منحرف کرديں_

301
بہر حال ، رہبر اسلام کی رحلت ،شورشيوں اور مرتدين کے حوصلوں کی تقويت کاموجب ہوتی ، دوسرا اہم موضوع يہ کہ پيغمبر اسلام (ص) کی جانشينی کے سلسلہ ميں کھينچا تانی کے نتيجہ ميں امت اسلامی کے درميان بہت بڑا شگاف پيدا ہوجاتاجوايك بہت بڑا خطرہ ثابت ہوتا _روم ايسی بڑی طاقت بھی انتظار ميں تھی کہ جزيرة العرب پر حملہ کرکے اسلام کی جڑکو کاٹ دے _ فتنے اٹھ چکے تھے اندرونی و بيرونی تحريکيں اور سازشيں اسلام کی بنيادوں کو چيلنج کررہی تھی _

لشکر اسامہ کی روانگي
رسول خدا (ص) نے اندرونی سازشوں کے خاتمہ اور خارجی تحريکوں کی سرکوبی کے لئے لشکر اسامہ کی تشکيل اور روانگی کا حکم صادر فرمايا _ سپاہيوں کی حوصلہ افزائي کے لئے اپنے ہاتھوں سے پرچم بنا کر 17 يا18 سالہ جوان اسامہ کے سپرد کيا اور سپہ سالار معين فرمايا_(14)اس بہادر نوجوان نے اس لشکر کی کمان سنبھالی جو عالمی استکبار سے جنگ کے لئے آمادہ تھا_ آنحضرت(ص) نے اسامہ کو حکم ديا کہ اپنے باپ کی شہادت گاہ کی طرف روانہ ہو جاؤ اور جانے ميں جلدی کرو _ صبح کو نہايت تيزی سے ناگہانی طور پر دشمن پر حملہ کردو_(15)پيغمبر اسلام(ص) نے مسلمانوں سے کہا کہ لشکر اسامہ ميں شرکت کريں اور جتنی جلد ی ہو سکے روانگی کے لئے تيار ہو جائيں_

رسول (ص) خدا کے مقاصد ميں سے ايك مقصد يہ تھا کہ سازشوں کا تانابانا بننے والے ، لشکر کے ساتھ مدينہ سے خارج ہوجائيں تا کہ شہر سازشيوں کے وجود سے خالی ہوجائے اور امير المومنين علی (ع) کی خلافت کے راستہ ميں رکاوٹ نہ بنيں آپ(ص) نے جوان سال اسامہ کا

302

انتخاب بھی اس لئے فرمايا تھا کہ اولاً: آپ(ص) يہ بتانا چاہتے تھے کہ ذمہ دارياں شخصيت اور لياقت کی بناپر ہوتی ہيں نہ کہ سن و سال اور موہوم شرافتوں کی بناپر، تا کہ آئندہ لوگ حضرت علی (ع) کو يہ کہہ کر خلافت سے الگ نہ کر سکيں کہ وہ جوان ہيں _ثانياً: اسامہ کے والد زيدابن حارثہ روميوں کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے شہيد ہوئے تھے اس لئے ان ميں روميوں کے خلاف جنگ کرنے کا زيادہ جذبہ تھا اور سپہ سالاری کا عہدہ سونپ دينے کے بعد عملی طور پر ان کی دلجوئي بھی ہو جاتی _

اسامہ نے مدينہ کے قريب مقام " جرُف" ميں پڑاؤ ڈال ديا_ بزرگ صحابہ اور مہاجرين سب کے سب اسامہ کے لشکر کے سپاہی اور ان کی ماتحتی ميں تھے _ يہ بات ان ميں سے بعض کےلئے بڑی سخت تھی انہوں نے اعلانيہ طور پر اسامہ کی سپہ سالاری پر اعتراض کيا کہ بزرگوں کی سپہ سالاری کے لئے نوجوان کو کيوں منصوب کيا گيا؟ لشکر کی روانگی ميں عملی طور پر خلاف ورزياں ہوئيں چند دنوں تك لشکر رکا رہا _ مخالفت کر نيوالوں نے لشکر کی روانگی ميں کوتاہی کی اوراپنے بے ہودہ مقاصد کو انجام دينے کے لئے روانگی ميں تاخير کرائي_

رسول خدا (ص) نے بستر علالت پر سمجھ ليا کہ لشکر گاہ سے لشکر کی روانگی کو روکنے کےلئے لوگ کيا کررہے ہيں ، آنحضرت(ص) بستر سے اٹھے اور بخار نيز غيظ و غضب کے عالم ميں مسجد ميں تشريف لائے خدا کی حمد کے بعد فرمايا " اے لوگو ميں لشکر کی روانگی ميں دير ہونے سے بہت ناراض ہوں گويا اسامہ کی سپہ سالاری تم ميں سے ايك گروہ کے اوپر گراں گذری اور تم نے اعتراضات شروع کرديئےم اس سے پہلے بھی ان کے باپ کی سپہ سالاری پراعتراض کررہے تھے ، خدا کی قسم اس کا باپ سپہ سالاری کے لئے مناسب تھا اور وہ خود بھی

303

مناسب ہے_

آنحضرت (ص) گھر واپس آگئے اور ہر اس صحابی سے جو آپ کو ديکھنے کے لئے آتا تھا فرماتے: " لشکر اسامہ کو روانہ کرو"(16)

ليکن سازشيں اس سے بالاتر تھيں يہانتك کہ آنحضرت(ص) نے فرمايا _" جو لشکر اسامہ سے روگردانی کرے اس پر خدا کی لعنت ہو" (17)

اہل بقيع کے مزار پر

رسول خدا (ص) شديد بيماری کے عالم ميں حضرت علی (ص) (18) کا سہارا لئے قبرستان بقيع کی طرف چلے، اصحاب آپ(ص) کے پيچھے پيچھے روانہ ہوئے جب بقيع کے قبرستان ميں پہنچے تو فرمايا:" ميں مامور ہوں کہ خداوند عالم سے اہل بقيع کے لئے طلب مغفرت کروں "_پھر فرمايا" اے زير خاك آرام کرنے والو تم پر ميرا سلام ہو، تم اطمينان و مسرت سے آرام کرو کہ تمھارا زمانہ ان لوگوں کے زمانہ سے زيادہ آسودہ ہے _ فتنے اندھيری رات کے ٹکڑوں کی طرح بڑھ آئے ہيں " پھر فرمايا " علی (ع) ہر سال جبرئيل (ع) ميرے پاس قرآن کو ايك مرتبہ پيش کرتے تھے اور اس سال دو بار انہوں نے پيش کيا اس لئے کہ ميرا وقت قريب آگيا ہے"(19)

واقعہ قرطاس يا نا مکمل تحرير

آنحضرت (ص) کی زندگی کے آخری دن تھے ، جب آپ(ص) نے آنکھيں کھوليں تو اپنے بستر کے ارد گرد چند اصحاب کو ديکھا جن کو آپ(ص) کے حکم کے مطابق اس وقت لشکر اسامہ کے

304

ساتھ ہونا چاہيئے تھا_ امت ميں اختلاف کی روك تھام کے لئے آپ(ص) نے فرمايا _" کاغذ اور دوات لاؤ تا کہ ميں تمہارے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لئے ايك چيز لكھ دوں كہ اس كے بعد گمراہ نہ ہوگے "_ ان ميں سے ايك صاحب نے چاہا كہ اٹھ كر قلم دوات لے آئيں ليكن جناب عمر نے اظہار خيال فرمايا " يہ (پيغمبر اسلام (ص) كى جانب اشارہ)ہذيان بك رہے ہيں ، قرآن تمہارے پاس ہے اور كتاب آسمانى ہمارے لئے كافى ہے " ايك گروہ نے عمر كا ساتھ ديا اور كچھ لوگوں نے ان كى مخالفت كى ، شور و غل بر پا ہوا _ رسول خدا (ص) نے فرمايا " اٹھو اور ميرے گھر سے نكل جاؤ"_(20)

ناتمام نماز

آنحضرت (ص) كى علالت كے دوران ايك دن حضرت بلال نے اذان دى اور آنحضرت(ص) كے گھر و دروازہ پر آكر آواز دى " نماز ... خدا تمہارے اوپر رحمت نازل كرے" _ رسول خدا (ص) بہت زيادہ بيمارتھے اس وجہ سے آپ(ص) نے فرمايا كہ " لوگوں كو كوئي نماز پڑھا دے اس لئے كہ ميں بيمار ہوں"_ عائشےہ نے كہا كہ ابوبكر كو تلاش كرو اور حفصہ نے كہا عمر كو لاؤ آنحضرت(ص) نے دونوں كى باتيں سنيں اور دونوں بيويوں سے كہا " ان باتوں سے خود كو روكو كہيں تم ان عورتوں كى طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے يوسف كو گمراہ كرنا چا ہا تھا"_آپ(ص) شديد بيمارى كے عالم ميں اٹھے ، علي(ع) اور فضل بن عباس نے آنحضرت (ص) كے دونوں شانوں كو سہارا دے ركھا تھا ، مسجد ميں تشريف لائے ، ابوبكر كو محراب ميں ديكھا كہ نماز كے لئے كھڑے ہوگئے ہيں ، آپ(ص) نے ہاتھ سے اشارہ كيا كہ ہٹ جاؤ_ رسول (ص) خدا نے ان كى نماز كومكمل نہ ہونے ديا اور دوبارہ نہايت مختصر نماز كا اعادہ كيا _ جب آپ-(ص) گھر تشريف لے گئے تو ابوبكر ،

عمر اور دوسرے افراد كو بلوا بھيجا جب يہ لوگ آپ(ص) كے پاس آئے تو آپ(ص) نے ان سے پوچھا كہ " لشكر اسامہ كے ساتھ كيوں نہيں گئے؟ انہوں نے جواب ديا " ہم آپ(ص) سے تجديد بيعت كے لئے لوٹ آئے اور ہم نے يہ نہيں چاہا كہ آپ(ص) كى بيمارى كى خبر دوسروں سے پوچھيں"(21)_

وداع پيغمبر(ص)

پيغمبر اسلام (ص) كى بيمارى نے شدت اختيار كرلى ، فاطمہ زہرا سلام اللہ عليہا ،آنحضرت(ص) كے بستر كے پاس بيٹھى ہوئي باپ كے نورانى اور ملكوتى چہرہ كو ديكھ رہى تھيں _جس پر بخار كى شدت كى بنا پر پسينہ كے قطرے جھلملار ہے تھے، جناب فاطمہ (ع) نے جناب ابوطالب عليہ السلام كا شعر جو پيغمبر اسلام (ص) كے بارے ميں تھا پڑھا _

وَاْبيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بوجہہ
ثمال اليتامى عصمة للارامل

يعنى : روشن چہرہ اس چہرہ كى آبرومندى كے وسيلہ سے بارش طلب كى جاتى ہے جو يتيموں كى پناہ گاہ اور بيوہ عورتوں كى نگہدار ى كرنے والا ہے _

رسول خدا (ص) نے آنكھيں كھوليں اور فرمايا، بيٹى ، شعر نہ پڑھو ، قرآن پڑھو :

" وَ مَا مُحَمّد الاَ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مَنْ قَبْلہ الرُّسُل اَفانْ مَاتَ اَوقُتل انْقَلَبْتُمْ عَلَى اَعْقابكُمْ وَ مَنْ يَنْقَلبْ عَلَى عَقبَيْہ فَلَنْ يَضُرَّ اللّہَ شَيْئاً وَ سَيَجْزى اللّہُ الشَّاكريْنَ(22)

" محمد نہيں ہيں مگر پيغمبر اسلام (ص) خدا ، ان سے پہلے بھى بہت سے پيغمبر گزر چكے ہيں تو كيا اگر

انكا انتقال ہوجائے يا قتل كرديئےائيں توكيا تم اپنے گزشتہ لوگوں كے عقائد كى طرف پلٹ جاؤ گے ؟ اور جو اپنے گزشتگان كے آئين كى طرف پلٹ جائے گا وہ خدا كو كوئي نقصان نہيں پہنچائے گا _ خدا شكر كرنے والوں كو نيك جزاء دے گا"_

رسول خدا (ص) نے آہستہ سے حضرت فاطمہ سلام اللہ عليہا كے كان ميں كوئي بات كہى آپ(ع) نے گريہ شروع كيا _

پيغمبر اسلام (ص) اپنى بيٹى كى تكليف برداشت نہ كر سكے اور دوبارہ آپ(ص) نے ان(ع) كے كان ميں كوئي بات كہى تو جناب فاطمہ چپ ہوگئيں اور مسكرانے لگيں _

بعد ميں جب لوگوں نے جناب فاطمہ (ع) سے سوال كيا كہ رسول خدا (ص) نے آپ(ع) سے كيا كہا تھا كہ پہلى بار آپ(ع)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

روئيں اور دوسری بار مسکرائيں ؟ آپ(ع) نے جواب دیا " پہلی بار آنحضرت سے رحلت کی خبر سنی تو مغموم ہوگئي دوسری بار آپ(ص) نے بشارت دی کہ اے فاطمہ میرے اہل بیت (ع) میں سے تم سب سے پہلے مجھ سے ملوگی اس پر میں بشاش ہوگئي_(23)
پیغمبر اسلام (ص) نے اپنی حیات کے آخری لمحوں میں علی علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا " علي(ع) میرا سر اپنی آغوش میں لے لو کہ امر خدا آن پہنچا ہے"_
اے علی (ع) جب میں اس دنیا میں نہ رہوں تو مجھے غسل دینا اور پہلی بار مجھ پر نماز پڑھنا آپ(ص) کا سر علي(ع) کی گود ہی میں تھا کہ آپ(ص) رحمت باری سے جا ملے _
یہ عظیم حادثہ 28/صفر 11 ہجری بروز پیر بمطابق 28 مئي 632 ء کورونما ہوا (24) _ لیکن مورخین اہل سنت کے مطابق پیغمبر اسلام (ص) کی رحلت 12 ربیع الاول سنہ 11 ھ ق (25)بمطابق 10 جون سنہ 632کو ہوئي_
حضرت علی (ع) نے رسول (ص) خدا کے پاکیزہ جسم کو غسل دیا، کفن پہنا یا اور نماز پڑھی اس عالم

میں کہ آنسو آپ(ع) کی آنکھوں سے رواں تھے اور فرمایا _
" ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے رسول(ص) بیشك آپ(ص) کے مرنے سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا "_ وہ چیز جو دوسرے پیغمبروں کی موت کے بعد منقطع نہیں ہوئي (یعنی نبوت و احکام الہی اور آسمانی خبریں) ... اگر آپ صبر کا حکم نہ دیتے اور نالہ و فغاں سے منع نہ فرماتے تو میں آپ (ع) کے فراق میں اتنا روتا کہ میرے اشکوں کا سرچشمہ خشك ہو جاتا _(26)
رسول خدا (ص) کی رحلت کی خبر نہایت تیزی سے مدینہ میں پھیل گئي ، علي(ع) جب غسل و کفن میں مشغول تھے اس وقت ایك گروہ پیغمبر اسلام (ص) کے جانشین کا مسئلہ حل کرنے کے لئے سقیفہ (27) میں الجھ رہا تھا _غسل دینے کے بعد پہلے علي(ع) نے نمازپڑھی پھر مسلمان دستہ دستہ آتے گئے اور نماز پڑھتے گئے ، پھر رسول(ص) خدا کو مسجد کے پہلو میں آپ(ص) کے گھر میں دفن کردیا گیا_(28)

یہ نور ہرگز نہیں بجھے گا
پیغمبراسلام (ص) دار بقاء کی طرف روانہ ہوگئے ، لیکن یہ نور نہ تو گل ہوا ہے اور نہ ہوگا_آنحضرت (ص) کا آئین مشعل ہدایت کی طرح بشر کے لئے تاریك راستوں میں راہنما ہے اور کروڑوں ، اربوں انسان صدیوں سے اسے آئین کے پیرو ہیں_
آج بھی روزانہ ایك ارب سے زیادہ مسلمان ساری دنیا میں کروڑوں بار " اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدرسول اللہ " کی آواز گلدستہ اذان سے سن رہے ہیں اور بے پناہ محبت کے ساتھ اس آواز کے دلبر با ترنم کو اپنی زبان پر جاری کرتے اور آپ(ص) (محمد(ص)) پر درود بھیجتے

ہیں اور آسمانی کتاب کو پڑھتے اور اس سے سبق حاصل کرتے ہیں _ قرآن کریم 114 سورتوں کے ساتھ حضرت محمد(ص) کی رسالت کا جاودانہ معجزہ اور زندہ گواہ ہے _خدا نے ان کے دین کو آخری دین اور ان کو آخری پیغمبر اسلام (ص) قرار دیا ہے _(29) جو ان کے آئین کی پیروی نہ کرے (گمراہ ہے) خدا اس کی عبادت کو قبول نہیں کرے گا اور آخرت میں وہ گھاٹے میں رہے گا_(30)
جی ہاں یہ نور آج بھی لوگوں کے دلوں اوران کی عقل و خرد پر جگمگارہا ہے _
یہ نور ہر جگہ چمکا اور تھوڑی ہی مدت میں جزیرۃ العرب سے نکل کر ہر جگہ پھیل گیا_ روم اور ایران کی مطلق العنان حکومتوں کو اپنے ہالہ میں لے لیا_ اور ایك طرف قلب فرانس اور اسپین تو دوسری طرف ہندتك پہنچ گیا_ڈوبتی ہوئي بشریت کو نجات بخشی اور اس کو ایك عظیم تمدن سے روشناس کرایا _
ختم نبوت کے بعد یہ نور معصوم رہنماؤں میں درخشندہ ہوا اور ہدایت کے یہ پاك انوار اور نوری پیکر، فتنوں کی تیرگی میں انسانوں کی ہدایت کے لئے کمر بستہ ہوئے اور انسانیت کو الہی واسلامی زندگی کی طرف بلایا اور آج بھی نجات بشریت کا واحد راستہ قرآن و عترت کی پیروی ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آخر کلام میں عرض ہے کہ مسلمان ،ان کی تعلیمات سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے راستہ کو تلاش کریں ،ستم کے بوجھ تلے دبے ہوئے تیرہ بخت اور حیران و سرگردان انسان کی رہائي کا واحد راستہ آنحضرت(ص) کا آئین ہے _ تحریکیں شروع ہوں گی اور کفر و ارتداد و نفاق اور ظلم و ستم مغلوب ہوں گے اور کمزور افراد زمانہ کے راہبر اور زمین کے وارث ہونگے_(31)

امام مہدی (عجل اللہ لہ الفرج) تشریف لائیں گے پھر ساری دنیا میں ایك اسلامی حکومت قائم ہوگی اور ساری دنیا میں ایك پرچم لہرائے گا : لاَ الہَ الَّاالله مُحَمَّدٌ رَسُولُ الله _یہ نور کبھی بجھ نہیں سکتا_

سوالات

1_ اَسوَدعسنيّ کون تھا؟
2_ رسول خدا (ص) نے مدعیان پیغمبر سے کیسے مقابلہ کیا ؟
3_رسول(ص) خدانے اسامہ کو سپہ سالار کے عنوان سے کیوں منصوب فرمایا؟
4_ رسول(ص) خدااسامہ کے لشکر کی روانگی پر کیوں اصرار کررہے تھے؟
5_رسول خدا (ص) "تحریر"کیوں نہ لکھ سکے؟
6_ رسول خدانے کس تاریخ کو رحلت فرمائي؟
7_ پیغمبر اسلام (ص) کو کس نے غسل و کفن دیا ؟
8_ پیغمبراسلام (ص) نے حضرت فاطمہ(ع) کے کان میں کیا راز بتایا؟
9_ کیا آخر میں لشکر اسامہ روانہ ہوا ؟ کس وقت؟
10_ رسول خدا (ص) کہاں مدفون ہوئے ؟

حوالہ جات

1_ باذان بھی مرقوم ہے _ ر_ك کامل بن اثیر ج 2 ص 337_
2_ تاریخ طبری ج 3 ص 240 _227_
3_ در آستانہ سال زاد پیامبر (ص) ص 247_
4_ تاریخ طبری ج 3 ص 231_
5_ تاریخ طبری ج 3 ص 231_
6_تاریخ طبری ج 3 ص 227_236_
7_تاریخ طبری ج 3 ص 239_
8_ خط کا متن : من مسیلمہ رسول اللہ الی محمد رسول اللہ اما بعد فاننی قد اشرکتُ فی ہذا الامر معك و ان لنا نصف الارض و لقریش نصف الارض ولکن قریشا قوم یعتدون تاریخ طبری ج 3 ص 146 _ العبر ج 2 ص 58 _
9_ خط کا متن : بسْم اللّہ الرّحْمن الرَّحیم ، منْ مُحَمَّد رَسُول اللہ الی مُسَیْلمہ الکَذَّاب: السَّلاَمُ عَلَی مَن اتَّبَعَ الْہُديْ، اَمَّا بَعْدُ : فَانَّ الْاَرْض للّہ یُورثُہَا مَنْ یَشَائُ منْ عبَادہ وَالْعَاقبَۃُ للْمُتَقین_ تاریخ طبری ج 3 ص 146 _العبر ج 2 ص 58_
10_ تاریخ طبری ج 3 ص 286 _
11_ تاریخ طبری ج 3 ص 274 _
12__ تاریخ طبری ج 3 ص 290_
13_ تاریخ طبری ج 3 ص 256_
14_ سیرت حلبی ج 3 ص 207_ پرمرقوم ہے کہ اسامہ 17 سال کے اور بعض نے 18 سال لکھا ہے لیکن مُسلَّمہ طور پر انکی عمر 20سال سے زیادہ تھی_
15_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 190_
16_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 190_191_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

17_ شر ح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ج 2 ص 21 _منتہی الآمال ص 128 _انیس المومنین نسخہ قلمی ص 3_

18_ ابن سعد نے لکھا ہے کہ اُبوُ مَوُیهَبَۃ کے ساتھ گئے ،طبقات 204_
19_ ارشاد شیخ مفید ص 97_
20_ ارشاد ص 98_ منتہی الآمال ص 128_بحارالانوار ج 22ص 469_ جناب عمر کا یہ قول اہل سنت کی کتابوں میں مختلف طریقوں سے مذکور ہے _ ابن اثیر تاریخ کامل میں لکھتا ہے : رسول خدا (ص) نے فرمایا قلم اور دوات لاؤ تا کہ تمہارے لئے وہ بات لکھ دوں جس سے تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے _ لوگوں نے کہا رسول خدا (ص) ہذیان بك رہے ہیں (نعوذ باللہ)_ برہان الدین حلبی شافعی لکھتے ہیں _ قال بعضہم و ہو سیدنا عمر : بعض نے کہا یعنی عمر نے کہا رجوع کریں کامل ابن اثیر ج 2 ص 320 _ سیرت حلبیہ ج 3 ص 344 _مزید مطالعہ کے لیے ملاحظہ فرمائیں صحیح بخاری کتاب العلم ج 1 ص 22 _ مسند احمد ج 1 ص 324 _ طبقات ج 2 ص 37 _صحیح مسلم ج 2 ص 14_ مسند احمد ج 1 ص 221_ البدا یۃ و النہایہ ج 5 ص 220 _حیاۃ محمد ص 475 _شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ج 2 ص 220 _ملل و نحل ج 1 ص 3 1 _ سقیفہ جوہری _ الوفاء ج 2 ص 789_کنز العمال ج 3 ص 138 _ مجمع الزوائد ج 9 ص 33_
21_ ارشاد شیخ مفید ص 97_98 منتہی الآمال ص 128 _ تلخیص الشافی شیخ طوسی ج 3 ص 226_
22_ آل عمران /144_
23_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 247 و 248 _ارشاد شیخ مفید ص 98 _اعلام الوری ص 143 _ ذہبی نے کتاب سیرت میں لکھا ہے کہ پیغمبر اسلام (ص) نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہاسے فرمایا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم مومنہ عورتوں کی سردار ہو ، یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو؟ تو فاطمہ(ع) زہر ا ہنس پڑیں _ سیرت ذہبی ص 380 _
24_ بحار الانوار ج 22 ص 514_
25_بحارالانوار ج 22 ص 534_
26_نہج البلاغہ فیض خطبہ 226ص 732_
27_سائبان والی جگہ جہاں لوگ جمع ہوتے تھے_
28_ بحار الانوار ج 22 ص 518_
29_ وَلکنْ رَسُوْلُ اللّہ وَ خَاتَمُ النَّبیّنَ(سورہ احزاب/40)
30_ وَ مَنْ یَبْتَغ غَیْرَ الاسْلاَمَ دیناً فَلَنْ یّقْبَلَ منْہُ وَ ہُوَ فی اْلآخرَة منَ الْخَاسریْنَ(آل عمران/85)
31_ وَ نُریْدُ اَنْ نَمُنَّ عَلَی الَّذیْنَ استُضْعفُوا فی الْاَرْض وَ نَجْعَلَہُمْ اَئمَّةً وَ نَجْعَلَہُمُ الْوارثیْنَ (قصص/5)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com